ما شاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله علی حمید القادر والصمد المجید علی طبع الکتاب الرشید والخطاب السدید لمصنفه

عقد الجید فی احکام الاجتهاد والتقلید

افخر المتأخرین سند المحدثین ذی المجد [illegible] نائب رسول الله مولانا شاہ ولی الله رحمه الله

قد طبع فی مطبع فاروقی دہلی

فہرست ابواب عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید

صفحہ	مضمون
٣	باب فی بیان حقیقة الاجتهاد وشروطه
١٠	باب اختلاف تصویب المجتہدین
٣٦	باب تاکید الاخذ بهذه المذاهب الاربعة
٣٩	باب اختلاف الناس فی الاخذ بهذه المذاهب الاربعة وما یجب علیهم من ذلك
٥٠	فصل فی المجتهد المطلق المنتسب
٥٥	فصل مجتہد فی المذہب
٦٢	فصل متبحر فی المذہب
٨٣	اقسام تقلید
٩٢	فصل فی العامی
٩٧	باب وصایای ائمہ مذاہب
١٠٣	امور اجتہاد
١٠٦	اقسام منتسب الی المذاہب

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة
عقد الجيد مترجم
در مطبع فاروقی دهلی باهتمام محمد معظم طبع شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بَعَثَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا اِلَى الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

تمام ستایش اوس اللہ کو ہی جسنی ہماری سردار محمد صلعم کو عرب ور عجم کیطرف بہیجا تاکہ عربی اور عجمی

لِيَسْتَضِيْئُوْا بِهٖ فِى الظُّلُمَاتِ وَيَنَالَ بِسَبَبِهٖ مَعَالِى الْمَقَامَاتِ

اونکے سبب سی تاریکیون مین روشنی لین اور اونکے سبب سے جوکہ بلند ہمتون سے ہے

مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ عَوَالِى الْهِمَمِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

عالی مدارج حاصل کرے اور مین گواہی دیتا ہون کہ سوا اللہ کے

اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ لَا

کوئی معبود نہین ہی وہ یگانہ ہی اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور ایسا رسول ہے کہ اوسکے بعد

نَبِىَّ بَعْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

کوئی نبی نہین ہے درود اللہ کا اوپر اور اونکے آل اور اصحاب پر

بَارَكَ وَسَلَّمَ وَبَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُفْتَقِرُ اِلٰى

اور برکت اور اسلام اسکے بعد بندہ ضعیف اپنی

رَحْمَةِ رَبِّهِ الْكَرِيْمِ وَلِيُّ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَانَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

رب کریم کی رحمت کا محتاج بندہ ولی اللہ بن عبد الرحیم اللہ تعالی اوسکو عیب لگانیوالی صفت سے

عَمَّا شَانَهُ وَاَصْلَحَ بَالَهُ وَحَالَهُ وَشَانَهُ هٰذِهِ رِسَالَةٌ سَمَّيْتُهَا

بچاوی اور اوسکا دل اور حال اور کار درست کریں کہتا ہے کہ یہ رسالہ ہے میں نے اسکا نام

عِقْدَ الْجِيْدِ فِيْ اَحْكَامِ الْاِجْتِهَادِ وَالتَّقْلِيْدِ حَمَلَنِيْ عَلٰى تَحْرِيْرِهَا

عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید رکہا مجہکو اسکے لکہنے پر

سُؤَالُ بَعْضِ الْاَصْحَابِ عَنْ مَسَائِلَ مُهِمَّةٍ فِيْ ذٰلِكَ

بعضے اصحاب کی سوال کی ضروری مسائل سی جو اس باب مین ہین راغب کیا

اَلْبَابُ بَابٌ فِيْ بَيَانِ حَقِيْقَةِ الْاِجْتِهَادِ وَشَرْطِهِ وَ

باب اجتہاد کی ماہیت اور شرط اور

اَقْسَامِهِ حَقِيْقَةُ الْاِجْتِهَادِ عَلٰى مَا يُفْهَمُ مِنْ كَلَامِ الْعُلَمَاءِ

اقسام کے بیان مین اجتہاد کی ماہیت جو علماء کے کلام سے معلوم ہوتی ہے

اِسْتِفْرَاغُ الْجُهْدِ فِيْ اِدْرَاكِ الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْفَرْعِيَّةِ

کوشش کو احکام شرعی فرعی کے حاصل کرنے مین بذریعہ

عَنْ اَدِلَّتِهَا التَّفْصِيْلِيَّةِ الرَّاجِعَةِ كُلِّيَّاتُهَا اِلٰى اَرْبَعَةِ

دلایل تفصیلی کے جنکے کلیات کا انجام

اَقْسَامٍ اَلْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْاِجْمَاعُ وَالْقِيَاسُ

چار قسم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کیطرف ہے خوب صرف کرنا

وَيُفْهَمُ مِنْ هٰذَا اَنَّهُ اَعَمُّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ اسْتِفْرَاغًا فِيْ

اور اس تعریف سی معلوم ہوتا ہی کہ اجتہاد اس سے عام ہے کہ صرف کوشش

اِدْرَاكِ حُكْمِ مَا سَبَقَ التَّكَلُّمُ فِيْهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ السَّابِقِيْنَ

ایسے مسائل کے حکم حاصل کرنیمین ہو کہ جسمین علماء سابقین سے گفتگو ہو چکی ہے

أو لا وافقهم في ذلك أو خالف ومن أن يكون ذلك بإعانة

یا تھین اسمین اول علما رسی موافق ہو یا مخالف اور اس سی عام ہی کہ وہ اجتہاد کسی کی اعانت سی ہو

البعض في التنبيه على صور المسائل والتنبيه على مأخذ

صور مسائل کی تنبیہ مین اور بذریعہ تفصیلی دلائل کے

الأحكام من الأدلة التفصيلية أو بغير إعانة منه فمما يظن

ماخذ احکام کی تنبیہ مین یا اوسکی بلا اعانت ہو اب اوس شخص کے

فيمن كان موافقا لشيخه في أكثر المسائل لكنه يعرف

حق مین کہ اپنی شیخ سی اکثر مسائل مین موافق ہو پر وہ

لكل حكم دليلا ويطمئن قلبه بذلك الدليل وهو على

ہر ایک حکم کی دلیل جانتا ہی ورا وسکا دل اوس دلیل پر مطمئن ہے اور وہ شخص اوس حکم یا دلیل سے

بصيرة من أمره أنه ليس بمجتهد ظن فاسد وكذلك

خوب ماہری یہہ گمان جو کیا جاتا ہی کہ وہ مجتہد نہین ہی یہہ گمان خراب ہی ورایسی ہی پہلی گمان پر اعتماد کرکے

ما يظن من أن المجتهد لا يوجد في هذه الأزمنة اعتماداً

یہہ گمان کرنا کہ اس زمانہ مین مجتہد نہین ہے بنیاد ہے

على الظن الأول بناء فاسد على فاسد فشرطه أنه لا بد

فاسد کی فاسد پر اور اجتہاد کی شرط یہہ ہے کہ مجتہد کو ضرور ہے

له أن يعرف من الكتاب والسنة ما يتعلق بالأحكام

کہ کتاب اور سنت مین سے وہ جانتا ہو کہ جو احکام سی متعلق ہین

ومواقع الإجماع وشرائط القياس وكيفية النظر

اور اجماع کی مواقع کو اور قیاس کی شروط کو اور نظر کی کیفیت کو

وعلم العربية والناسخ والمنسوخ وحال الرواة ولا

اور علم عربی کو اور ناسخ اور منسوخ کو اور راویون کی حال کو اور

حاجة الى الكلام والفقه قال الغزالي انما يحصل الاجتهاد

کلام اور فقہ کی کچھ حاجت نہین ہی غزالی کہتا ہی کہ ہماری زمانہ مین اجتہاد

فی زماننا بممارسة الفقه وهی طریق تحصیل الدرایة

بجز فقہ کی چھان پھوڑ کی حاصل نہین ہوتا اور اس زمانہ مین تیز کی تحصیل کا

فی هذا الزمان ولم یکن الطریق فی زمن الصحابة رض

یہہ ہی طریقہ ہی اور یہہ طریقہ صحابہ رض کی زمانہ مین نہین تہا

ذلک قلت هذا اشارة الی ان الاجتهاد المطلق المنتسب

مین یہہ کہتا ہون یہہ ادہر اشارہ ہی کہ اجتہاد مطلق منتسب

لا یتم الا بمعرفة نصوص المجتهد المستقل وکذلک لابد

بدون معرفت مجتہد مستقل کے نصوص کے پورا نہین ہوتا اور ایسی ہی مجتہد

للمستقل من معرفة کلام من مضی من الصحابة والتابعین

مستقل کو معرفت کلام گذشتگان یعنی صحابہ اور تابعین

وتبعهم فی ابواب الفقه وهذا الذی ذکرناه من شرط

اور تبع تابعین کے ابواب فقہ مین ضرور چاہیی اور اجتہاد کی یہہ شرط جو ہمنی بیان کی ہی

الاجتهاد مبسوط فی کتب الاصول و

کتب اصول مین خوب مذکور ہی اور

لا باس ان یورد کلام البغوی فی هذا

اس مقام پر بغوی کی تقریر کو بیان کرنا

الموضع قال البغوی والمجتهد من جمع خمسة انواع من العلم

یہہ مضائقہ نہین ہی بغوی کہتا ہی اور مجتہد وہ ہی جو پانچ قسم کے علم جمع کرلی

علم کتاب الله عز وجل وعلم سنة رسول الله صلی الله

علم کتاب الله عز و جل کا اور علم رسول الله صلعم کے

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَقَاوِيلِ عُلَمَاءِ السَّلَفِ مِنْ إِجْمَاعِهِمْ

حدیث اور علماء سلف کے اجماع

وَاخْتِلَافِهِمْ وَعِلْمِ اللُّغَةِ وَعِلْمِ الْقِيَاسِ وَهُوَ طَرِيقُ اسْتِنْبَاطِ

اور اختلافی اقوال کا اور علم لغت کا اور علم قیاس کا اور وہ طریق ہے حکم کے استنباط کا

الْحُكْمِ عَنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ إِذَا لَمْ يَجِدْهُ صَرِيحًا فِي نَصِّ

کتاب اور سنت سے جبکہ اوس حکم کو نص

كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ فَيَجِبُ أَنْ يَعْلَمَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ

کتاب یا سنت یا اجماع میں صریح نپاوے پس واجب ہے کہ علم کتاب میں سے

النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ وَالْمُجْمَلَ وَالْمُفَسَّرَ وَالْخَاصَّ وَالْعَامَّ وَالْمُحْكَمَ

ناسخ اور منسوخ کو اور مجمل اور مفسر کو اور خاص اور عام کو اور محکم

وَالْمُتَشَابِهَ وَالْكَرَاهَةَ وَالتَّحْرِيمَ وَالْإِبَاحَةَ وَالنَّدْبَ وَ

اور متشابہ کو اور کراہت اور حرمت اور اباحت اور مستحب اور

الْوُجُوبَ وَيَعْرِفُ مِنَ السُّنَّةِ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ وَيَعْرِفُ مِنْهَا الصَّحِيحَ

اور واجب کو جان لے اور سنت میں سے ان سب چیزوں کو جان لے اور سنت کی صحیح

وَالضَّعِيفَ وَالْمُسْنَدَ وَالْمُرْسَلَ وَيَعْرِفُ تَرْتِيبَ السُّنَّةِ عَلَى الْكِتَابِ

اور ضعیف کو اور مسند اور مرسل کو جان لے اور سنت کو کتاب پر

وَتَرْتِيبَ الْكِتَابِ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّى لَوْ وَجَدَ حَدِيثًا لَا يُوَافِقُ ظَاهِرُهُ

مرتب کرنا اور کتاب کو سنت پر مرتب کرنا جان لے یہانتک کہ اگر کسی حدیث کو ایسا پاوے کہ اوسکی ظاہری

الْكِتَابَ يَهْتَدِي إِلَى وَجْهِ مَحْمَلِهِ فَإِنَّ السُّنَّةَ بَيَانُ

کتاب سے موافقت نہیں ہے تو اوسکی مطابقت کی وجہ پاجاوے کیونکہ سنت

الْكِتَابِ وَلَا يُخَالِفُهُ وَإِنَّمَا يَجِبُ مَعْرِفَةُ مَا وَرَدَ مِنْهَا فِي

کتاب کا بیان ہوتی ہے اور مخالف نہیں ہوتی اور معرفت واجب تنی ہی ہے کہ جو حکم شریں

الأحكام الشرع دون ما عداها من القصص والأخبار و

احکام شرعی میں وارد ہوئی ہیں اس سے علاوہ حکایات اور اخبار اور

المواعظ وكذلك يجب أن يعرف من علم اللغة ما أتى

مواعظ کی واجب نہیں ہی اور ایسے ہی علم لغت میں اتنا ہی واجب ہی

في كتاب أو سنة في أمور الأحكام دون الإحاطة

جو کتاب و سنت کی اندر احکامی امور میں وارد ہوئی ہیں تمام لغات عرب کا احاطہ

بجميع لغات العرب وينبغي أن يتحرى فيها بحيث يقف

واجب نہیں ہی اور مناسب یہ ہی کہ اسمیں اتنی مشقت کری

على مرام كلام العرب فيما يدل على المراد من اختلاف

کہ کلام عرب کے مقصود سی واقف ہو جاوی کہ مختلف محل اور مختلف احوال مین

المحال والأحوال لأن الخطاب ورد بلسان العرب فمن

اس سی کیا مراد ہوتی ہی کیونکہ خطاب الٰہی تو عربی زبان مین وارد ہوا ہی

لم يعرفه لا يقف على مراد الشارع ويعرف أقاويل الصحابة

جو شخص لغت کو نہین جانیگا تو شارع کی مراد سے واقف نہین ہوگا اور صحابہ

والتابعين في الأحكام ومعظم فتاوى فقهاء الأمة

اور تابعین کے اقوال کو جو احکام مین ہین اور امت کے فقہا کے بڑی بڑی فتاوی کو جان لے

حتى لا يقع حكمه مخالفا لأقوالهم فيكون فيه خرق

تاکہ اسکا حکم اونکے اقوال کے برخلاف واقع نہو کیونکہ اسمین

الإجماع وإذا عرف من كل من هذه الأنواع معظمه

اجماع کا توڑنا ہی اور جب ان اقسام میں سے ہرایک کی معظم کو جان لیا

فهو حينئذ مجتهد ولا يشترط معرفة جميعها بحيث لا

تو اب یہ شخص مجتہد ہی اور تمام احکام کا جان لینا ایسا کہ اوسمین سے کوئی امر

يسئل عن شيء منها واذا لم يعرف نوعا من هذه الانواع فسبيله
باقی رہجای شرط نہین ہے اوران علوم مین سی اگر کسی ایک نوع کو بھی نہین جانتا تو بہراسکی راہ

التقليد وان كان متبحرا في مذهب واحد من احاد ائمة السلف
تقلید ہی اگرچہ افراد ائمہ سلف مین سے کسی ایک کی مذہب کا متبحر جامع ہے ہو

فلا يجوز له تقلد القضاء ولا الترصد للفتيا واذا جمع
پس اوسکو قاضی ہونا جائز نہین ہی اورنہ فتوی دیکوامیدوار ہونا اور اگر اسنی یہہ علوم

هذه العلوم وكان مجانبا للاهواء والبدع
جمع کرلیے اور ہوا ہوس اور بدعات کا تارک ہو

مدرعا بالورع محترزا عن الكبائر غير مصر على
اور تقوی کا لباس پہنی ہوئی کبائر سی بچنی والا ہو

الصغائر جاز له ان يتقلد القضاء ويتصرف
صغائر پر اڑا ہوا نہو تو اوسکو جائز ہے کہ قاضی ہوجاوی اور شرعی احکام مین

في الشرع بالاجتهاد والفتوى ويجب
اجتہاد اور فتوی کی راہ سی تصرف کری اور ایسی شخص کو

على من لم يجمع هذه الشرائط تقليده
کہ جسمین یہہ شرطین جمع نہین ہین اسکی تقلید

فيما يعن له من الحوادث انتهى كلام
اوس حکم مین جو حوادث مین پیش آوی واجب ہی بغوی کا کلام

البغوي وقد صرح الرافعي والنووي
تمام ہوا اور رافعی اور نووی

وغيرهما ممن لا يحصى ... ثرة ان
وغیرہ نی جو بسبب کثرت کی شمار نہین ہوسکتی تصریح کی ہے اور

وغيرهما ممن لا يحصى كثرة ان المجتهد المطلق الذي مر

وغیرہ ولی جواب کثرت سے ان میں ہیں بے شمار ہیں مجتہد مطلق جسکے

تفسيره على قسمين مستقل ومنتسب ويظهر من كلامهم

تفسیر گذر چکے ہے دو قسم پر ہے مستقل اور منتسب اور علماء کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے

ان المستقل يمتاز عن غيره بثلاث خصال احدها التصرف

کہ مجتہد مستقل غیر مستقل سے تین وصف میں ممتاز ہوتا ہے ایک تو اون اصول میں تصرف کرنا

في الاصول التي عليها بناء مجتهداته وثانيتها تتبع الآيات

کہ جسپر اوسکے اجتہادی مسائل کی بنا ہے اور دوسرے آیات

والاحاديث والآثار لمعرفة الاحكام التي سبق بالجواب

اور احادیث و آثار کی تلاش واسطے معرفت اون احکام کے جن میں جواب

فيها واختيار بعض الادلة المتعارضة على بعض وبيان

پہلے ہولیا ہی اور متعارض دلیلوں میں کسیکو کسی پر اختیار کرلینا اور اوسکے احتمالی معنوں سے

الراجح من محتملاته والتنبيه لمآخذ الاحكام من تلك

راجح کا بیان کرنا اور اون دلائل میں سی احکام کے ماخذ پر

الادلة والذي نرى والله اعلم ان ذلك ثلثا علم

تنبیہ کرنی اور ہم یوں سمجھتے ہیں واللہ اعلم کہ یہی شافعی کے علم کا

الشافعي رح والثالثة الكلام في المسائل التي لم يسبق

بڑا ادہا ہی اور تیسرے اون مسائل میں کہ جنکا پہلی کچھہ

بالجواب فيها اخذا من تلك الادلة والمنتسب من سلم

جواب نہیں ہوا اونہی دلائل سے نکالکر بحث کرنی اور مجتہد منتسب وہ ہی

اصول شيخه واستعان بكلامه كثيرا في تتبع الادلة

جو اپنی شیخ کے اصول مان لے اور شیخ کے کلام سے دلائل کے تلاش میں

وَالتَّنْبِيهِ لِلْمَآخِذِ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ مُسْتَيْقِنٌ بِالْاَحْكَامِ

اور ماخذ کی تنبیہ مین اکثر امداد لیا کرے اور مع اسکے وہ احکام کو بذریعہ دلایل کے

مِنْ قِبَلِ اَدِلَّتِهَا قَادِرٌ عَلَى اسْتِنْبَاطِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا قَلَّ

یقینی جانتا ہو اون دلائل سے مسائل کے استنباط پر قادر ہو اوس سی ایسا حال قلیل ہو

ذٰلِكَ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ وَاِنَّمَا يُشْتَرَطُ الْاُمُوْرُ الْمَذْكُوْرَةُ فِي

یا کثیر اور یہہ امور مذکورہ مجتہد مطلق ہی مین شرط ہین

الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ وَاَمَّا الَّذِيْ هُوَ دُوْنَهُ فِي الْمَرْتَبَةِ فَهُوَ

اور جو مجتہد کہ مرتبہ مین اوس سے کمتر ہو سو وہ

مُجْتَهِدٌ فِي الْمَذْهَبِ وَهُوَ مُقَلِّدٌ لِاِمَامِهِ فِيْمَا ظَهَرَ فِيْهِ

مجتہد فی المذہب ہے اور وہ اپنی امام کا اون حکام مین جو نص ظاہر کرچکا ہے مقلد ہوتا ہے

نَصُّهُ لٰكِنَّهُ يَعْرِفُ قَوَاعِدَ اِمَامِهِ وَمَا بَنٰى عَلَيْهِ مَذْهَبَهُ

پر وہ اپنی امام کے قواعد اور جسپر اوسنی اپنی مذہب کے بنا رکھی ہی جانا کرتا ہے

فَاِذَا وَقَعَتْ حَادِثَةٌ لَمْ يَعْرِفْ لِاِمَامِهِ نَصًّا اجْتَهَدَ فِيْهَا

پس جسوقت ایسا حادثہ پیدا ہو جاوے جسمین اوسکی امام کی کچھہ نص معلوم نہین ہوتی تو اوسمین امام کی مذہب پر اجتہاد کرتا ہے

عَلٰى مَذْهَبِهِ وَخَرَّجَهَا مِنْ اَقْوَالِهِ وَعَلٰى مِنْوَالِهِ وَدُوْنَهُ

اور اوسکو امام کی اقوال سے اور اوسکے وضع پر نکالتا ہے اور اوس سے

فِي الْمَرْتَبَةِ مُجْتَهِدُ الْفُتْيَا وَهُوَ الْمُتَبَحِّرُ فِيْ مَذْهَبِ اِمَامِهِ

مرتبہ مین کمتر مجتہد الفتیا ہوتا ہی اور وہ اپنی امام کے مذہب کا متبحر

الْمُتَمَكِّنُ مِنْ تَرْجِيْحِ قَوْلٍ عَلٰى اٰخَرَ وَوَجْهٍ مِنْ وُجُوْهِ الْاَصْحَابِ عَلٰى

ایک قول کو دوسری پر اور صاحبان علم کے وجوہ مین سے ایک وجہ کو دوسری وجہ پر ترجیح دینی پر

اٰخَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بَابٌ فِيْ بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْ

قادر ہوتا ہے واللہ اعلم باب مجتہدین کی اختلاف کی بیان مین مجتہدین کے

تَصْوِيبُ الْمُجْتَهِدِينَ فِي الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ الَّتِي لَا قَاطِعَ فِيهَا

صواب پر ہونیمین اون مسائل فرعی مین کہ اونمین حکم قطعی نہین ہے اختلاف کیا ہے

هَلْ كُلُّ مُجْتَهِدٍ فِيهَا مُصِيبٌ أَوِ الْمُصِيبُ فِيهَا وَاحِدٌ وَقَالَ

آیا اون مسائل مین ہر ایک مجتہد صواب پر ہی یا اونمین ایک صواب پر ہے

بِالْأَوَّلِ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيُّ وَالْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو يُوسُفَ

لحاظ اول کے تو شیخ ابو الحسن اشعری اور قاضی ابو بکر اور ابو یوسف

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَابْنُ شُرَيْحٍ وَنُقِلَ عَنْ جُمْهُورِ الْمُتَكَلِّمِينَ

اور محمد بن الحسن اور ابن شریح قائل ہوئی ہین اور اشاعرہ کی جمہور متکلمین سے

مِنَ الْأَشَاعِرَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَفِي كِتَابِ الْخَرَاجِ لِأَبِي يُوسُفَ

اور معتزلہ سے منقول ہے اور ابو یوسف کی کتاب الخراج مین اسطرف

إِشَارَاتٌ إِلَى ذَلِكَ تُقَارِبُ التَّصْرِيحَ وَبِالثَّانِي قَالَ جُمْهُورُ

ایسے اشارے ہین کہ تصریح کے قریب قریب ہین اور رای ثانی کے جمہور

الْفُقَهَاءِ وَنُقِلَ عَنِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ السَّمْعَانِي

فقہا قائل ہین اور چارون امام سے منقول ہے اور ابن السمعانی نے

فِي الْقَوَاطِعِ أَنَّهُ ظَاهِرُ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ قَالَ الْبَيْضَاوِيُّ فِي الْمِنْهَاجِ

قواطع مین کہا ہی کہ شافعی کا ظاہر مذہب یہہ ہی بیضاوی منہاج مین کہتا ہے

اخْتُلِفَ فِي صَوَابِ الْمُجْتَهِدِينَ بِنَاءً عَلَى الْخِلَافِ فِي أَنَّ لِكُلِّ صُورَةٍ

کہ مجتہدین کے صواب پر ہونی کا اختلاف اس خلاف پر مبنی ہی جو ہر ایک صورت کیواسطے

حُكْمًا مُعَيَّنًا عَلَيْهِ دَلِيلٌ قَطْعِيٌّ أَوْ ظَنِّيٌّ وَالْمُخْتَارُ مَا صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ

ایک حکم معین ہوتا ہی جسپر قطعی یا ظنی دلیل ہوا کرتی ہو اور مختار وہ ہی جو امام شافعی سی صحت کو پہنچا ہی

أَنَّ فِي الْحَادِثَةِ حُكْمًا مُعَيَّنًا عَلَيْهِ أَمَارَةٌ مَنْ وَجَدَهَا أَصَابَ وَمَنْ

کہ حادثہ مین حکم معین ہوتا ہی اوسپر نشانیان ہوتی ہین جسنے اونکو پالیا مصیب ہوا اور جسنی اونکو

فقد ها اخطاء ولم یاثم لان الاجتهاد مسبوق بالادلة لانه

کر اپنا چوک گیا اور گنہگار نہین ہوا اسلیے کہ اجتہاد دلائل سے بعد ہے کیونکہ

طلبہا والدلالة متاخرة عن الحکم فلو تحقق الاجتہادان لاجتمع

اجتہاد دلائل کے تلاش ہوتی ہی اور دلالت حکم سی متاخر ہوتی ہی پہر اگر دو اجتہاد حق پر ہون تو اجتماع

النقیضان ولانه قال علیه الصلوٰة والسلام من اصاب فله

نقیضین ہو جاوے اور اسلیے کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے جو مجتہد مصیب ہوتا ہی اوسکے لیے

اجران ومن اخطاء فله اجر واحد قیل لو تعین الحکم فالمخالف

دوہرا اجر ہی ورجو چوک گیا اوسکیواسطے ایک اجر ہی کسیکا اعتراض ہے اگر حادثہ کا حکم متعین ہووے تو اوسکی مخالفت کرنے والا یعنی جو

له لم یحکم بما انزل الله فیفسق لقوله تعالی ومن لم یحکم

کرنیوالی کی حکم موافق انزال الٰہی کی نہین دیا پہر وہ فاسق ہو ویگا اسواسطی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اور جو کوی حکم نکرے

بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون قلنا امر بالحکم بما

اللہ کی اتاری پر سو وہی لوگ ہین بی حکم ہم جواب دیتی ہین یہہ امر اوسکے

ظنه وان اخطاء الحکم بما انزل الله قیل لو لم یصوب الجمیع

مظنون حکم کا ہی اگرچہ حکم منزل الٰہی سی چوک جاوے کوئی کہتا ہے اگر سب مجتہد مصیب نا نی جاوین

لما جاز نصب المخالف وقد نصب ابوبکر رضه زیدا قلنا لم یجز

تو مخالف کا منصوب کرنا جائز نہین ہوتا اور حال یہہ ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زید کو منصوب کیا ہی جواب دیتی ہین

تولیة المبطل والمخطی لیس بمبطل انتهی کلام البیضاوی قوله

مبطل کا والی کرنا جائز نہین ہی اور مخطے مبطل نہین ہوتا بیضاوی کا کلام تمام ہوا قول

لکل صورة حکم الخ قلنا حکم علی الغیب بلا دلیل قوله

لکل صورة حکم آخر تک ہم کہتے ہین غیب پر بلا دلیل حکم ہے قول

ما صح عن الشافعی ان فی الحادثة الخ قلنا معناه فی کل حادثة

ما صح عن الشافعی ان فی الحادثة آخر تک ہم کہتے ہین اسکے یہہ معنی ہین اوہر ایک حادثہ معین

قَوْلُ هُوَ اَوْفَقُ بِالْاُصُوْلِ وَاَقْعَدُ فِي طُرُقِ الْاِجْتِهَادِ وَعَلَيْهَا دَ

قول اصول کے موافق اور اجتہاد کے طریقوں سے چسپاں ہوتا ہے اور اوسپر اجتہاد کی دلائل ہیں سے

ظَاهِرَةٌ مِّنْ دَلَائِلِ الْاِجْتِهَادِ مَنْ وَّجَدَهَا اَصَابَ وَمَنْ فَقَدَهَا

ظاہر نشانی ہوتی ہی جسنے اوس نشانی کو پالیا صواب پر پہنچی اور جسنے اوسکو گم کیا

فَقَدْ اَخْطَاءَ وَلَمْ يَأْثَمْ وَذٰلِكَ لِاَنَّهُ نَصَّ فِي اَوَائِلِ الْاُمِّ بِاَنَّ

بیشک چوک گیا اور گنہگار نہیں ہوتا اور یہہ اسلیے کہ ام کے اوائل میں یہہ نص موجود ہے کہ

الْعَالِمَ اِذَا قَالَ لِلْعَالِمِ اَخْطَأْتَ فَمَعْنَاهُ اَخْطَأْتَ الْمَسْلَكَ السَّدِيْدَ

ایک عالم اگر دوسرے عالم کو کہے کہ تو نے خطا کی تو اوسکے یہہ معنی ہیں کہ تو نے اوس راہ صحیح سے

الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِلْعُلَمَاءِ اَنْ يَّسْلُكُوْهُ وَبَسَطَ ذٰلِكَ وَمَثَّلَ بِاَمْثَالٍ

کہ علماء کو اوسپر چلنا سزاوار ہے خطا کی اور اوسکو بڑی تفصیل سے لکھا ہی اور اسکی بہت مثالیں لایا ہی

كَثِيْرَةٍ وَمَعْنَاهُ اِذَا كَانَ فِي الْمَسْئَلَةِ خَبَرُ الْوَاحِدِ فَقَدْ اَصَابَ

یا اسکے یہہ معنی ہیں اگر مسئلہ میں خبر واحد ہوتی ہی تو جسنے اوسکو پایا بیشک مصیب ہوا

مَنْ وَّجَدَهُ وَاَخْطَاءَ مَنْ فَقَدَهُ وَهٰذَا اَيْضًا مَبْسُوْطٌ فِي الْاُمِّ

اور جسنے گم کیا اوسنے خطا کی ام میں یہہ بھی مفصل ہے

قَوْلُهُ لِاَنَّ الْاِجْتِهَادَ مَسْبُوْقٌ اِلٰى اٰخِرِهٖ قُلْنَا تَعَبَّدَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى

قوله لان الاجتهاد مسبوق الى آخره ہم کہتے ہیں ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے یہہ ہی عبادت ٹھہرائی ہے

بِاَنْ نَّعْمَلَ مَا يُؤَدِّيْ اِلَيْهِ اجْتِهَادُنَا فَنَطْلُبَ الَّذِيْ نَعْلَمُهٗ اِجْمَالًا

کہ ہم وہ عمل کیا کریں جسطرف ہمارا اجتہاد پہنچادے پس ہم اپنی اجمالی علم کو تلاش کریں

لِنُحِيْطَ بِهٖ تَفْصِيْلًا قَوْلُهُ لَا يَجْتَمِعُ النَّقِيْضَانِ قُلْنَا هُوَ كَخِصَالِ

تاکہ اوسکی ذریعہ سے تفصیلی علم حاصل کریں قوله لا يجتمع النقيضان ہم کہتے ہیں یہہ

الْكَفَّارَةِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهَا وَاجِبٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ قَوْلُهُ مَنْ اَصَابَ

جیسے کفارہ کی چیزیں کہ وہ سب واجب ہیں اور واجب نہیں ہیں قوله من اصاب

فله اجران قلنا هذا عليكم لا لنا لان الخطاء الذي يوجب

تو اجران ہم کہتے ہین یہہ تمکو مضر ہے مفید نہین اسلیے کہ جس خطا سے ثواب ملے

الاجر لا يكون معصية فلا بد ان يكونا حكمين لله تعالى احدهما

وہ معصیت نہین ہوگی سو ضرور ہی کہ دونو حکم الہی ہی ہون کہ اونمین سے ایک دوسرے سے

افضل من الاخر كالعزيمة والرخصة او هذا في القضاء ولا بد

افضل ہے جیسے عزیمت اور رخصت یا یہہ قضا مین ہے اور بالضرور

ان المتحقق في الخارج اما قول المدعي او المنكر قوله امر بالحكم

خارج مین یا تو مدعی کا قول ثابت ہوگا یا منکر کا قول قوله امر بالحکم

بما ظن الخ قلنا اعتراف بمقصودنا قوله والمخطئ ليس بمبطل

بما ظن الخ ہم کہتے ہین یہہ مقصود کا اقرار ہے قوله والمخطئ لیس بمبطل

قلنا لما لم يكن مبطلا لم يكن مخالفا للحق لان كل مخالف

ہم کہتے ہین جب مخطے مبطل نہین ہے تو حق کا مخالف ہی نہین ہے اسلیے کہ حق کا مخالف

للحق مبطل وماذا بعد الحق الا الضلال والحق ان ما

تو مبطل ہی ہوتا ہی اور حق کے بعد بجز گمراہی کے کیا ہے اور حق یہہ ہی کہ جو بات

نسب الى الائمة الاربعة قول مخرج من بعض تصريحاتهم

چارون امام کیطرف منسوب ہے وہ قول ونکے بعضے تصریحات سے نکالا ہوا ہے

وليس نصا منهم وانه لا خلاف للامة في تصويب المجتهدين

اور اونکے بیان سے منصوص نہین ہے اور حق یہہ ہی کہ امت کو مجتہدین کے مصیب ہونے مین

فيما خير فيه نصا او اجماعا كالقراءات السبع وصيغ الادعية

جہان کہ اختیار از روی نص یا اجماع کی ثابت ہی خلاف نہین ہے جیسے ساتون قراتین اور دعاؤنکی کلمات

والوتر بسبع وتسع واحدى عشرة

اور وتر سے سات اور نو اور گیارہ رکعتین

فكذلك لا ينبغي أن يخالفوا فيما أخبر فيه دلالة والحق أن

تو ایسے ہی سزاوار نہیں ہے کہ جہاں اختیار از روی دلالت کی ثابت ہی خلاف کریں اور حق تو یہہ ہی کہ

الاختلاف أربعة أقسام أحدها ما تعين فيه الحق قطعا

خلاف چار قسم کا ہوتا ہی ایک تو وہ کہ جسمین حق یقینے متعین ہے

ويجب أن ينقض خلافه لأنه باطل يقينا وثانيها ما تعين

اور واجب ہے کہ اسکا خلاف توڑا جاوے کیونکہ یقینا باطل ہے اور دوسری قسم یہہ کہ اوسمین حق

فيه الحق بغالب الرأي فخلافه باطل ظنا وثالثها ما كان

باعتبار غالب رائے کے متعین ہوا اور اسکا خلاف ظنی باطل ہوتا ہی اور تیسرے قسم وہ کہ

كلا طرفي الخلاف مخيرا فيه بالقطع ورابعها ما كان كلا طرفي

خلاف کی دونو طرفین یقینے اختیار دی ہوئی ہون اور چوتھی قسم وہ کہ

الخلاف مخيرا فيه بغالب الرأي وتفصيل ذلك أنه إن كانت

خلاف کی دونو طرفین باعتبار غالب رائے کے اختیار دی ہوئی ہون اور اسکی تفصیل یہہ ہی کہ اگر

المسئلة مما ينقض فيها قضاء القاضي بأن يكون فيها نص

مسئلہ اوس قسم کا ہی جسمین قضاء قاضی کا نقض لازم آتا ہی اسطور کہ اس مسئلہ مین

صحيح معروف من النبي صلى الله عليه وآله وسلم فكل

نبی صلعم سے نص صحیح معروف موجود ہو پس جو

اجتهاد خلافه فهو باطل نعم ربما يعذر بجهل نص صلى

اجتہاد اوسکی خلاف ہوگا سو وہ باطل ہوگا ہاں اتنا ہی کہ بسبب ناوانستگی نص

الله عليه وآله وسلم إلى أن يبلغ وتقوم الحجة وإن

رسول صلعم کے معذور رکھا جاتا ہی جبتک کہ وہ نص پہنچے اور حجت قائم ہو اور اگر

كان الاجتهاد في معرفة واقعة قد وقعت ثم اشتبه

اجتہاد کسی ایسی واقعہ کی دریافت کرنے مین ہو کہ وہ ہو چکا ہی پھر اوسکا حال مشتبہ ہو گیا ہی

الحال مثل موت زيد وحياته فلا جرم ان الحق واحد لغموض

معلوم نہین رہا جیسے زید کی موت اور حیات سو بالضرور حق ایک ہی جانب ہوگا

ربما يعذر المخطئ باجتهاده وان كان الاجتهاد في امر

ہان بعضے وقت اجتہاد کا مخطے معذور ہوتا ہی اور اگر اجتہاد ایسے باب مین ہو

فوض الى تحري المجتهد وكان الماخذان متقاربين و

کہ مجتہد کی اٹکل پر حوالہ ہوا ہی اور اوسکی دونو ماخذ باہم قریب قریب ہون اور

ليس واحد منهما بعيدا من الاذهان جدا بحيث يرى

اونمین سی کوئی سا اذہان سی ایسا نہایت بعید نہو کہ اوس ماخذ والا

ان صاحبه مقصر قد خرج من عرف الناس وعاداتهم

تقصیروار سمجھا جای کہ بیشک لوگون کی محاورہ اور عادت سی باہر ہوگیا ہے

فالمجتهدان مصيبان مثل رجلين قيل لكل واحد

ایسی دونو مجتہد مصیب ہوتی ہین مثلا کسی نی دو شخصون مین سے ہرایک کو یہہ کہا

منهما اعط كل فقير وجدته درهما من مالي قال كيف

کہ جہان جو فقیر ملے اوسکو میرے مال مین سی ایک درہم دیدیا کر اوسنی کہا کہ مین کیونکر

اعرف انه فقير قيل اذا اجتهدت في تتبع قرائن الفقر

معلوم کرون کہ وہ فقیر ہی کہا جب تو قرائن کی تلاش مین کوشش کرچکا

ثم اتاك الثلج انه فقير فاعطه فاختلفا في رجل قال

پھر تجھکو اطمینان ہوا کہ یہہ فقیر ہے پس اوسکو دیدیا کر پس اون دو شخصون نے ایک آدمی کی حال مین اختلاف کیا

احدهما هو فقير وقال الاخر لا والماخذان متقاربان

ایک نے کہا یہہ فقیر ہے اور دوسری نی کہا فقیر نہین ہے اور ماخذ دونو باہم ایسے قریب ہین

يسوغ الاخذ بهما فهما مصيبان لانه ما ادار الحكم الا

کہ اون دونو ماخذسی سند جائز ہی پس وہ دونو مصیب ہین اسلیے کہ اوسنی ہی حکم کو اسی پر دار لیا ہے

مَنْ يَقَعُ فِي تَجْرِبَتِهِ أَنَّهُ فَقِيرٌ وَقَدْ يَقَعُ فِي تَجْرِبَتِهِ ذَلِكَ
کہ جسکی اٹکل مین وہ فقیر معلوم ہو اور بیشک اوسکی اٹکل مین بلا ظاہری قصور کیے یہہ بے

مِنْ غَيْرِ تَقْصِيرٍ ظَاهِرٍ بِخِلَافِ مَا إِذَا أَعْطَى تَاجِرًا كَبِيرًا
آیا کہ فقیر ہے برخلاف ایسی صورت کے کہ کسی بڑے سوداگر

لَهُ خَدَمٌ وَحَشَمٌ فَإِنَّ الْقَائِلَ بِفَقْرِهِ يُعَدُّ مُقَصِّرًا وَلَا
خدم حشم والے کو دیدی کیونکہ جو شخص ایسے سوداگر کو فقیر سمجھے وہ قصوروالا گن جاتا ہے ایسی

يَسُوغُ الْأَخْذُ بِالشُّبْهَةِ الَّتِي ذَهَبَ إِلَيْهَا فَهٰهُنَا مَقَامَانِ
شبہ کی سند لینا جدہر وہ گیا ہی جائز نہین ہے پس یہان دو مقام مین

أَحَدُهُمَا أَنَّهُ فَقِيرٌ فِي الْحَقِيقَةِ أَمْ لَا وَلَا شُبْهَةَ أَنَّ الْحَقَّ
ایک تو یہہ کہ آیا وہ حقیقت مین فقیر ہے یا نہین اور بلا شبہ اسمین تو حق ایک ہی بات ہے

فِيهِ وَاحِدٌ وَأَنَّ النَّقِيضَيْنِ لَا يَجْتَمِعَانِ وَالثَّانِي أَنَّ
اور بیشک دو نقیضین جمع نہین ہوتین اور دوسرا مقام یہہ ہے کہ جسنے

مَنْ أَعْطَى غَيْرَ الْفَقِيرِ عَلَى ظَنِّ فَقْرِهِ هَلْ هُوَ مُطِيعٌ أَمْ لَا
تو انگر کو اپنی گمان مین فقیر سمجھکر دیدیا آیا وہ حکم کا مطیع ہے یا نہین

وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ مُطِيعٌ نَعَمْ مَنْ وَافَقَ ظَنُّهُ الْحَقِيقَةَ قَدْ
اور بلا شبہہ وہ مطیع ہے ہان جسکا گمان حقیقت کے مطابق ہو گیا اوسنے

نَالَ حَظًّا وَافِرًا وَإِنْ كَانَ الْاِجْتِهَادُ فِي اخْتِيَارِ مَا خَيَّرَ
بڑا ہی کام کیا اور اگر اجتہاد اختیاری ہوی بات کے اختیار کرنے مین ہو

فِيهِ كَأَحْرُفِ الْقُرْآنِ وَصِيَغِ الْأَدْعِيَةِ وَكَذَا مَا فَعَلَهُ
جیسے قرآن کے حروف اور دعاؤن کے کلمات اور ایسی ہی نبی صلعم کے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى وُجُوهٍ تَسْهِيلًا عَلَى
کیے گئے وضع کے افعال امت پر سہولت کیواسطے

للناس مع كونها كلها حاوية لاصل المصلحة فالمجتهدان

اور ہوتی ہیں وہ ہر ایک وضع اصل مصلحت کو حاوی ہی سو ایسی دونو مجتہد

مصيبان فهذا كله بين لا ينبغي لاحد ان يتوقف فيه

مصیب ہوتی ہین پس یہہ سب ظاہر ہی کسیکو سزاوار نہین ہے کہ اسمین توقف کری

وموضع الاختلاف بين الفقهاء ومعظمها امور احدها

اور فقہا مین اختلاف کی مواضع اور معظم مواضع کئی امر ہین

ان يكون واحد قد بلغه الحديث والاخر لم يبلغه

ایک تو یہہ ہی کہ حدیث ایک کو تو ملے اور دوسری کو نہ پہنچے

والمصيب ههنا متعين والثاني ان يكون عند كل

اس صورت مین مصیب متعین ہی ہوتی ہے اور دوسرا امر یہہ ہی کہ ہر ایک کی پاس

واحد احاديث واثار متخالفة وقد اجتهد في تطبيق

حدیثین اور آثار اسمین مخالف ہون اور وہی ایک کو ایک سی مطابق کرے ہین

بعضها ببعض وترجيح بعضها على بعض فادى اجتهاده الى

اور ایک کو ایک پر ترجیح دی ہین سو اوسکی اجتہاد نے

حكم فجاء الاختلاف من هذا القبيل والثالث ان يختلفوا

ایک حکم پیدا کیا پس اسطرح سی اختلاف واقع ہو گیا اور تیسرا امر یہہ ہے

في تفسير الالفاظ المستعملة وحدودها الجامعة المانعة

کہ الفاظ مستعمل کی تفسیر مین اور الفاظ کی جامع اور مانع حدود مین

او معرفة اركان الشيء وشروطه من قبيل السبر والحذف

یا ایک شی کی ارکان اور شروط کی معرفت مین بطور سبر اور حذف

وتخريج المناط وصدق ما وصف وصفا عاما على هذه

اور مبدا پیدا کرنی باسطور کہ اس خاص صورت پر وہ مفہوم صادق آجاوی جو وصف عام ہی

الصورة الخاصة او انطباق الكلية على جزئياتها ونحو ذلك

موصوف ہوتا ہی یا بطور کلیہ اپنی جزئیات پر منطبق ہوجاوی اور کسی اور طور سی

فادی اجتهاد كل واحد الى مذهب وتقرر ان يختلفوا

پھر ہر ایک کی اجتہاد سی ایک ایک مذہب ہوجاوی اور جو ثابت ہوا امر یہ ہے

في المسائل الاصولية ويتفرع عليه الاختلاف في الفروع

کہ فقہا اصول کے مسائل مین اختلاف کرین اور اسی اختلاف پر فروع مین اختلاف پیدا ہو جاوے

وللمجتهدان في هذه الاقسام مصيبان اذا كان ماخذهما

ان اقسام مین دونو مجتہد مصیب ہوتی ہین جس صورت مین کہ ان دونو کا ماخذ

متقاربين بالمعنى الذي ذكرنا والحق ان المسائل المذكورة

ہماری معنی ذکر کئے گئے اعتبار سی ملتا جلتا ہو اور حق یہہ ہے کہ کتب اصول کے

في كتب اصول الفقه على قسمين قسم هو من باب تتبع

مسائل مذکورہ دو قسم پر ہین ایک قسم تو باعتبار تلاش

لغة العرب كالخاص والعام والنص والظاهر ومثله

عربی لغت کی ہی جیسے خاص اور عام اور نص اور ظاہر اسکی مثال

كمثل قول البغوي هذا الاسم نكرة وذلك معرفة

جیسے بغوی کا قول ہے یہہ اسم نکرہ ہے اور وہ معرفہ ہے

وهذا علم وذلك اسم جنس والفاعل مرفوع والمفعول

اور یہہ علم ہی اور وہ اسم جنس ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہی اور مفعول

منصوب وليس في هذا القسم كثير اختلاف وقسم هو

منصوب ہوتا ہی اور اس قسم مین کچھہ بہت اختلاف نہین ہے اور ایک قسم

من باب تقريب الذهن الى ما يفعله العاقل بسليقته

باعتبار ذہن پہنچانی کی اوس بات پر جو عاقل لوگ اپنی سلیقہ سے کیا کرتی ہین

تَفْصِيلُهُ أَنَّكَ إِذَا أَلْقَيْتَ إِلَى عَاقِلٍ كِتَابًا عَتِيقًا قَدْ تَغَيَّرَ

اسکی تفصیل یہہ ہے کہ تو نی اگر کسے عاقل کو ایک ایسی پرانی کتاب دی جسکے

بَعْضُ حُرُوفِهِ وَأَمَرْتَهُ بِقِرَاءَتِهِ فَإِنَّهُ لَابُدَّ إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ

بعض حروف بگڑ بگڑا گئی ہون اور اوسکو پڑہنی کو کہا ہیں وہ عاقل بیشک جب اوسپر کوئی حرف اٹکیگا

يَتَتَبَّعُ الْقَرَائِنَ وَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَرُبَّمَا يَخْتَلِفُ عَاقِلَانِ

تو قرائن تلاش اور صواب کی فکر کریگا اور بعضے وقت ایسی جگہہ دو عاقل مختلف ہوجاتی ہیں

فِي مِثْلِ ذَلِكَ وَإِذَا عَنَّ لِلْعَاقِلِ طَرِيقَانِ كَيْفَ يَتَتَبَّعُ الدَّلَائِلَ

اور جب عاقل کو دو راہ پیش آتی ہین تو دلائل کو کیسا تلاش

وَيَتَفَحَّصُ عَنِ الْمَصَالِحِ وَيَخْتَارُ الْأَرْجَحَ وَالْأَقَلَّ شَرًّا فَكَذَلِكَ

اور مصالح کو کیسا تفحص کرتا ہے اور عمدہ کو اور جسمین نقصان کمتر ہو پسند کر لیتا ہے ایسی ہی

الْأَوَائِلُ لَمَّا وَرَدَ عَلَيْهِمْ أَحَادِيثُ مُخْتَلِفَةٌ أَجَالُوا قِدَاحَ

اوائل فقہا ہیں جب اونکو مختلف حدیثین ملین تو اوہنون نی اپنی اپنی

نَظَرِهِمْ فِي ذَلِكَ فَأَفْضَى اجْتِهَادُهُمْ إِلَى الْحُكْمِ عَلَى بَعْضِهَا

نظر کی تیر اومین لگانی شروع کیے پہر اونکی اجتہاد کا یہہ انجام ہوا کہ کسی حدیث پر تو منسوخ ہونیکا

بِالنَّسْخِ وَتَطْبِيقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَتَرْجِيحِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ وَ

حکم لگایا اور کسی حدیث کو کسی سے مطابق کیا اور کسی کو کسی پر ترجیح دی اور

كَذَلِكَ لَمَّا وَرَدَ عَلَيْهِمْ مَسَائِلُ لَمْ يَكُنْ لِلسَّلَفِ تَكَلَّمُوا

اور ایسی ہی جب اونپر ایسی مسایل پیش آئی کہ سلف نی اومین کلام نہین کیا تہا

فِيهَا أَخَذُوا النَّظِيرَ بِالنَّظِيرِ وَاسْتَنْبَطُوا الْعِلَلَ وَبِالْجُمْلَةِ

تو اوہون نی ایک نظیر کو نظیر سی لیا اور اونکی علتین نکالین اور خلاصہ یہہ ہے

فَكَانَتْ لَهُمْ صَنَائِعُ انْدَفَعُوا إِلَيْهَا بِسَلِيقَتِهِمُ الْمَخْلُوقَةِ فِيهِمْ

کہ اونکی بہری تدبیر ہین کہ اپنی اپنی پیدایشی سلیقہ سی اوسیطرف سہارا لیا جیسے

كما يندفع العاقل في امر يعن له فاراد قوم ان يسردوا

جیسے عاقل اپنے امر پیش آمدہ میں سہارا لیتا ہے پھر ایک قوم نے تو یہ ارادہ کیا کہ اپنے عمل درآمد کو

صنائعهم التي ذكروها مفصلة في كتبهم او اشاروا

حدیث کے روایت میں جید کریں وہ عمل درآمد جسکو اپنی کتابوں میں مفصل ذکر کیا ہے

اليها في ضمن كلامهم وخرجت من مسائلهم وان

یا اپنے کلام کی ضمن میں اوسطرف اشارہ کیا ہے یا وہ صنائع اونکے مسائل میں سے نکالیں اور اگرچہ

لم يذكروها وتلقت عقول الخلف اكثر صنائعهم

انہوں نے اون صنائع کو ذکر نہیں کیا اور سمجھا اون کی عقلوں نے اونکی اکثر صنائع کو اوس سلیقہ کے

بالقبول لما جبلوا عليه من السليقة في مثل ذلك

ذریعہ سے جس اسباب میں مخلوق ہوئی تھیں مان لیا

ثم صارت امورا مسلمة فيما بينهم وعلى قياس ذلك

پھر وہ صنائع اونکی اندر امور مسلمہ ٹھہر گئے اور اسیطرح قیاس پر

لما فرغوا جهدهم في رواية الحديث ومعرفة الصحيح

جب وہ اپنی کوشش کو حدیث کی روایت میں اور صحیح حدیث کو سقیم سے

من السقيم والمستفيض من الغريب ومعرفة احوال

اور مستفیض کو غریب سے پہچانتے ہیں اور باعتبار جرح اور تعدیل

الرواة جرحا وتعديلا وكتابة كتب الحديث وتصحيحها

کے راویوں کی حالات کی معرفت میں اور کتب حدیث کی لکھنی اور تصحیح کرنے میں خوب صرف

جسروا في تلك المبادين بسليقتهم المخلوقة في عقولهم

کرچکے تو وہ اپنی سلیقہ کی زور سے جو اونکے عقلوں میں پیدا کیا گیا اول ہی میدانوں

ثم جاء قوم آخرون وجعلوا صنائعهم تلك كليات

میں چلے پھر اور لوگ آئے اور انہوں نے اونکی صنائع یعنی سوشتہ کو قاعدے کلیہ

مُدَوَّنَةً وَهٰهُنَا فَائِدَةٌ جَلِيلَةٌ هِيَ أَنَّ مِنْ شَرْطِ الْعَمَلِ

مدونہ ہیں اور یہاں پر عمدہ فائدہ ہے کہ ایسی ایسی مقدمات

بِمِثْلِ هٰذِهِ الْمُقَدِّمَاتِ الْكُلِّيَّةِ أَنْ لَا يَكُونَ الصُّورَةُ

کلیہ پر عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ وہ خاص جزئی صورۃ

الْجُزْئِيَّةُ الَّتِي يَقَعُ فِيهَا الْكَلَامُ مِمَّا سَبَقَ إِلَى الْعُقَلَاءِ فِيهَا

جس میں بحث ہو رہی ہے اس قسم کے ہو کہ عقلاء کو اس میں

ضِدُّ حُكْمِ الْكُلِّيَّاتِ لِأَنَّهُ كَثِيرًا مَا يَكُونُ هُنَاكَ قَرَائِنُ

کلیات کی ضد حاصل ہو چکی ہو کیونکہ ایسا بہت اتفاق ہوتا ہے کہ وہاں خاص خاص

خَاصَّةٌ تُفِيدُ غَيْرَ حُكْمِ الْكُلِّيَّاتِ وَأَصْلُ الْجَدَلِ هُوَ

قرینے ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے برخلاف حکم کلیہ کے حکم پیدا ہو جاتا ہے اور جدل کی حقیقت یہ ہوتی

اِتِّبَاعُ الْكُلِّيَّاتِ وَإِثْبَاتُ حُكْمٍ قَدْ قَضَى الْعَقْلُ الصَّرِيحُ

ہے کہ کلیات کی پیروی اور ایسے حکم کو ثابت کرنا کہ عقل صرف

بِخِلَافِهِ لِخُصُوصِ الْمَقَامِ كَمَا إِذَا رَأَيْتَ حَجَرًا وَأَيْقَنْتَ

خصوصیت مقام کی وجہ سے اس حکم کے خلاف حکم کر چکی ہے جیسے تو نے ایک پتھر دیکھا اور یقین

أَنَّهُ حَجَرٌ فَجَاءَ الْجَدَلِيُّ فَقَالَ الشَّيْءُ إِنَّمَا يُعْرَفُ بِاللَّوْنِ

کر لیا کہ یہ پتھر ہے پھر ایک جدلی آیا اور کہنے لگا کہ شئی رنگ اور شکل وغیرہ ہی سے

وَالشَّكْلِ وَنَحْوِهَا وَهٰذِهِ الصُّورَةُ قَدْ تَتَشَابَهُ الْأَشْيَاءُ

معلوم ہوا کرتی ہے اور یہ صورت اور شکل ایسی ہے کہ اس میں اشیاء مشابہ ہوا کرتی ہیں

فِيهَا فَنَقَضَ ذٰلِكَ الْيَقِينَ بِأَمْرٍ كُلِّيٍّ وَلَا يَعْلَمُ الْمِسْكِينُ

پھر وہ یقین امر کلی سے توڑ دیا اور اس بیچارے کو معلوم نہ ہوا

أَنَّ الْيَقِينَ الْحَاصِلَ فِي هٰذِهِ الصُّورَةِ الْخَاصَّةِ أَكْبَرُ

کہ یہ یقین جو اس صورت خاص میں حاصل ہو چکا ہے کلیات کی پیروی سے بہت بڑا ہے

مِنِ اتِّبَاعِ الكُلِّيَّاتِ فَإِيَّاكَ أَنْ يَغُرَّكَ أَقْوَالُهُمْ عَنْ صَرِيحِ

سو بچتی رہنا اس بات سے کہ دہوکا دیوی تجہکو اونکی اقوال صریح سنت سی

السُّنَّةِ وَالاخْتِلَافُ فِي هٰذَا القِسْمِ رَاجِعٌ إِلَى التَّحَرِّي

اور اس قسم مین اختلاف کا رجوع تحری یعنی اٹکل اور دل کی

وَسُكُونِ القَلْبِ بِالْجُمْلَةِ الاخْتِلَافُ فِي أَكْثَرِ أُصُولِ

اطمینان کیطرف ہی اور خلاصہ یہہ ہی کہ اکثر اصول فقہ مین اختلاف

الفِقْهِ رَاجِعٌ إِلَى التَّحَرِّي وَاطْمِئْنَانِ القَلْبِ بِمُشَاهَدَةِ

قرائن کے دیکھنی سی اٹکل اور دل کی اطمینان کیطرف رجوع

القَرَائِنِ وَقَدْ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کرنا ہی اور بیشک نبی صلی الله علیه وسلم نے اپنی کلام کی

إِلَى أَنَّ التَّكْلِيفَ رَاجِعٌ إِلَى مَا يُؤَدِّي إِلَيْهِ التَّحَرِّي فِي

کئی مواضع مین یہہ اشارہ فرمایا ہی کہ تکلیف ادہر رجوع کرتی ہی جدہر

مَوَاضِعَ مِنْ كَلَامِهِ مِنْهَا قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اٹکل لیجاوی اور ان مواضع مین سی یہہ حدیث ہی تمہارا

فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ قَالَ الخَطَّابِيُّ

افطار اوسی دن ہی جسدن افطار کرو اور تمہاری قربانی اوسی دن ہی جسدن قربانی کرو

مَعْنَى الحَدِيثِ أَنَّ الخَطَأَ مَوْضُوعٌ عَنِ النَّاسِ فِيمَا كَانَ

خطابی نے کہا ہی حدیث کی یہہ معنی ہین کہ اجتہاد کے راہ مین لوگون کی خطا معاف ہی

سَبِيلُهُ الاجْتِهَادُ فَلَوْ أَنَّ قَوْمًا اجْتَهَدُوا فَلَمْ يَرَوُا

پس اگر ایک قوم نے محنت سے ڈہونڈا اور

الهِلَالَ إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثِينَ فَلَمْ يُفْطِرُوا حَتَّى اسْتَوْفَوُا العَدَدَ

ہلال نہ دیکھا مگر بعد تیس کی پس انہون نی افطار نکیا یہانتک کہ مہینی کی گنتی پوری کرلی

ثُمَّ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ أَنَّ الشَّهْرَ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

پھر اونکو ثابت ہوا مہینا انتیس دن کا تھا

فَإِنَّ صَوْمَهُمْ وَفِطْرَهُمْ مَاضٍ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ مِنْ وِزْرٍ

تو بیشک انکا روزہ اور افطار صحیح ہی اور اونپر کچھ گناہ اور سرا

أَوْ عَتْبٍ وَكَذَلِكَ فِي الْحَجِّ إِذَا أَخْطَئُوا يَوْمَ عَرَفَةَ فَإِنَّهُ

نہین ہی اور ایسی ہی حج میں اگر اونہون نے یوم عرفہ میں خطا کی تو اونپر حج کے

لَيْسَ عَلَيْهِمْ إِعَادَتُهُ وَيُجْزِئُهُمْ أَضَاحِيهِمْ ذَلِكَ وَإِنَّمَا هَذَا

دہرانا نہین ہی اور اونکو وہی قربانی کافی ہے یہہ اللہ سبحانہ تعالی

تَخْفِيفٌ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَرِفْقٌ بِعِبَادِهِ وَمِنْهَا قَوْلُهُ

کی طرف سے تخفیف اور اپنے بندون پر آسانی ہی اور ایک

الْحَاكِمُ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا اجْتَهَدَ

موضع یہہ حدیث ہی کہ حکم دینے والا اگر اجتہاد کرے اور صواب پر پہنچ جاوے تو اوسکو دہرا اجر ہی

فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَكُلُّ مَنِ اسْتَقْرَى نُصُوصَ الشَّارِعِ

اور اگر اجتہاد کرے اور چوک جاوے تو اکہرا اجر ہی اور جو شخص شارع کی نصوص اور فتاوی کو خوب

وَفَتَاوَاهُ يَحْصُلُ عِنْدَهُ قَاعِدَةٌ كُلِّيَّةٌ وَهِيَ أَنَّ الشَّارِعَ

تلاش کریگا تو اوسکو یہہ قاعدہ کلیہ ملجاویگا کہ بیشک شارع نے

قَدْ ضَبَطَ أَنْوَاعَ الْبِرِّ مِنَ الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ وَالصَّلَاةِ

نیکی کے انواع کو ضبط کیا وضو اور غسل اور نماز اور

وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَغَيْرِهَا مِمَّا أَجْمَعَتِ الْمِلَلُ

زکوۃ اور روزہ اور حج وغیرہ جسپر مذاہب متفق ہین ہر

عَلَيْهِ بِأَنْحَاءِ الضَّبْطِ فَشَرَعَ لَهَا أَرْكَانًا وَشُرُوطًا وَآدَابًا

طرح ضبط کر دئے ہیں پس اونکی لیے رکن اور شرطین اور آداب مقرر کر دیئے ہین

وَوَضَعَ لَهَا مَكْرُوهَاتٍ وَّمُفْسِدَاتٍ وَّجَوَائِزَ وَأَشْبَعَ

اور اونکے واسطے مکروہات اور مفسدات اور جایز امور مقرر کر دیے ہین اور

الْقَوْلَ فِي هٰذَا حَقَّ الْإِشْبَاعِ ثُمَّ لَمْ يَبْحَثْ عَنْ تِلْكَ

اسمین کہنے کا حق خوب ادا کر دیا ہے پھر اون ارکان وغیرہ سے

الْأَرْكَانِ وَغَيْرِهَا بِحُدُوْدٍ جَامِعَةٍ مَّانِعَةٍ كَثِيْرَ

بطور تعریف جامع اور مانع کے خوب بحث نہین کی

بَحْثٍ وَّكُلَّمَا سُئِلَ عَنْ أَحْكَامٍ جُزْئِيَّةٍ يَّتَعَلَّقُ بِتِلْكَ

ہے اور جب کوئی جزئے احکام سے جو کہ اون

الْأَرْكَانِ وَالشُّرُوْطِ وَغَيْرِهَا أَحَالَهَا عَلٰى مَا

ارکان اور شروط وغیرہ سے متعلق ہین پوچھا تو اوسکو اونکے

يَفْهَمُوْنَ فِي نُفُوْسِهِمْ مِّنَ الْأَلْفَاظِ الْمُسْتَعْمَلَةِ

ذاتی سمجھ پر جو الفاظ مستعمل ہے سمجھتے ہین حوالہ کر دینے ہی

وَأَرْشَدَهُمْ إِلٰى رَدِّ الْجُزْئِيَّاتِ نَحْوَ الْكُلِّيَّاتِ

اور یہہ راہ بتا دیتے کہ جزئیات کو کلیات سے منطبق کر لین

وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ إِلَّا فِي مَسَائِلَ قَلِيْلَةٍ

اور اسکے پر کچھ نہ بڑہاتے یا الہی مگر کمتر مسائل مین

لِأَسْبَابٍ طَارِيَةٍ مِّنْ لِّجَاجِ الْقَوْمِ وَنَحْوِهٖ فَشَرَعَ

عارضی اسباب کی وجہہ سے کہ قوم کا خلط کر دینا وغیرہ سے بس وضو

غَسْلَ الْأَعْضَاءِ الْأَرْبَعَةِ فِي الْوُضُوْءِ ثُمَّ لَمْ يُحَدَّ الْغَسْلَ

مین چارون اعضاء کا دہونا مشروع کیا پھر دہونے کی کوئی

بِحَدٍّ جَامِعٍ مَّانِعٍ يُّعْرَفُ بِهٖ أَنَّ الدَّلْكَ دَاخِلٌ فِي حَقِيْقَتِهٖ

جامع مانع حد نہین مقرر کی جسسے معلوم ہو کہ عضو کے مالش وضو کے حقیقت مین داخل ہے

أم لا وأنّ إسالة الماء داخلة فيها أم لا ولم يقسّم

نہیں اور پانی کا بہانا حقیقت میں داخل ہے یا نہیں اور پانی کے

الماء إلى مطلق ومقيّد ولم يبيّن أحكام الآبار و

اقسام مطلق اور مقید مقرر نہیں کیں اور کنوئے اور تالاب وغیرہ

الغدير ونحوهما وهذه المسائل كلّها كثيرة الوقوع

کے احکام نہیں بیان کیے اور یہ تمام مسائل بہت پیش آنیوالے ہیں

لا يتصوّر عدم وقوعها في زمانه صلّى الله عليه

یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں پیش

وآله وسلّم ولمّا سأله السائل في قصّة بئر بضاعة

نہیں آئے اور جب آپ سے کسی سائل نے بیر بضاعہ کا حال

وحديث القلّتين لم يزد على الردّ إلى ما يفهمونه من

اور قلتین کی حدیث پوچھی تو آپنے کچھ طول کلام نہیں کیا اسی پر حوالہ کیا کہ جو مضمون لفظ سے وہ

اللفظ ويعتادونه فيما بينهم ولهذا المعنى قال سفيان

سمجھتے ہیں اور آپس میں عادت کر رکھی ہے اور اسی وجہ سے سفیان ثوری نے

الثوري ما وجدنا في أمر الماء إلّا سعة ولمّا سألته

کہا ہے کہ پانی کے حق میں تو ہمنے گنجائش ہی پائی ہے اور جب حضرت سے

امرأة عن الثوب يصيبه دم الحيضة لم يزد على أن

ایک عورت نے خون حیض سے بھرے ہوئے کپڑے کا مسئلہ پوچھا تو اتنا ہی فرمایا کہ

قال حتّيه ثمّ اقرصيه ثمّ انضحيه ثمّ صلّي فيه فلم يأت

کہ اوسکو کھرچ ڈال پھر مل ڈال پھر دھو ڈال پھر اوس میں نماز پڑھ لے سو جو وہ جانتے ہیں

بأكثر ممّا عندهم وأمر باستقبال القبلة ولم يعلّمنا

اوس سے کچھ زیادہ نہ فرمایا اور استقبال قبلہ کا امر فرمایا اور ہمکو بتلائے

طَرِيقَ مَعْرِفَةِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ كَانَتِ الصَّحَابَةُ يُسَافِرُونَ وَ

معرفت کا طریق نہ سکھایا نہیں کیا اور بیشک صحابہ سفر کیا کرتے تھے اور

يَجْتَهِدُونَ فِي أَمْرِ الْقِبْلَةِ وَكَانَتْ لَهُمْ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ

قبلہ کے جہت میں اجتہاد کرتے تھے اور اون کو طریق اجتہاد کے

إِلَى مَعْرِفَةِ طَرِيقِ الْاِجْتِهَادِ فَهٰذَا كُلُّهُ لِتَفْوِيضِهِ مِثْلَ

معرفت کے نہایت حاجت ہے یہ سب اسلیے تھا کہ حضرت نے ان کی ایسی امور

ذٰلِكَ إِلَى رَائِهِمْ وَهٰكَذَا أَكْثَرُنَا رَوَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اونکے رای پر حوالہ تھے اور اسیطور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکثر فتاوے

وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا لَا يَخْفٰى عَلٰى مُنْصِفٍ لَبِيبٍ وَقَدْ

چنانچہ منصف دانا پر پوشیدہ نہیں ہے اور بے شک

فَهِمْنَا مِنْ تَتَبُّعِ أَحْكَامِهِ أَنَّهُ رَاعٰى فِي تَرْكِ التَّعَمُّقِ وَعَدَمِ

حضرت کے احکام کی سیر کرنے سے ہمنے سمجھ لیا ہے کہ حضرت صلعم نے جہان میں کی چھوڑنے

الْإِكْثَارِ مِنْ وُجُوهِ الضَّبْطِ مَصْلَحَةً عَظِيمَةً وَهِيَ

وجوہ ضبط کے کمتر بحث میں بڑے مصلحت کے رعایت کی ہے اور مصلحت یہ ہے

أَنَّ هٰذِهِ الْمَسَائِلَ تَرْجِعُ إِلٰى حَقَائِقَ تُسْتَعْمَلُ فِي الْعُرْفِ

کہ ان مسائل کا مآل ایسے حقائق کیطرف ہے کہ عرف میں مجملا

عَلٰى إِجْمَالِهَا وَلَا يُعْرَفُ حَدُّهَا الْجَامِعُ الْمَانِعُ إِلَّا بِعُسْرٍ

مستعمل ہوتے ہیں اور اون حقائق کے جامع اور مانع حد دشواری بغیر معلوم نہیں ہوتے

وَرُبَّمَا يُحْتَاجُ عِنْدَ إِقَامَةِ الْحَدِّ إِلَى التَّمْيِيزِ بَيْنَ الْمُشْكِلَيْنِ

اور با اوقات حد قائم کرتے ہوے دو مشکل کے تمیز کے سبب

بِأَحْكَامٍ وَضَوَابِطَ يُحْرَجُونَ بِإِقَامَتِهَا ثُمَّ إِنْ ضُبِطَتْ وَ

اسلیے احکام اور ضابطوں کے حاجت پڑتی ہے پھر جب لوگ اونکو ضبط کیا اور

فسرت لا يمكن تفسيرها الا بحقائق مثلها وهلم جرا

اور اوسنکے تفسیر کے تو اونکی تفسیر بدون ویسے ہے حقایق کے ممکن نہین ہی اور اسیطرح کیئے جا

فتسلسل الامر او يقف في بعض ماهنالك الى التفويض

پھر اوسمین تسلسل پیدا ہوتا ہے یا بعضے جگہہ مبتلے بہ کے

على راى المبتلى به والحقائق الاخرى ليست باحق

رای پر حوالہ کرنا پڑتا ہے اور دوسرے درجہ کے حقایق مین راے مبتلے بہ

من الاولى في التفويض الى المبتلين فلاجل هذه

پر حوالہ کرنے مین پہلے حقایق سے کچھہ اولے تر نہین ہے سواسطے مصلحت کے

المصلحة فوض الحقائق اول مرة الى رائهم ولم يسدد

واسطے حضرت صلے الله علیہ واله وسلم نے پہلی ہی پہل ہی حقایق کو اونکے رای پر حوالہ کیا اور

فيما يختلفون حين كان الاختلاف في امر فوض اليهم

خلافے امور مین جب کہ اختلاف امر مفوض مین واقع ہو کچھہ تشدد نہین کیا

وله في ذلك مساغ فلم يعنف على عمرو بن العاص فيما

اور حضرت صلعم کو یہہ جایز تہا سو عمرو بن العاص پر اسمین کہ وہ اوس

فهم من قوله تعالى ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة

آیت سے مت ڈالو اپنے ہاتہہ طرف ہلاکت کے

من جواز التيمم للجنب اذا خاف على نفسه من البرد ولم

جنب کے لیے تیمم کا جواز سمجھا اگر سردی کے ماری جان کا خوف ہو کچھہ سخت گیری

يعنف على عمر بن الخطاب فيما فهم من تاويل اولامستم

نہین کے اور عمر بن الخطاب پر اسمین کہ وہ اوس آیت کی معنون سے یا چہو ہو تم

النساء انه في لمس المرأة لا الجنابة فبقيت مسئلة الجنب

عورتون کو یہہ سمجھی کہ یہہ حکم عورت کے چہونے مین ہی جنابت مین نہین اور جنب کا مسئلہ

غَیرُ مَذکُورَۃٍ فَیَنبَغِی اَن لَا یَتَیَمَّمَ الجُنُبُ اَصلًا اَخرَجَ
یہان مذکور نہین کچھہ سخت گیری ہین کی اب چاہیی کہ جنب ہرگز تیمم نکری نسائی
النَّسَائِیُّ عَن طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجنَبَ فَلَم یُصَلِّ فَاَتَی
سلے طارق سی نقل کیا ہی کہ ایک شخص کو جنابت عارض ہوی سو اوسی نماز
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ
نپڑہی پہر ہی صلعم کی پاس حاضر ہوا اور یہہ ذکر کیا
فَقَالَ اَصَبتَ فَاَجنَبَ رَجُلٌ فَتَیَمَّمَ وَصَلّٰی فَاَتَاہُ فَقَالَ
سلے فرمایا اچھا کیا اور ایک اور شخص کو جنابت ہوی اوسنی تیمم کرکر نماز پڑہ لی وہ ہی حاضر ہوا
نَحوَ مَا قَالَ لِلاٰخَرِ اَصَبتَ اِنتَہٰی وَلَم یُعَنِّف عَلٰی اَحَدٍ
ایسی وہی فرمایا یعنی اچھا کیا تمام ہوا اور کسی پر اون صحابہ مین سی
مِمَّن اَخَّرَ صَلٰوۃَ العَصرِ اَو اَدَّاہَا فِی وَقتِہَا حِینَ کَانُوا
جسنی وقت سی نماز بدیر ادا کی یا عین وقت پر پڑہی جب کہ وہ سب
جَمِیعًا عَلٰی تَاوِیلٍ مِن قَولِہٖ لَا تُصَلُّوا العَصرَ اِلَّا فِی بَنِی
اس حدیث کی تاویل پر تھی کہ تم نماز نہ پڑہنا مگر بنی
قُرَیظَۃَ وَبِالجُملَۃِ فَمَن اَحَاطَ بِجَوَانِبِ الکَلَامِ عَلِمَ اَنَّہٗ
قریظہ مین جاکر سخت گیری ہین کی اور خلاصہ یہہ ہی کہ جو شخص کلام کی پہلو کو خوب جانتا ہی
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَوَّضَ الاَمرَ فِی تِلکَ
وہ جانیگا کہ حضرت صلعم سلے کہ ان حقائق کا حال جو عرف
الحَقَائِقِ المُستَعمَلَۃِ فِی العُرفِ عَلٰی اِجمَالِہَا وَکَذَا
مین مجملا مستعمل ہین اور ایسی ہی ایک کو ایک سی مطابق کرنا اور سکی
فِی تَطبِیقِ بَعضِہَا بِبَعضٍ اِلٰی اَفہَامِہِم وَنَظِیرُہٗ تَفوِیضُ
سمجھہ پر تفویض فرمایا ہی اور اوسکے نظیر فقہا کا

الفقهاء كثيرا من الاحكام الى تحري المبتلى وعادته
اکثر احکام کو مبتلی بہ کی تحقیق اور عادت پر حوالہ کردیا سو اونکی نزدیک

فلا عنف على احد من المختلفين عندهم ونظيره ايضا
دونون خلاف کرنیوالونمین سی کسی پر گرفت نہین ہی اور اوسکی یہہ بھی نظیر ہی

ما اجمعت الامة من الاجتهاد في القبلة عند الغيم
کرامت کا اس اجتہاد پر اجماع ہوچکا ہی کہ ابر کی دن جہت قبلہ اٹکل سی تعین کرلین اور

وترك العنف على واحد فيما ادى تحريه اليه و
کسی پر اوسکی اٹکل کے جدہر تجویز کی گرفت نہین کے اور

نظير هذه المصلحة ما ذكره اهل المناظرة من
اس مصلحت کے نظیر یہہ ہی کہ اہل مناظرہ سے لے جو اصطلاح دلائل

الاصطلاح على ترك البحث عن مقدمات الدلائل
کے مقدمات سے بحث ترک کرلی پر ذکر کیا ہی تا کہ بحث

لئلا يلزم انتشار البحث فمن عرف هذه المسئلة
کے تفریق لازم نہ آجاوی پس جو شخص کہ اس مسئلہ کو کما حقہ جانتا ہی

كما هي علم ان اكثر صور الاجتهاد يكون الحق فيها
وہ یہہ جانیگا کہ اجتہاد کی صورتونمین حق الامر اختلاف کے دونو

دائرا في جانبي الاختلاف وان في الامر سعة وان
جانب مین دائر ہوتا ہی اور یہہ جانیگا کہ حکم مین گنجائش ہی اور ایک

اللبس على شئ واحد والجزم بنفي المخالف لبس بشئ
شی پر اڑ جانا اور مخالف کی نفی کا یقین کرلینا ہیچ ہنر سے

وان استنباط حدودها ان كان من باب تقريب
اور اون کی حدود کا استنباط اگر وہ استنباط اس قسم کا ہی کہ ذہن اوسی قریب کرتا ہے

الذهن الى ما يفهمه كل احد من اهل اللسان

اوس محاورہ کے طرف جسکو زبان دان ہر ایک سمجھتا ہی تو وہ علم کے

فاعانه على العلم وان كان بعيدا من الاذهان

اعانت ہوتی ہی اور اگرچہ یہہ استنباط ذہنوں سی بعید ہی

وتيسير المشكل بمقدمات مخترعه فعسى ان

اور اختراعی مقدمات کی ذریعہ سی مشکل کی آسان کرلی ہی تو بسا اوقات

يكون شرعا جديدا وان الصحيح ما قاله الامام عز

نئی شرع ہوجاتی ہی اور بیشک صحیح وہ ہی جو امام عز الدین

الدين بن عبد السلام ولقد افلح من قام بما جمعوا

بن عبد السلام نی کہا ہی اور بیشک خوب کیا جسنی ہی اختیار کیا

على وجوبه واجتنب ما اجمعوا على تحريمه واستباح

جسکے وجوب پر اتفاق ہوا ہی اور اوسی بچا جسکی حرمت پر اجماع ہوا ہی اور اوسی

ما اجمعوا على اباحته وفعل ما اجمعوا على استحبابه

عمل کو مباح جانا جسکی اباحت پر اجماع ہوا ہی اور وہی کیا جسکی استحباب پر اجماع ہی

واجتنب ما اجمعوا على كراهته ومن اخذ بما

اور اوس سی بچا جسکے کراہت پر اجماع ہوا ہی اور جسنی مختلف فیہ کو لیا

اختلفوا فيه فله حالان احدهما ان يكون المختلف

تو اوسکی بھی دو حال ہین ایک تو یہہ کہ مختلف فیہ اس قسم کا ہو

فيه مما ينقض الحكم به فهذا لا سبيل الى التقليد

کہ حکم کی نقیض ہی ایسی مختلف فیہ مین تقلید کی کوئی راہ نہین ہی

فيه لانه خطأ محض وما حكم فيه بالنقيض الا

کیونکہ صرف خطا ہی اور اوسمین نقیض کا حکم ایسی ہی ہوا ہی

لِكَوْنِهٖ خَطَأً بَعِيْدًا مِنْ نَفْسِ الشَّرْعِ وَمَاْخَذِهٖ وَرِعَايَةِ
کہ وہ خطا ہی نفس شرع اور ماخذ شرع سے اور شرعی حکم کے رعایت

حُكْمِهِ الثَّانِيَةُ اَنْ يَّكُوْنَ مِمَّا لَا يُنْقَضُ الْحُكْمُ بِهٖ فَلَا
سی دور ہی اور دوسرا حال یہہ ہی کہ اس قسم کا ہو کہ حکم اوسی نہیں ٹوٹتا تو

بَاْسَ بِفِعْلِهٖ وَلَا بِتَرْكِهٖ اِذَا قَلَّدَ فِيْهِ بَعْضَ الْعُلَمَاءِ
اوسکی کر لی اور نکریکا بیمہ ڈر نہیں اگر کسی عالم کے تقلید کر لی ہو

لِاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَزَالُوْا عَلٰى ذٰلِكَ يَسْاَلُوْنَ مَنِ اتَّفَقَ
کیونکہ لوگونکا ہمیشہ یہی حال رہا ہی کہ جو عالم ملگیا اوسی سی

مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيْدٍ بِمَذْهَبٍ وَلَا اِنْكَارَ عَلٰى
پوچھ لیا مذہب کی کچھ قید نہ ہے اور نہ کسی سائل پر کوئی

اَحَدٍ مِّنَ السَّائِلِيْنَ اِلٰى اَنْ ظَهَرَتْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبُ
اعتراض تہا یہانتک کہ یہہ مذاہب اور

وَمُتَعَصِّبُوْهَا مِنَ الْمُقَلِّدِيْنَ فَاِنَّ اَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ اِمَامَهٗ
متعصب مقلد پیدا ہو گئے کیونکہ بعض شخص مقلد ہو کر اپنی ہی امام

مَعَ بُعْدِ مَذْهَبِهٖ عَنِ الْاَدِلَّةِ مُقَلِّدًا لَهٗ فِيْمَا قَالَ
کی قول کی پیروی کرتا ہی باوجودیکہ اوسکا مذہب دلائل سی الگ ہوتا ہی گویا کہ وہ امام

فَكَاَنَّهٗ نَبِيٌّ اُرْسِلَ اِلَيْهِ وَهٰذَا نَاْئٍ عَنِ الْحَقِّ وَبُعْدٌ
نبی ہی اوسکے طرف مرسل ہوا ہی اور یہہ حق سی جدا ہے اور

عَنِ الصَّوَابِ لَا يَرْضٰى بِهٖ اَحَدٌ مِّنْ اُولِى الْاَلْبَابِ انْتَهٰى
صواب سی دور ہی ہی کوئی دانا پسند نہیں کرتا قول تمام ہوا

وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ اِمَامًا مِّنَ الْاَئِمَّةِ ثُمَّ اَرَادَ تَقْلِيْدَ غَيْرِهٖ
اور کہا ہی جو شخص کسی ایک امام کا مقلد ہو پہر دوسرے کی تقلید کا ارادہ کرے

فهل له ذلك فيه خلاف والمختار التفصيل فان كان

تو آیا اوسکو یہہ جائز ہی اوسمین خلاف ہی اور مختار یہہ تفصیل ہی بس اگر وہ

المذهب الذي اراد الانتقال اليه مما ينقض فيه

مذہب جسطرف تقلید کیا چاہتا ہی اس قسم کا ہی کہ اوسمین

الحكم فليس له الانتقال الى حكم يجب نقضه

حکم ٹوٹ جاتا ہی تو اوسکو ایسی حکم کیطرف جسکا نقض واجب ہی

فانه لم يجب نقضه الا لبطلانه وان كان المأخذان

انتقال کرنا جائز نہین ہی کیونکہ اوسکا نقض یہی ہی واجب ہوا ہی کہ وہ باطل ہی

متقاربين جاز التقليد والانتقال لان الناس لم

اور اگر دونوکی حد قریب ہین تو تقلید اور انتقال دونو جائز ہین کیونکہ صحابہ کی زمانہ سی

يزالوا من زمن الصحابة الى ان ظهرت المذاهب

یہانتک کہ یہہ چارون مذہب پیدا ہوی

الاربعة يقلدون من اتفق من العلماء من غير

لوگونکا ہمیشہ یہی حال رہا کہ جو عالم ملگیا تقلید کرلی نے ایسی کا

نكير من احد يعتبر انكاره ولو كان ذلك باطلا

انکار نہین کیا جسکا اعتبار ہو اور اگر ایسی تقلید باطل ہوسکتی تو

لانكروه والله اعلم بالصواب انتهى واذا تحقق عند

بیشک وہ اعتراض کرلی والله اعلم بالصواب تمام ہوا اور جب تجھکو

ما بيناه علمت ان كل حكم يتكلم فيه المجتهد باجتهاده

ہمارا بیان دل مین بیٹھہ گیا تو یہہ جان گیا کہ جس حکم مین مجتہد اپنی اجتہاد سی بحث کرتا ہی

منسوب الى صاحب الشرع عليه الصلوة والتسليمات

تو وہ صاحب شرع علیہ الصلوۃ والتسلیمات کیطرف منسوب ہوتا ہی

إِمَّا إِلَى لَفْظِهِ أَوْ إِلَى عِلَّةٍ مَأْخُوذَةٍ مِنْ لَفْظِهِ وَإِذَا كَانَ

یا تو حضرت کی فرمودہ کیطرف یا علت کیطرف کہ اونکی فرمودہ سے ماخوذ ہوئی ہی جب یہہ

الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فَفِي كُلِّ اجْتِهَادٍ مَقَامَانِ أَحَدُهُمَا أَنَّ

انتساب قائم ہوا تو ہر ایک اجتہاد میں دو مقام ہین ایک تو یہہ

صَاحِبَ الشَّرْعِ هَلْ أَرَادَ بِكَلَامِهِ هَذَا الْمَعْنَى أَوْ غَيْرَهُ

کہ آیا صاحب شرع نے اپنے کلام سے یہی معنی مراد لیے ہین یا اور

وَهَلْ نَصَبَ هَذِهِ الْعِلَّةَ مَدَارًا فِي نَفْسِهِ حِينَ مَا تَكَلَّمَ

اور آیا اسی علت کو اپنے دلمین بروقت فرمانے کے حکم

بِالْحُكْمِ الْمَنْصُوصِ عَلَيْهِ أَوْ لَا فَإِنْ كَانَ التَّصْوِيبُ بِالنَّظَرِ

منصوص علیہ کے مدار ٹھہرا چلا ہی یا نہین پس اگر اعتبار اسی مقام کے

إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَأَحَدُ الْمُجْتَهِدِينَ لَا بِعَيْنِهِ مُصِيبٌ دُونَ

نسبت کی بحث ہوئی ہی تو دونو مجتہد مین سے بلا تعیین ایک مصیب ہی

الْآخَرِ وَثَانِيهِمَا أَنَّ مِنْ جُمْلَةِ أَحْكَامِ الشَّرْعِ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ

دوسرا نہیں اور دوسرا مقام یہہ ہی کہ منجملہ احکام شرعی کے ہی کہ حضرت

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَى أُمَّتِهِ صَرِيحًا أَوْ دَلَالَةً أَنَّهُ

صلعم نے اپنی امت سے بالتصریح یا بدلالت یہہ عہد لیا کہ

مَتَى اخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ نُصُوصُهُ أَوِ اخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ مَعَانِي

کہ جب اونپر نصوص مختلف ہو جاوین یا نصوص مین سے کسی نص کے معانی

نَصٍّ مِنْ نُصُوصِهِ فَهُمْ مَأْمُورُونَ بِالِاجْتِهَادِ وَاسْتِفْرَاغِ

مختلف ہو جاوین تو اونکو اجتہاد کرنیکا اور اپنی طاقت سے حق بات

الطَّاقَةِ فِي مَعْرِفَةِ مَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا تَعَيَّنَ عِنْدَ

دریافت کرنے مین حتی الوسع صرف کرنیکا حکم ہی پھر جب مجتہد کو اوسمین سے

مُجتَهِدٍ شَیٌٔ مِن ذٰلِكَ وَجَبَ عَلَيهِ اِتِّبَاعُهُ كَمَا عَهِدَ
کوئی ایک معنی معین ہو جاوین تو اوسکا اتباع واجب ہی جیساکہ اونسی

اِلَيهِمَا اَنَّهُ مَتٰى اشتَبَهَ عَلَيهِمِ القِبلَةُ فِی اللَّيلَةِ الظَّلمَاءِ
یہہ عہد کیا کہ جب اوبہر اندہیرے رات مین قبلہ کی جہت مشتبہ ہو جاوے

يَجِبُ عَلَيهِمَا اَن يَّتَحَرَّوا وَيُصَلُّوا اِلٰى جِهَةٍ وَّقَعَ تَحَرِّيهِم
تو اونپر اٹکل کرنا واجب ہی اور نماز اودہر پڑہنا کہ جن او سکے اٹکل قائم

عَلَيهَا فَهٰذَا حُكمٌ عَلَّقَهُ الشَّرعُ بِوُجُودِ التَّحَرِّي كَمَا عَلَّقَ
ہو پس یہہ وہ حکم ہی کہ شرع نے اٹکل کرنی پر منحصر کیا ہی جیسا

وُجُوبَ الصَّلٰوةِ بِالوَقتِ وَكَمَا عَلَّقَ تَكلِيفَ الصَّبِيِّ
نماز سکے وجوب کو وقت پر منحصر رکہا ہی اور جیسی بچہ سکے مکلف ہونیکو او سکے بالغ

بِبُلُوغِهِ فَاِن كَانَ البَحثُ بِالنَّظَرِ اِلٰى هٰذَا المَقَامِ نَظَرٌ
ہونے پر منحصر فرمایا ہی پس اگر بلحاظ اس مقام کے بحث ہی تو غور کرنے سے

فَاِن كَانَتِ المَسئَلَةُ مِمَّا يَنقُضُ فِيهِ اِجتِهَادُ المُجتَهِدِ
پس اگر مسئلہ اس قسم کا ہی کہ اوسمین مجتہد کا اجتہاد ٹوٹتا ہے

فَاِجتِهَادُهُ بَاطِلٌ قَطعًا وَاِن كَانَ فِيهَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
تو یقینا اسکا اجتہاد باطل ہی اور اگر اوس باب مین حدیث صحیح ہو جو دہ

وَقَد حَكَمَ بِخِلَافِهِ فَاِجتِهَادُهُ بَاطِلٌ ظَنًّا وَاِن كَانَ
اور وہی اوسکی خلاف حکم دیا تو اوسکا اجتہاد ظنا باطل ہی اور اگر

المُجتَهِدَانِ جَمِيعًا قَد سَلَكَا مَا يَنبَغِي لَهُمَا اَن يَّسلُكَاهُ
دونون مجتہد وہی رستہ چلین جو اونکو چلنا چاہیی. تہا

وَلَم يُخَالِفَا حَدِيثًا صَحِيحًا وَّلَا اَمرًا يَنقُضُ اِجتِهَادَ
اور نہ حدیث صحیح کے مخالفت کی ہی اور نہ ایسی امر سکے مخالفت کی ہی

الْقَاضِي وَالْمُفْتِي فِي خِلَافِهِ فَهُمَا جَمِيعًا عَلَى الْحَقِّ هٰذَا
کہ اوسکے خلاف میں قاضی و مفتی کا اجتہاد ٹوٹ جاوے تو وہ دونوں مجتہد
وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بَابُ تَأْكِيدِ الْأَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ
حق پر ہیں یہہ یاد رہے واللہ اعلم باب ان چارون مذہب کی اتباع کی تاکید کا اور
وَالتَّشْدِيدِ فِي تَرْكِهَا وَالْخُرُوجِ عَنْهَا اِعْلَمْ اَنَّ فِي الْأَخْذِ
انکی چھوڑنے میں اور انسے باہر ہونے میں تشدید کا سمجھ لے کہ ان چارون
بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ مَصْلَحَةً عَظِيمَةً وَفِي الْإِعْرَاضِ
مذاہب کی اتباع میں بڑی مصلحت ہی اور ان سب سے منحرف
عَنْهَا كُلِّهَا مَفْسَدَةً كَبِيرَةً نَحْنُ نُبَيِّنُ ذٰلِكَ بِوُجُوهٍ
ہونے میں بڑا ہی مفسدہ ہی ہم اسکو کئی طرح سے بیان کرتے ہیں
أَحَدُهَا اَنَّ الْأُمَّةَ اجْتَمَعَتْ عَلَى اَنْ يَعْتَمِدُوا عَلَى
ایک یہہ ہی کہ امت اس پر متفق ہی کہ شریعت کی معرفت میں سلف پر
السَّلَفِ فِي مَعْرِفَةِ الشَّرِيعَةِ فَالتَّابِعُونَ اعْتَمَدُوا فِي
اعتماد کیا کرین سو تابعیون نے اس معرفت میں صحابہ پر
ذٰلِكَ عَلَى الصَّحَابَةِ وَتَبَعُ التَّابِعِينَ اعْتَمَدُوا عَلَى التَّابِعِينَ
اعتماد کیا اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا
وَهٰكَذَا فِي كُلِّ طَبَقَةٍ اعْتَمَدَ الْعُلَمَاءُ عَلَى مَنْ قَبْلَهُمْ وَ
اور اسی طور پر ہر طبقہ کی علما نے اپنی سی پہلون پر اعتماد کیا ہی
الْعَقْلُ يَدُلُّ عَلَى حُسْنِ ذٰلِكَ لِأَنَّ الشَّرِيعَةَ لَا يُعْرَفُ
اور عقل اس امر کو نیک جانتی ہی کیونکہ شریعت بدون نقل اور
إِلَّا بِالنَّقْلِ وَالْاِسْتِنْبَاطِ وَالنَّقْلُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بِأَنْ
استنباط کی معلوم نہین ہوسکتی اور نقل جب ہی راست آتی ہی کہ

بِأَخْذِ كُلِّ طَبَقَةٍ عَمَّنْ قَبْلَهَا بِالْاِتِّصَالِ وَلَا بُدَّ فِي الْاِسْتِنْبَاطِ

کہ ہر طبقہ اپنی سی پہلی متصل طبقہ سی دریافت کری اور استنباط مین یہہ

أَنْ يَعْرِفَ مَذَاهِبَ الْمُتَقَدِّمِينَ لِئَلَّا يَخْرُجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ

ضروری کہ متقدمین کے مذاہب کو سمجھہ لی تاکہ اونکی اقوال سی باہر نہ ہو جاوی

فَيَخْرِقَ الْإِجْمَاعَ وَيَبْنِيَ عَلَيْهَا وَيَسْتَعِينَ فِي ذٰلِكَ

کہ اجماع ٹوٹ جاوی اور اوسپر بنا رکھے اور ... اپنی سابقین سے

بِمَنْ يَسْبِقُهُ لِأَنَّ جَمِيعَ الصِّنَاعَاتِ كَالصَّرْفِ وَالنَّحْوِ

استعانت ہووی کیونکہ تمام علوم جیسے صرف اور نحو

وَالطِّبِّ وَالشِّعْرِ وَالْحِدَادَةِ وَالنِّجَارَةِ وَالصِّيَاغَةِ لَمْ

اور طبابت اور شعر اور آہنگری اور درودگری اور زرگری کیکو

يَتَيَسَّرْ لِأَحَدٍ إِلَّا بِمُلَازَمَةِ أَهْلِهَا وَغَيْرُ ذٰلِكَ نَادِرٌ

بدون خدمت گذاری اہل صناعت کی میسر نہین ہوی اور اوسکے علاوہ نا ممکن

بَعِيدٌ لَمْ يَقَعْ وَإِنْ كَانَ جَائِزًا فِي الْعَقْلِ وَإِذَا تَعَيَّنَ

ہی واقع نہین ہوی اور اگرچہ عقل کے تجویز مین جائز ہی اور جب سلف سے

الْاِعْتِمَادُ عَلَى أَقَاوِيلِ السَّلَفِ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ

اقوال پر اعتماد ٹھیرا تو یہہ ضروری ہی کہ اوسکے اقوال

أَقْوَالُهُمُ الَّتِي يُعْتَمَدُ عَلَيْهَا مَرْوِيَّةً بِالْإِسْنَادِ الصَّحِيحِ

جنپر اعتماد ضروری ہی صحیح صحیح سندونسے مروی ہوں

أَوْ مُدَوَّنَةً فِي كُتُبٍ مَشْهُورَةٍ وَأَنْ تَكُونَ مَخْدُومَةً

یا مشہور کتابون مین مندرج ہوں اور بحث کی ہوی ہوں

بِأَنْ يُبَيَّنَ الرَّاجِحُ مِنْ مُحْتَمَلَاتِهَا وَيُخَصَّصَ عُمُومُهَا فِي

اسطور کہ اوسکے تمام احتمالات مین سی راجح کا اور بعض صیغ مین عام مین سی خاص کا

بعض المواضع وتقييد مطلقا في بعض المواضع و

اور بعض مواضع مین مطلق مین سی مقید کا بیان ہو اور

يجمع لمختلف منها ويبين علل احكامها والا لم يصح

اوسمین سی مختلف کو جمع کیا ہو اور اوسکی احکام کی علتون کا بیان ہو اور نہین تو

الاعتماد عليها وليس مذهب في هذه الازمنة

اوسپر اعتماد صحیح ہوگا اور اس اخیر زمانہ مین اسطرح کا مذہب

المتأخرة بهذه الصفة الا هذه المذاهب الاربعة

بجز ان چارون مذہبون کے اور کوئی مذہب نہین سنے

اللهم الا مذهب الامامية والزيدية وهم اهل

مگر امامیہ اور زیدیہ کا مذہب اور وہ دو لوگ

البدعة لا يجوز الاعتماد على اقاويلهم وثانيها قال

بدعتی ہین انکی اقوال پر اعتماد کرنا جائز نہین ہی اور دوسری وجہ

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اتبعوا السواد

یہہ ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی اتبعوہ کثیر کے

الاعظم ولما اندرست المذاهب الحقة الا هذه

پیروی کرو اور چونکہ اور مذاہب حقہ بجز ان چار کے مٹ گئے

الاربعة اتباعها اتباعا للسواد الاعظم والخروج

تو انہین کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ہی اور اونسے باہر ہونا

عنها خروجا عن السواد الاعظم وثالثها ان الزمان

سواد اعظم سی باہر ہونا ہی اور تیسری یہہ وجہ ہی کہ چونکہ

لما طال وبعد العهد وضيعت الامانات لم يجز ان

مدت دراز گذر گئی اور زمانہ دور ہوگیا اور امانتین جاتی رہین تو اب جائز نہین سے

يَعتمد على اقوال علماء السوء من القضاة الجورة و
کہ نکمی علماء یعنی ظالم قاضیون اور ہوا رہو سن گرفتار مفتیو سے کئے

المفتين التابعين لاهوائهم حتى ينسبوا مايقولون
اقوال پر اعتماد کیا جاوی یہانتک کہ وہ اپنی اقوال کو سلف میں سے

الى بعض من اشتهر من السلف بالصدق والديانة
کسی شخص صدق اور دیانت اور امانت میں مشہور کیطرف

والامانة اما صريحا او دلالة وحفظ قوله ذلك ولا
بصراحت یا بدلالت منسوب کرین اور اوسکا قول محفوظ ہو اور نہ

على قول من لا ندرى هل جمع شروط الاجتهاد
ایسی کی قول پر اعتماد کیا جاتا ہی جنکو ہم نہین جانتی کہ اجتہاد کی شرطین اوس مین جمع ہوئی ہاین

اولا فاذا رأينا العلماء المحققين فى مذاهب السلف
یا نہین پہر جب ہم مذاہب سلف کی محققین علما کو دیکہین تو قریب ہی کہ وہ اپنی

عسى ان يصدقوا فى تخريجاتهم على اقوالهم واستنباطهم
تخریجات مین سلف کے اقوال سی یا اپنی استنباط مین کتاب و سنت

فى الكتاب والسنة واما اذا لم نر منهم ذلك فهيهات
سی تصدیق کئی جاوین اور رہا وہ حال کہ ہم اونمین یہہ بات نہ دیکہین تو تصدیق

وهذا المعنى الذى اشار اليه عمر بن الخطاب رض حيث
دور ہی اور یہہ وہی معنی ہین کہ عمر بن الخطاب کی جدہر اشارہ کیا ہی جہان

قال يهدم الاسلام جدال المنافق بالكتاب وابن مسعود
کہا ہی منافق کا جہگڑا کتاب کی ساتہہ اسلام کو برباد کر دیتا ہی اور ابن مسعود نے

حيث قال من كان متبعا فليتبع من مضى فما ذهب
اشارہ کیا ہی جہان کہا ہی جو شخص اتباع کری تو چاہیی کہ گذرنی ہوی کا اتباع کری پس ابن حزم

إليه ابن حزم حيث قال التقليد حرام ولا يحل لاحد
قول یہ ہی جو کہتا ہی کہ تقلید حرام ہے اور کسیکو حلال نہین ہی
ان یأخذ قول احد غير رسول الله صلى الله عليه وآله
کہ سوای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسیکے قول کو
وسلم بلا برهان لقوله تعالى اتبعوا ما أنزل إليكم
بلا دلیل اخذ کرے بدلیل اس آیت کے چلو اوسی پر جو اترا
من ربكم ولا تتبعوا من دونه أولياء وقوله تعالى
تمکو تمہارے رب سے اور نہ چلو اوسکے سوا اور رفیقونکے پیچھے اور بدلیل اس آیت کے
وإذا قيل لهم اتبعوا ما أنزل الله قالوا بل نتبع ما
اور جو اونکو کہین چلو اوسپر جو اتارا اللہ نے کہین نہین ہم چلینگے جسپر
ألفينا عليه آباءنا وقال تعالى مادحا لمن لم يقلد
دیکھا ہمنے اپنے باپ دادونکو اور اللہ تعالی نے اوسکی مدح کی ہی جو تقلید نکرے
فبشر عبادي الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه
فرماتا ہی کہ تو خوشی سنا میرے بندونکو جو سنتے ہین بات اوسپر چلتے ہین اوسکے نیک پر
أولئك الذين هداهم الله وأولئك هم أولو الألباب
وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے
وقال تعالى فإن تنازعتم في شيء فردوه إلى الله و
اور اللہ تعالی فرماتا ہی پھر اگر جھگڑ پڑو تم کسی چیز مین تو اوسکو رجوع کرو اللہ
الرسول إن كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر فلم يبح الله
اور رسول کیطرف اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر سو اللہ تعالی نے
تعالى الرد عند التنازع إلى احد دون القرآن والسنة
تنازع کی وقت حادثہ پیش کرنا بجز قرآن اور حدیث کی کسیطرف مباح نہین کیا

وَحَرُمَ بِذٰلِكَ الرَّدُّ عِنْدَ التَّنَازُعِ اِلٰى قَوْلِ قَائِلٍ لِاَنَّهٗ

اور اسی سی تنازع کیوقت قول قائل کیطرف رد کرنا حرام ہو گیا اسلیے

غَيْرُ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ

کہ بجز قرآن اور حدیث کی ہی اور بلا شک تمام صحابہ کا اجماع اول سی آخر تک

اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ وَاِجْمَاعُ التَّابِعِيْنَ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ

اور تابعین کا اجماع اول سی آخر تک

وَاِجْمَاعُ تَبَعِ التَّابِعِيْنَ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ عَلَى الْاِمْتِنَاعِ

اور تبع تابعین کا اجماع اول سی آخر تک اس تقلید کی باز رہنے پر

وَالْمَنْعِ مِنْ اَنْ يَّقْصِدَ اَحَدٌ اِلٰى قَوْلِ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ

اور منع کرنے پر ثابت ہو چکا ہی کہ کوئی شخص انہی مین سی کسی انسان کے قول کیطرف

اَوْ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ فَيَاْخُذَهٗ كُلَّهٗ فَلْيَعْلَمْ مَنْ اَخَذَ بِجَمِيْعِ

یا انسی پہلی کی قول کیطرف قصد کری پھر وہ تمام اقوال کو اخذ کری پس جس شخص نے امام

اَقْوَالِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَوْ جَمِيْعِ اَقْوَالِ مَالِكٍ اَوْ جَمِيْعِ اَقْوَالِ

ابوحنیفہ رح کے تمام اقوال یا امام مالک رح کے تمام اقوال یا امام شافعی رح

الشَّافِعِيِّ اَوْ جَمِيْعِ اَقْوَالِ اَحْمَدَ وَلَا يَتْرُكُ قَوْلَ مَنِ

کے تمام اقوال یا امام احمد کے تمام اقوال اخذ کیے اور ان مین سے یا اوسکے

اتَّبَعَ مِنْهُمْ اَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ اِلٰى قَوْلِ غَيْرِهٖ وَلَمْ يَعْتَمِدْ عَلٰى

علاوہ اپنے متبوع کا قول چھوڑ کر غیر کا قول نہین لیتا اور جو قرآن

مَا جَاءَ فِي الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ غَيْرَ صَارِفٍ ذٰلِكَ اِلٰى

اور حدیث مین آیا ہے اوس پر اعتماد نہین کرتا اور اسکو کسی انسان معین کے

قَوْلِ اِنْسَانٍ بِعَيْنِهٖ اَنَّهٗ قَدْ خَالَفَ اِجْمَاعَ الْاُمَّةِ كُلِّهَا

قول سی مطابق کرلے تو وہ خوب سمجھ لے کہ اوسنے تمام امت اول

أولها عن آخرها بيقين لا إشكال فيه وأنه لا يجد

اول سے آخر تک کا یقینا خلاف کیا جس کو ہی شبہہ نہیں ہے اور وہ

لنفسه سلفا ولا إماما في جميع الأعصار المحمودة

اپنی واسطے سارے تینوں زمانہ محمود میں نہ سلف پاتا ہے

الثلاثة فقد اتبع غير سبيل المؤمنين نعوذ بالله من

اور نہ امام سواد سبیلِ بلاشک مومنین سے الگ وہ اختیار کی اس درجہ سے

هذه المنزلة وأيضا فإن هؤلاء الفقهاء كلهم قد

خدا کی پناہ اور یہ بھی ہے کہ اس تمام جماعت فقہا نے اپنی تقلید سے اور غیر

نهوا عن تقليدهم وتقليد غيرهم فقد خالفهم

کی تقلید سے منع بلاشک کیا ہے تو جسنے اونکی تقلید کی

من قلدهم وأيضا فما الذي جعل رجلا من هؤلاء

اونکا خلاف کیا اور علی ہذا القیاس ایک یہ بات بھی کہ کسنے اس جماعت

أو من غيرهم أولى بأن يقلد من عمر بن الخطاب رض

میں سے یا انکے علاوہ ایک شخص کو تقلید کے واسطے عمر بن الخطاب

أو علي بن أبي طالب رض أو ابن مسعود أو ابن عمر أو ابن

یا علی ابن ابی طالب یا ابن مسعود یا ابن عمر یا ابن

عباس أو عائشة أم المؤمنين رض فلو ساغ التقليد لكان

عباس یا ام المومنین عائشہ سے اولی کردیا پس اگر تقلید جائز ہوتے تو اس

كل واحد من هؤلاء أحق بأن يتبع من غيره انتهى

جماعت صحابہ میں سے ہر ایک تقلید کے لیے غیر کی نسبت زیادہ سزاوار تھا قول ابن حزم کا

إنما يحرم فيمن له ضرب من الاجتهاد ولو في مسئلة

تمام ہوا یہہ قول وہ بھی شخص کی حق میں پورا ہوتا ہے جسکو کچھہ اجتہاد حاصل ہے اگرچہ ایک مسئلہ میں ہو

وَاحِدَةٍ وَفِيمَنْ ظَهَرَ عَلَيْهِ ظُهُورًا بَيِّنًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اور اوسکی حق مین جسپر خوب ظاہر ہو جاوے کہ

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَذَا أَوْ نَهَى عَنْ كَذَا وَأَنَّهُ

صلعم نے یہہ امر فرمایا ہے اور یہہ منع کیا ہے اور یہہ

لَيْسَ بِمَنْسُوخٍ إِمَّا بِأَنْ يَتَتَبَّعَ الْأَحَادِيثَ وَأَقْوَالَ

منسوخ نہین ہے یا تو احادیث کی تتبع اور اقوال مین مخالف اور

الْمُخَالِفِ وَالْمُوَافِقِ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا يَجِدُ لَهَا نَسْخًا أَوْ بِأَنْ

موافق اقوال کے تلاش سے ظاہر ہو جاوے کہ اوسکا نسخ نہین ہے

يَرَى جَمًّا غَفِيرًا مِنَ الْمُتَبَحِّرِينَ فِي الْعِلْمِ يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ

یا اسطور کہ علم کے متبحر انبوہ کثیر کو دیکھتا ہے کہ سب نے یہی اختیار کر

وَيَرَى الْمُخَالِفَ لَهُ لَا يَحْتَجُّ إِلَّا بِقِيَاسٍ أَوِ اسْتِنْبَاطٍ أَوْ

رکھا ہے اور اوسکے مخالف دیکھتا ہے کہ وہ صرف قیاس یا استنباط وغیرہ کی سی

نَحْوِ ذَلِكَ فَحِينَئِذٍ لَا سَبَبَ لِمُخَالَفَةِ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى

حجت لاتا ہے اس صورت مین نبی صلعم کے حدیث کی مخالفت

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا نِفَاقٌ خَفِيٌّ أَوْ حُمْقٌ جَلِيٌّ

کا کوئی سبب نہین ہے بجز پوشیدہ نفاق کی یا ظاہر حماقت کے

وَهَذَا هُوَ الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ الشَّيْخُ عِزُّ الدِّينِ بْنُ عَبْدِ

اور یہہ وہی مضمون ہی کہ شیخ عز الدین بن عبد السلام نے اودہر اشارہ

السَّلَامِ حَيْثُ قَالَ وَمِنَ الْعَجَبِ الْعَجِيبِ أَنَّ الْفُقَهَاءَ

کیا ہے کیونکہ کہا ہے بڑا ہی عجیب ہے کہ متعصب مقلد فقہاء

الْمُقَلِّدِينَ يَقِفُ أَحَدُهُمْ عَلَى ضَعْفِ مَأْخَذِ إِمَامِهِ

اپنی امام کے ایسی ضعیف ماخذ پر واقف ہو لیتے ہین

لضعفه مدفوعا وهو مع ذلك يقلده فيه ويترك

کہ اوسکے ضعف کی دفع کی کوئی صورت نہین ملتی اور وہ پھر بھی اوس مسئلہ مین اوسکی تقلید کیے جاتے

من شهد الكتاب والسنة والاقيسة الصحيحة

ہین اور جنکے مذہب کی کتاب اور سنت اور صحیح قیاس شہادت

لمذهبهم جمودا على تقليد امامه بل يتحيل لدفع

دیتے ہین اوسکو اپنی امام کی تقلید پر ٹھہر کر ترک کرتے ہین بلکہ ظاہر کتاب اور سنت کے

ظاهر الكتاب والسنة ويتاولهما بالتاويلات البعيدة

دفع کی ستے حیلہ سوچتے ہین اور اونکے دور از کار اور باطل تاویلین

الباطلة نضالا عن مقلده وقال لم يزل الناس يسألون

کرتے ہین تاکہ اپنی امام کیطرفسے تیر اندازی کرے اور کہا کہ ہمیشہ لوگ علماء ہین سے

من اتفق من العلماء من غير تقييد لمذهب ولا انكار

جو ملگیا پوچھتے رہے ہین نہ تو مذہب کی کچھہ قید تھی اور نہ پوچھنے والون مین کسی پر

على احد من السائلين الى ان ظهرت هذه المذاهب

کچھہ اعتراض تھا یہانتک کہ یہہ مذاہب اور ان مذاہب

ومتعصبوها من المقلدين فان احدهم يتبع امامه

کے متعصب مقلد پیدا ہوگئے بیشک کوئی مقلد اپنی امام کا اتباع

مع بعد مذهبه عن الادلة مقلدا له فيما قال كانه

کرتا ہی باوجودیکہ اوسکا مذہب دلائل سی بہت الگ ہی جو اوسنی کہدیا اوسکا مقلد رہتا ہی

نبي ارسل وهذا نأى عن الحق وبعد عن الصواب لا يرضى

گویا کہ امام نبی مرسل ہی اور یہہ تو حق سی علحدہ ہے اور صواب سی دوری ہی اسکو

به احد من اولي الالباب وقال الامام ابو شامة ينبغي

دانا آدمی کوئی پسند نہین کرتا اور امام ابو شامہ کہتے ہین کہ جو شخص فقہ مین

لِمَنِ اشْتَغَلَ بِالْفِقْهِ اَنْ لَّا يُقْتَصَرَ عَلٰى مَذْهَبِ اِمَامٍ وَّ

کہ جو شخص فقہ میں مشغول ہی اوسکو مناسب ہی کہ ایک امام کی مذہب پر حصر نکر دی اور

يَعْتَقِدَ فِىْ كُلِّ مَسْئَلَةٍ صِحَّةَ مَا كَانَ اَقْرَبَ اِلٰى دَلَالَةِ

ہر مسئلہ میں صحیح اوسیکو سمجھے جو کتاب اور سنت محکمہ

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْمُحْكَمَةِ وَذٰلِكَ سَهْلٌ عَلَيْهِ اِذَا

کی دلیل سی قریب تر ہو اور یہہ بات اوسپر بہت آسان ہی اگر

كَانَ اَتْقَنَ مُعْظَمَ الْعُلُوْمِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَلْيَجْتَنِبِ التَّعَصُّبَ

وہ شخص علوم متقدمہ کے معظم امور کو خوب ضبط کر لے اور مناسب ہی کہ

وَالنَّظَرَ فِىْ طَرَائِقِ الْخِلَافِ فَاِنَّهَا مُضَيِّعَةٌ لِلزَّمَانِ وَ

تعصب سی اور طرائق میں خلاف کرنی سی بچتا رہی کیونکہ اسمین اوقات ضائع اور

لِصَفْوِهٖ مُكَدِّرَةٌ فَقَدْ صَحَّ عَنِ الشَّافِعِىِّ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ

صاف وقت مکدر ہوتا ہی کیونکہ بیشک امام شافعی رح سی ثابت ہو چکا ہی کہ اونہوں نی اپنی

تَقْلِيْدِهٖ غَيْرِهٖ قَالَ صَاحِبُهُ الْمُزَنِىُّ فِىْ اَوَّلِ مُخْتَصَرِهٖ

تقلید اور غیر کے تقلید سی منع کیا ہی کہتے مزنی اونکا شاگرد اپنی کتاب مختصر کے اول

اِخْتَصَرْتُ هٰذَا مِنْ عِلْمِ الشَّافِعِىِّ رح وَمِنْ مَعْنٰى قَوْلِهٖ

مین کہتا ہی مین اسکو شافعی رح کے علم مین سی اور اونکے اس قول کے معنے مین سی

لِاُقَرِّبَهٗ عَلٰى مَنْ اَرَادَ مَعَ اِعْلَامِيْهِ نَهْيَهٗ عَنْ تَقْلِيْدِهٖ

لاقربہ علی من اراد باوجود یکہ مین اسکو جتا دیتا ہون کہ امام شافعی رح نی اپنی تقلید

وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهٖ لِيَنْظُرَ فِيْهِ لِدِيْنِهٖ وَيَحْتَاطَ لِنَفْسِهٖ اَىْ

سی اور غیر کی تقلید سی منع کیا ہی چاہیی کہ اس میں نظر اپنی دین کے واسطی غور اور اپنی نفس کے لئی احتیاط

مَعَ اِعْلَامِىْ مَنْ اَرَادَ عِلْمَ الشَّافِعِىِّ نَهْيَ الشَّافِعِىِّ عَنْ

کری یعنی جو شخص شافعی کا علم مقصود رکھتا ہی اوسکو جتا دیتا ہون

تقليده وتقليد غيره انتهى وفيمن يكون عاميا ويقلد

کرتا شافعی نے اپنی تقلید او غیر کی تقلید سے منع کیا ہے انتہی اور اوسکی حق میں جو عامی ہے اور

رجلا من الفقهاء بعينه يرى انه يمتنع من مثله

مقرر شخص کسی ایک شخص کی تقلید کرتے ہیں سمجھے کہ کسی

الخطاء وان ما قاله هو الصواب البتة واضمر في

شخص سے خطا محال ہے اور یہہ جو کہتا ہے سو البتہ صواب ہے اور اپنے دل میں ٹہرا

قلبه ان لا يترك تقليده وان ظهر الدليل على خلافه

بات پوشیدہ رکہی کہ اوسکی تقلید چھوڑونگا اگرچہ اوسکی خلاف پر دلیل قائم ہو جاوے

وذلك ما رواه الترمذي عن عدي بن حاتم انه

اور اوسکی دلیل یہہ ہے جو ترمذی نے عدی بن حاتم سے روایت کرتا ہے کہ عدی

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

بن حاتم کہتا ہے کہ سنا میں نے رسول الله صلعم کو سنا کہ یہہ آیت

يقرأ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون

پڑہتے ہیں ٹہرا لیا انہوں نے اپنی عالم درویش سوا الله کو چہوڑ کر

الله قال انهم لم يكونوا يعبدونهم ولكنهم كانوا

فرمایا کہ وہ لوگ اونکی پرستش نہیں کرتے تھے پر اونکا یہہ

اذا احلوا لهم شيئا استحلوه واذا حرموا عليهم شيئا

حال تہا کہ جس شی کو اونکی واسطے حلال کردیتے اوسکو حلال جانتے اور جسکو اونپر کوئی چیز

حرموه وفيمن لا يجوز ان يستفتي الحنفي مثلا فقيها

حرام کردیتے تو اوسکو حرام کرلیتے اور اوسکے حق میں جو یہہ جائز نہیں رکہتا کہ حنفی شخص مثلا

شافعيا وبالعكس ولا يجوز ان يقتدي الحنفي بامام

فقیہ شافعی سے فتوی لی اور اسکی برعکس یعنی شافعی حنفی سے او یہہ جائز نہیں رکہتا کہ حنفی شخص شافعی مذہب امام کا

شافعي مثلاً فان هذا قد خالف اجماع القرون الاولى

مثلاً مقلد ہی ہو جاوی کیونکہ اسنی قرون اولی کے اجماع کا خلاف کیا

وناقض الصحابة والتابعين وليس محله فيمن لا يدين

اور صحابہ اور تابعین سی مناقضہ کیا اور قول ابن حزم کا محل اوسکے

الا بقول النبي صلى الله عليه وسلم ولا يعتقد

حق میں نہیں جو نبی صلعم کے فرمودہ کا سوا دین نہیں ٹھہراتا اور بجز اسکی

حلالاً الا ما احله الله ورسوله ولا حراماً الا ما

حلال نہیں جانتا جو اللہ نی اور اوسکی رسول نی حلال کیا ہی اور نہ سوا اوسکے حرام

حرمه الله ورسوله لكن لما لم يكن له علم بما قاله

جانتا ہی جو اللہ نی اور اوسکی رسول نی حرام کر دیا ہی لیکن چونکہ اوسکو نبی صلعم سے

النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولا بطريق الجمع

فرمودہ کا علم نہیں تھا اور نہ حضرت کے

بين المختلفات من كلامه ولا بطريق الاستنباط من

کلام میں سی طریق الجمع میں مختلفات کا علم تھا اور نہ حضرت کی کلام میں سی طریق

كلامه اتبع عالماً راشداً على انه مصيب فيما يقول

استنباط کا علم تھا تو عالم راہ بتانے والی کا مقلد ہو گیا اس خیال پر کہ یہہ اپنی قول میں صواب

ويفتي ظاهراً متبع سنة رسول الله صلى الله عليه

پر ہی اور رسول صلعم کے سنت کا تابع ہو کر ظاہر فتوی دیتا ہی

وآله وسلم فان ظهر خلاف ما يظنه اقلع من

پھر اگر کبھی اوسکی مظنون کا خلاف ظاہر ہو جاوے تو

ساعته من غير جدال ولا اصرار فهذا كيف ينكره

اوسیوقت اوسکو چھوڑ دیتا ہی اور بغیر اصرار اور جھگڑا کی پس ایسی شخص اسکا کوئی انکار کیونکر کر سکتا ہے

احدٌ مع ان الاستفتاء والافتاء لم يزل بين المسلمين
باوجودیکہ استفتا لیا اور فتوی دینا مسلمانوں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
من عهد النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولا فرق
وقت سے ہمیشہ چلا آیا ہے اور اسمیں کچھہ
بين ان يستفتي هذا دائما او يستفتي هذا حينا بعد
فرق نہیں ہے کہ فتوا ہمیشہ اس سے لیا کرے یا کبھی کبھی لیا کرے. بعد اسکے
ان يكون مجمعا على ما ذكرناه كيف لا ولم نؤمن
کہ وہ ہماری ذکر کیے ہوے پر متفق ہو گیا ہو اور کیونکر ہو حالانکہ ہم
بفقيه ايا كان انه اوحى الله اليه الفقه وفرض علينا طاعته
کسی فقیہ پر کوئی ہو یہہ ایمان نہیں لاتے ہیں کہ اللہ نے فقہ اوسکو بذریعہ وحی کے بھیجی ہے اور
وانه معصوم فان اقتدينا بواحد منهم فذلك
ہم پر اسکی طاعت فرض کر دی ہے اور یہہ فقیہ معصوم ہے پس اگر ہم ان میں سے کسی فقیہ کی مقلد
لعلمنا انه عالم بكتاب الله وسنة رسوله فلا يخلو
ہوتے ہیں تو یہہ تقلید اسلیے ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہہ فقیہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے آگاہ ہے
قوله اما ان يكون من صريح الكتاب والسنة او مستنبطا
سو اسکا قول اس سے خالی نہیں کہ یا تو صریح کتاب و سنت سے ماخوذ ہو گا یا ان دونو
عنهما بنحو من الاستنباط او عرف بالقرائن ان الحكم
سے کسیطرح کی استنباط کی ذریعہ سے مستنبط ہو گا یا اسنے بواسطہ قرائن کے جان لیا ہو گا کہ ا
في صورة ما منوط بعلة كذا واطمأن قلبه بتلك
فلانی صورت میں حکم فلانی علة سے متعلق ہے اور اس معرفت پر اسکی خاطر جمع
المعرفة فقاس غير المنصوص على المنصوص فكأنه يقول ظننت
ہو گئی ہو سکے سوا اوسنے غیر منصوص حکم کو منصوص پر قیاس کر لیا ہے پس گویا کہ یہہ کہتا ہے میں نے ٹھیک گمان کر لیا ہے

أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال كلما وجدت

کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ فرمایا ہے جب یہہ علت

هذه العلة فالحكم ثمه هكذا والمقيس مندرج في

پائے جاوے تو سمجھیو یہہ ہی حکم ہے اور مقیس اس عموم کے

هذا العموم فهذا أيضاً معزوّ إلى النبيّ صلى الله عليه

تلے داخل ہے سو یہہ بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف

وآله وسلم ولكن في طريقه ظنون ولولا ذلك

منسوب ہے لیکن واسطے اس راہ میں ظن ہے ظن ہے اور اگر ایسا نہوتا

لما قلد مؤمن لمجتهد فإن بلغنا حديث من الرسول

تو کوئی مومن کسی مجتہد کا مقلد نہوتا پس اگر ہمکو رسول معصوم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث

المعصوم الذي فرض الله علينا طاعته بسند

جسکی طاعت اللہ نے ہمپر فرض کی ہے صحیح سند سے

صالح يدل على خلاف مذهبه وتركنا حديثه

ایسی پہونچی کہ اوس فقیہ کے مذہب کی خلاف پر دلالت کرتی ہو اور ہم اوس حدیث کو ترک

واتبعنا ذلك التخمين فمن أظلم منا وما عذرنا يوم

کریں اور اوس ظن اور تخمین کے ہی تابع رہیں تو ہمسی بڑا ظالم کون ہے اور ہمارا عذر قیامت

يقوم الناس لرب العٰلمين باب اختلاف الناس

کے دن کیا ہوگا باب لوگوں کے اختلاف کا

في الأخذ بهذه المذاهب الأربعة وما يجب عليهم

ان چاروں مذہب کے تقلید میں اور اس سے ان پر کیا واجب ہوجاتا ہے

من ذلك اعلم أن الناس في الأخذ بهذه المذاهب

سمجھہ لے کہ لوگ ان مذاہب کے تقلید کرنے میں

عَلٰی اَرْبَعَةِ مَنَازِلَ وَلِکُلِّ قَوْمٍ حَدٌّ لَا یَجُوْزُ اَنْ یَّتَعَدَّوْهُ

چار قسم پر ہیں اور ہر قوم یعنے قسم کی لیے ایک حد معین ہے کہ اونکو اوس سے بڑھنا جایز نہیں ہے

اَحَدُهَا مَرْتَبَةُ الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الْمُنْتَسِبِ اِلٰی صَاحِبِ مَذْهَبٍ

ایک مرتبہ مجتہد مطلق کا ہے کہ ان مذاہب میں سے

مِنْ تِلْکَ الْمَذَاهِبِ وَثَانِیْهَا مَرْتَبَةُ الْمُخَرِّجِ وَهُوَ الْمُجْتَهِدُ

کسے اہل مذاہب کیطرف منتسب ہوتا ہی اور دوسرا مخرج کا مرتبہ ہے اور وہ مجتہد

فِی الْمَذْهَبِ وَثَالِثُهَا مَرْتَبَةُ الْمُتَبَحِّرِ فِی الْمَذْهَبِ الَّذِیْ حَفِظَ

فے المذہب ہوتا ہے اور تیسرا متبحر فے المذہب کا مرتبہ ہے جو کہ

الْمَذْهَبَ وَاَتْقَنَهٗ وَهُوَ یُفْتِیْ بِمَا اَتْقَنَ وَحَفِظَ مِنْ مَذْهَبِ

مذہب کو خوب محفوظ رکھتا ہی اور منضبط کرلیتا ہی اور وہ اپنی انضباط اور اپنی اصحاب کے حفظ

اَصْحَابِهٖ وَرَابِعُهَا الْمُقَلِّدُ الصِّرْفُ الَّذِیْ یَسْتَفْتِیْ عُلَمَاءَ

مذہب کی موافق فتوی دیتا ہی اور چوتھا صرف مقلد ہی جو کہ مذاہب کے علماء سے فتوے

الْمَذَاهِبِ وَیَعْمَلُ عَلٰی فَتْوَاهُمْ وَکُتُبُ الْقَوْمِ مَشْحُوْنَةٌ بِشُرُوْطِ

پوچھتا ہے اور انکے فتوے پر عمل کرتا ہے اور فقہاء کے کتب میں

کُلِّ مَنْزِلٍ وَاَحْکَامِهٖ اِلَّا اَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ لَا یُمَیِّزُ

ہر مرتبہ کے مشروطوں اور احکام سی پر ہیں لیکن بعضے ایسے آدمی ہیں کہ ان مراتب

بَیْنَ الْمَنَازِلِ فَیَتَخَبَّطُ فِیْ تِلْکَ الْاَحْکَامِ وَیَظُنُّهَا مُتَنَاقِضَةً

میں تمیز نہیں کرتے پھر وہ ان احکام میں خبطے میں جا پڑتے ہیں اور ان مراتب کو متناقض

فَاَرَدْنَا اَنْ نَّجْعَلَ لِکُلِّ مَنْزِلٍ فَصْلًا وَنُشِیْرَ اِلٰی اَحْکَامِ

گمان کرلیتے ہیں سو ہمنی یہہ ارادہ کیا ہے کہ ہر مرتبہ کے جداگانہ فصل بنا دیں اور ہر مرتبہ

کُلِّ مَنْزِلٍ عَلٰی حِدَةٍ فَصْلٌ فِی الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الْمُنْتَسِبِ

کے احکام کیطرف الگ الگ اشارہ کردیں فصل مجتہد مطلق منتسب کے حال میں

وَقَدْ قَدَّمْنَا شَرْطَهُ فَلَا نُعِيدُهُ وَحَاصِلُ كُلِّ ذٰلِكَ

اور اسکے شرط ہم پہلی بیان کرچکی ہین سواب ہہین دوہراتی اور اون سب شرطون کا

اَنَّهُ الْجَامِعُ بَيْنَ عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ الْمَرْوِيِّ عَنْ اَصْحَابِهِ

حاصل یہہ ہی کہ مجتہد مطلق منتسب وہ ہوتا ہی کہ جامع ہو علم حدیث اور فقہ مین جو اوسکی اساتذہ سی مروی ہی

وَاُصُوْلِ الْفِقْهِ كَحَالِ كِبَارِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَهُمْ

اور اصول فقہ مین جیسی شافعی مذہب مین بڑی بڑے علما کا حال تہا اور

وَاِنْ كَانُوْا كَثِيْرِيْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ لٰكِنَّهُمْ اَقَلُّوْنَ بِالنَّظَرِ

اگرچہ یہہ علما اپنی گنتی مین بہت ہین پر اور مراتب کے نسبت بہت تہوڑے

اِلَى الْمَنَازِلِ الْاُخْرٰى وَحَاصِلُ صَنِيْعِهِمْ عَلٰى مَا اسْتَقْرَأْنَا

ہین اور اسکے عمل درآمد کا حاصل ہمارے تلاش کے موافق

مِنْ كَلَامِهِمْ اَنْ نَعْرِضَ الْمَسَائِلَ الْمَنْقُوْلَةَ عَنْ مَالِكٍ

جو اونکی کلام سی ہوئی ہی یہہ ہی کہ مسائل کا پیش کرنا جو کہ امام مالک

وَالشَّافِعِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ

اور امام شافعی اور ابو حنیفہ اور ثوری وغیرہ مقبول مجتہدون سی منقول ہی

الْمَقْبُوْلَةِ وَمَذَاهِبِهِمْ وَفَتَاوَاهُمْ عَلٰى مُؤَطَّا مَالِكٍ

اور اونکے مذاہب اور فتوونکا پیش کرنا امام مالک کے موطا پر

وَالصَّحِيْحَيْنِ ثُمَّ عَلٰى اَحَادِيْثِ التِّرْمِذِيِّ وَاَبِيْ دَاوُدَ

اور صحیحین یعنی مسلم اور بخاری پر تہا پہر اونکے بعد ترمذی اور ابوداود کے

فَاَيُّ مَسْئَلَةٍ وَافَقَهَا السُّنَّةُ نَصًّا وَاِشَارَةً اَخَذُوْا

حدیثون پر پہر جو مسئلہ سنت سی باعتبار نص کے یا اشارہ کے موافق نکلن

بِهَا وَعَوَّلُوْا عَلَيْهَا وَاَيُّ مَسْئَلَةٍ خَالَفَتْهَا السُّنَّةُ مُخَالَفَةً

تو اوسکو لے لیتے اور اوسپر اعتماد کرتے اور جو مسئلہ سنت کے صریح خلاف ہوتا

صريحة ردوها وتركوا العمل بها وأي مسئلة اختلفت

صریح خلاف ہونا اوسکو رد کرلیے اور اوسپر عمل ترک کرتے اور جس مسئلہ میں حدیثین

فيها الحديث والآثار اجتهدوا في تطبيق بعضها

اور آثار مختلف ہوئے تو اونکے تطبیق بین ایک کو اسلیے اجتہاد کرتے

ببعض إما بحمل المفسر قاضيا على المبهم وتنزيل كل

باتو مفسر کو مبہم کا حاکم ٹھہرا لیتے ہی اور ہر حدیث

حديث على صورة أو غير ذلك فإن كانت من باب

کو ایک صورت پر قائم کرتے یا اور تطبیق کرتے پس اگر مسئلہ مسنون ہونے

السنن والآداب فالكل سنة وإن كانت من

یا آداب ہونیکا ہونا تو وہ سب مسنون ہوتے اور اگر مسئلہ

باب الحلال والحرام أو من باب القضاء واختلفت

حلت اور حرمت کا یا در باب قضا ہوتا اور اوسمین

فيها الصحابة والتابعون والمجتهدون جعلوها على

صحابہ اور تابعین اور مجتہد مختلف ہوتے تو اوسکو

قولين أو على أقوال ولم ينكروا على أحد فيما أخذ

دو قول پر یا کئی قولون پر ٹھہرا لیتے اور کسی پر اعتراض نہ کرتے تھی اسمین کہ

منها وراوا في الأمر سعة إذا كان يشهد الحديث

اوسنے جو قول اختیار کرلیا اور اوس امر مین فراخی تجویز کرتی جبکہ حدیث اور

والآثار لكل جانب ثم استفرغوا جهدهم في معرفة

آثار ہر جانب کے شاہد ہوتے پھر وہ اپنی محنت کو اوسکے

الأولى والأرجح إما بقوة الرواية أو بعمل أكثر

اور اغلب کی دریافت میں جو صرف کرتے وہ اولویت یا روایت کی قوت سی ہوتی یا اوسپر اکثر

الصَّحَابَةِ بِهِ اَوْ كَوْنِهِ مَذْهَبَ جُمْهُوْرِ الْمُجْتَهِدِيْنَ اَوْ مُوَافِقًا

صحابہ کے عمل کرنے سے یا اس سبب سے کہ جمہور مجتہدون کا مذہب ہوگیا یا قیاس سے

لِلْقِيَاسِ كُفْئًا لِنُظَرَائِهِ ثُمَّ عَمِلُوْا بِذٰلِكَ الْاَقْوٰى مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ

اپنے نظیرون کے برابر موافق ہوگیا پھر اوس اقوے پر عمل کرلیتے تھے کسی پر اعتراض نہین بہا

عَلٰى اَحَدٍ مِّمَّنْ اَخَذَ بِالْقَوْلِ الْاٰخَرِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ

جسنے دوسرا قول لیکے مرجوح اختیار کرلیا بس اگر مسئلہ مین ان طبقون مین سے

حَدِيْثًا مِّنْ بَيْنِ الطَّبَقَتَيْنِ اَجَالُوْا اَقْدَاحَ نَظَرِهِمْ فِيْ شَوَاهِدِ

حدیث نہ پاتے تو اپنی فکر کے تیرون کو تیسری طبقہ کے ظاہر

اَقْوَالِهِمْ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ كُتُبِ الْحَدِيْثِ وَاِلٰى مَا

اقوال مین حدیث کے کتابون سے اور جو دلیل اور علت اوکے

يُفْهَمُ مِنْ كَلَامِهِمْ مِنَ الدَّلِيْلِ وَالتَّعْلِيْلِ فَاِذَا اطْمَاَنَّ

کلام سے مفہوم ہوتے اوس مین جولانے دیتے پہر کسی بات پر اگر اونکی خاطر

الْخَاطِرُ بِشَيْءٍ اَخَذُوْا بِهِ فَاِنْ لَّمْ يَطْمَئِنَّ بِشَيْءٍ مِّمَّا ذَكَرُوْهُ

جمع ہوجاتے تو وہی اختیار کرلیتے اور اگر کسی بات پر اونکے مذکورات مین سے اطمینان نہوتا

وَاطْمَاَنَّ بِغَيْرِهِ وَكَانَتِ الْمَسْئَلَةُ مِمَّا يَنْفُذُ فِيْهِ اجْتِهَادُ

اور اوسکے غیر پر اطمینان ہوجاتا اور وہ مسئلہ بہی اس قسم کا ہوتا جسمین مجتہد کے اجتہاد کا

الْمُجْتَهِدِ وَلَمْ يُسْبَقْ فِيْهِ اِجْمَاعٌ وَّقَامَ عِنْدَهُمُ الدَّلِيْلُ الصَّرِيْحُ

دخل ہووے اور اومین اجماع نہوا ہو اور کوئی صریح دلیل اونکے نزدیک قایم ہوجاتی

قَالُوْا بِهِ مُسْتَعِيْنِيْنَ بِاللّٰهِ مُتَوَكِّلِيْنَ عَلَيْهِ وَهٰذَا بَابٌ نَادِرُ

تو اوسکی قائل ہوجاتے اس حال مین کہ الله سے استعانت مانگتے اور اوسی پر توکل کرلیتے اور اس قسم کا مادہ نادر

الْوُقُوْعِ صَعْبُ الْمُرْتَقٰى يَجْتَنِبُوْنَ مَزَالِقَهُ اَشَدَّ اجْتِنَابٍ وَّ

الوقوع سخت چڑہائی کا ہے اسکے پہسلن سے غایت درجہ کا اجتناب کرتے ہیں اور

إِنْ لَمْ يَقُمْ عِنْدَهُمْ دَلِيلٌ صَرِيحٌ اتَّبَعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ وَ

اگر اونکے عندیہ مین کوئی دلیل صریح قایم ہوتی تو انبوہ کثیر کا اتباع کرتے اور

أَيُّ مَسْئَلَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَصْرِيحٌ أَوْ تَعْلِيلٌ صَحِيحٌ مِنَ السَّلَفِ

جس مسئلہ مین سلف سے تصریح یا صحیح تعلیل ہو سکتی تو

اِسْتَفْرَغُوا الْجُهْدَ فِي طَلَبِ نَصٍّ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ مِنَ الْكِتَابِ

کتاب و سنت کے نص یا اشارہ یا ایما کے طلب مین

وَالسُّنَّةِ أَوْ أَثَرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَإِنْ وَجَدُوا قَالُوا

یا صحابہ اور تابعین کے اثر کے تلاش مین محنت خوب صرف کرتے پھر اگر اسمین سے کچھہ ملگیا تو اوسکے

بِهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ أَنْ يُقَلِّدُوا عَالِمًا وَاحِدًا فِي كُلِّ مَا قَالَ

قائل ہوجاتے اور اونکے یہہ رای نہین تہے کہ کسی ایک عالم کے جو وہ بیان کرے

اِطْمَأَنَّتْ بِهِ نُفُوسُهُمْ أَوْ لَا وَإِنْ كُنْتَ فِي رَيْبٍ مِمَّا ذَكَرْنَا

اوسی اطمینان خاطر ہو یا نہو مقلد بن جاوے اور اگر تجھکو ہمارے بیان مین شک ہو

فَعَلَيْكَ بِكُتُبِ الْبَيْهَقِيِّ وَكِتَابِ مَعَالِمِ السُّنَنِ وَشَرْحِ السُّنَّةِ

تو تجھکو لازم ہے کہ بیہقی کے کتابین اور کتاب معالم السنن اور بغوی کی شرح السنۃ کا مطالعہ

لِلْبَغَوِيِّ فَهٰذِهِ طَرِيقَةُ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ فُقَهَاءِ الْمُحَدِّثِينَ

کرے پس فقہا محدثین مین سے محققین کا یہہ طریقہ تہا

وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَهُمْ غَيْرُ الظَّاهِرِيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ الَّذِينَ

اور ایسے لوگ بہت تہوڑے ہین اور یہہ لوگ اہل حدیث مین سے اونسے جو کہ ظاہری ہین اور

لَا يَقُولُونَ بِالْقِيَاسِ وَلَا الْإِجْمَاعِ وَغَيْرُ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْ

قیاس کے قائل نہین ہین اور نہ اجماع کے اور متقدمین محدثین

أَصْحَابِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَى أَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِينَ

سے اونسے جو کہ مجتہدین کے اقوال کے طرف اصلا توجہ نہین کرتے الگ ہین

اصلا ولکنهم اشبه الناس باصحاب الحدیث لانهم صنعوا فی

ولیکن یہہ لوگ اصحاب حدیث سے بہت مشابہ ہین کیونکہ اونہون نے مجتہدین کے

اقوال المجتهدین ما صنع اولئک فی مسائل الصحابة و

اقوال مین وہ ہے کیا ہے جو اون لوگون نے صحابہ اور تابعین کے مسائل مین کیا

التابعین فصل فی المجتهد فی المذهب وفیه مسائل مسئلة

ہتا فصل مجتہد فے المذہب کے حال مین اور اسمین کئے مسئلے ہین مسئلہ

اعلم ان الواجب علی المجتهد فی المذهب ان یحصل من

یاد رکہہ کہ مجتہد فے المذہب پر یہہ واجب ہے کہ سنن اور آثار مین سے

السنن والآثار ما یحترز به من مخالفة الحدیث الصحیح

استنے استعداد حاصل کرلے کہ اوسکے ذریعہ سے صحیح حدیث اور سلف کے

واتفاق السلف ومن دلائل الفقه ما یقتدر به علی

اتفاق کے مخالفت سے بچ جاوے اور فقہی دلائل مین سے استنے کہ اوسکی ذریعہ سے اپنی اساتذہ

معرفة ماخذ اصحابه فی اقوالهم وهو معنی ما فی الفتاوی

کے اقوال کی ماخذ کے معرفت پر قادر ہوجاوی اور یہہ ہے مراد ہے اوس قول سے جو فتاوے

السراجیة لا ینبغی لاحد ان یفتی الا ان یعرف اقاویل

سراجیہ مین ہے یعنے کسیکو مناسب نہین کہ فتوے دیا کرے مگر اوسوقت کہ علماء کے اقاویل سے

العلماء ویعلم من این قالوا ویعرف معاملات الناس فان

واقف ہوجاوی اور یہہ جان جاوے کہ وہ کہان سے کہتی ہین اور لوگون کے معاملات سی واقف ہوجاوی پس اگر

عرف اقاویل العلماء ولم یعرف مذاهبهم فان سئل

علما کے اقاویل تو جان لیے اور اونکے مذاہب سے واقف نہوا پہر اگر اوس سے ایسا

عن مسئلة یعلم ان العلماء الذین ینتحل مذهبهم

مسئلہ پوچہین کہ یہہ جانتا ہو کہ اون علماء نے جنکا وہ اپنے مذہب اختیار کر رکہا ہے

قد اتفقوا عليه فلا بأس بأن يقول هذا جائز وهذا لا يجوز

اسپر متفق اتفاق کیا ہے تو کچھ ڈر نہین ہے کہ یہہ کہدے یہہ جایز ہے اور یہہ نہین جایز ہے

ويكون قوله على سبيل الحكاية وإن كانت مسئلة قد

اور اوسکا یہہ قول بر سبیل حکایت ہوویگا اور اگر مسئلہ ایسا ہو کہ

اختلفوا فيها فلا بأس بأن يقول هذا جائز في قول فلان

علما نے اوسمین اختلاف کیا ہی تو کچھ ڈر نہین ہے کہ کہدے یہہ فلانے کے قول مین جایز ہے

وفي قول فلان لا يجوز وليس له أن يختار فيجيب بقول

اور فلانی کے قول مین جایز نہین ہے اور اسکو یہہ اختیار نہین ہے کہ ایک جانب کو اختیار کرلی اور کسی ایکے

بعضهم ما لم يعرف حجتهم وفي فصول العمادية في الفصل

قول کا جواب دیدے جب تک اونکی حجت سی واقف نہو اور فصول عمادیہ کے پہلے فصل مین ہے

الأول وإن لم يكن من أهل الاجتهاد لا يحل له أن يفتي

اور اگر اجتہاد والا نہو تو اوسکو یہہ حلال نہین ہے کہ فتویٰ دیا کرے

إلا بطريق الحكاية فيحكي ما يحفظ من أقوال الفقهاء و

بدون الطریق حکایت فتوے دی تو دو جس فقہا کی اقوال مین جو یاد رکھتا ہو بیان کردے اور

عن أبي يوسف وزفر وعافية بن يزيد أنهم قالوا لا يحل

ابو یوسف اور زفر اور عافیہ بن یزید سی منقول ہی کہ وہ کہتے تھے کسیکو حلال نہین

لأحد أن يفتي بقولنا ما لم يعلم من أين قلنا وفيها أيضا

ہے کہ ہمارے قول کا فتویٰ دیوے جبتک اسے یہہ نہ ہو کہ ہمنے کہان سی کہا ہے اور فصول عمادیہ مین بھی ہے

عن بعضهم قالوا إن الرجل حفظ جميع كتب أصحابنا لا بد

بعضون سے منقول ہے کہ کہتے مین اگر کوئی شخص ہمارے اصحاب کی تمام کتابین یاد کرلے تو بھی ضرور ہے

أن يتلمذ للفتوى حتى يهتدي إليه لأن كثيرا من المسائل

کہ فتویٰ کیواسطے شاگردی کرے تاکہ فتوے دینا آجاوے اسلیے اکثر مسائل مین

أَجَابَ عَنْهَا أَصْحَابُنَا عَلَى عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِمْ وَمُعَامَلَاتِهِمْ

ہمارے اصحاب نے اپنے شہر والوں کی عادت اور معاملات کے موافق جواب دیا ہے

فَيَنْبَغِي لِكُلِّ مُفْتٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِ وَزَمَانِهِ

سو ہر ایک مفتی کو مناسب ہے کہ اپنے شہر اور زمانہ کے لوگوں کی عادت کو لحاظ کرے

فِيمَا لَا يُخَالِفُ الشَّرِيعَةَ وَفِي عُمْدَةِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْمُحِيطِ فَأَمَّا

جہاں کہ شریعت کے مخالف نہیں ہے اور محیط سے عمدۃ الاحکام میں ہے پس رہے

أَهْلُ الِاجْتِهَادِ مَنْ يَكُونُ عَالِمًا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ

اہل اجتہاد سو وہ ہیں جو کتاب اور سنت اور

الْآثَارِ وَوُجُوهِ الْفِقْهِ وَمِنَ الْخَانِيَةِ نُقِلَ عَنْ بَعْضِهِمْ

آثار اور فقہ کی وجوہات کے عالم ہوں اور خانیہ میں بعضوں سے منقول ہے

لَا بُدَّ لِلِاجْتِهَادِ مِنْ حِفْظِ الْمَبْسُوطِ وَمَعْرِفَةِ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ

اجتہاد کے واسطے مبسوط کا یاد رکھنا اور ناسخ اور منسوخ

وَالْمُحْكَمِ وَالْمُأَوَّلِ وَالْعِلْمِ بِعَادَاتِ النَّاسِ وَعُرْفِهِمْ وَفِي

اور محکم اور ماول کی معرفت اور لوگوں کے عادات اور عرف کے آگاہی ضرور ہے

السِّرَاجِيَّةِ قِيلَ أَدْنَى الشُّرُوطِ لِلِاجْتِهَادِ حِفْظُ الْمَبْسُوطِ ذَكَرَ

سراجیہ میں ہے کہتے ہیں کہ اجتہاد کے شرطوں میں سے کم سے کم مبسوط کا یاد رکھنا ہے یہ

هَذِهِ الرِّوَايَاتِ فِي خِزَانَةِ الْمُفْتِينَ أَقُولُ هَذِهِ الْعِبَارَاتُ

روایات خزانۃ الروایات میں مذکور ہیں میں کہتا ہوں کہ ان عبارتوں کے

مَعْنَاهَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْمُفْتِي الَّذِي هُوَ صَاحِبُ التَّخْرِيجِ وَبَيْنَ

معنے فرق کرنا اس مفتی میں جو تخریج کرتا ہو اور اس

الْمُفْتِي الَّذِي هُوَ مُتَبَحِّرٌ فِي مَذْهَبِ أَصْحَابِهِ يُفْتِي عَلَى سَبِيلِ

مفتی میں جو اپنے اساتذہ کے مذہب میں متبحر ہو بطور سبیل حکایت فتوے

الحكاية لا على سبيل الاجتهاد مسئلة اعلم ان القاعدة

دیتا ہو بسبیل اجتہاد نہین مسئلہ سمجھ لے کہ فقہاء

عند محققي الفقهاء ان المسائل على اربعة اقسام فقسم تقرر

محققین کے نزدیک قاعدہ یہہ ہی کہ مسائل چار قسم پر ہین ایک قسم یہہ کہ

في ظاهر المذهب وحكمه ان يقبلوه على كل حال وافقت

جو ظاہر مذہب مین ٹہیر گیا ہی اسکا حکم یہہ ہے کہ بہر حال اسکو قبول کرین اصول کے

الاصول او خالفت ولذلك ترى صاحب الهداية و

موافق ہو یا مخالف اور اسیواسطے مصنف ہدایہ وغیرہ کو تو دیکہتا

غيره يتكلفون بيان الفرق في مسائل التجنيس وقسم

ہے کہ تجنیس کے مسائل مین فرق تکلف سے بیان کرتے ہین اور ایک قسم

هو رواية شاذة عن ابي حنيفة رح وصاحبيه وحكمه

وہ جنکی امام ابو حنیفہ رح اور صاحبین سے شاذ روایت ہے اسکا حکم یہہ ہے

ان لا يقبلوه الا اذا وافق الاصول ولم في الهداية و

کہ مسلم نرکہین مگر اوس صورت مین کہ اصول سے موافق ہو اور ہدایہ

نحوها من تصحيح لبعض الروايات الشاذة لحال الدليل و

وغیرہ مین بعضے روایات شاذہ کے تصحیح دلیل کے امداد سے بہت ہی اور

قسم هو تخريج من المتأخرين اتفق عليه جمهور الاصحاب

ایک قسم متاخرین کے ایسے تخریج ہے کہ اوسپر جمہور اصحاب متفق ہین اسکا

وحكمه انهم يفتون به على كل حال وقسم هو تخريج

حکم یہہ ہے کہ اسپر بہر حال فتوے دیوین اور ایک قسم وہ جو متاخرین کی ایسی

منهم لم يتفق عليه جمهور الاصحاب وحكمه ان يعرضه

تخریج ہی کہ اوسپر جمہور اصحاب متفق نہین ہین اس کا حکم یہہ ہے کہ

المفتي على الاصول والنظائر من كلام السلف فان وجده

مفتی اوسکو اصول اور نظائر پر سلف کے کلام مین سے مطابق کرے پہر اگر اوسکے

موافقا لها اخذ به والا تركه في خزانة الروايات نقلا

موافق نکلے تو اختیار کرے نہین تو چھوڑدے خزانة الروایات مین فقیہ

عن بستان الفقيه ابي الليث في باب الاخذ عن الثقات

ابو اللیث کے بستان باب الاخذ عن الثقات مین سے منقول ہے

ولو ان رجلا سمع حديثا او سمع مقالة فان لم تكن القائل

اور اگر کسی شخص نے حدیث سنی یا کسیکا مقولہ سنا پس اگر قائل ثقہ نہین

ثقة فلا يسعه ان يقبل منه الا ان تكون قولا يوافق

ہے تو اوسکو روا نہین ہے کہ اوسکو تسلیم کرلے ہان اگر وہ قول اصول کے

الاصول فيجوز العمل به والا فلا وكذا لو وجد حديثا

موافق ہو تو اوسپر عمل جایز ہے اور نہین تو جایز نہین اور ایسے ہی اگر اوسنے حدیث یا

مكتوبا او مسئلة فان كان موافقا للاصول جاز ان

کوئی مسئلہ لکہا ہوا دیکہا تو وہ اگر اصول کے موافق ہے تو اوسپر عمل جایز

يعمل به والا فلا وفي البحر الرائق عن ابي الليث قال سئل

ہے اور نہین تو جایز نہین اور بحر الرائق مین ابو اللیث سے ہے کہتا ہے

ابو نصر عن مسئلة وردت عليه ما تقول رحمك الله

ابو نصر سے ایک مسئلہ پوچھا کہ اوسپر پیش ہوا تہا کیا کہتے ہو خدا تمپر رحمت کرے

تعالى وقعت عندك كتب اربعة كتاب ابراهيم بن

تمہارے پاس چار کتابین ہین ابراہیم بن رستم کے

رستم وادب القاضي عن الخصاف وكتاب المجرد وكتاب

کتاب اور خصاف کے اداب القاضی اور کتاب المجرد اور کتاب

النوادر من جهة هشام هل يجوز لنا ان نفتي منها ام لا وهذه

النوادر ہشام کی جہت سے ایا ہمکو جائز ہے کہ انکے موافق فتوے دیوین یا نہین اور یہ

الكتب محمودة عندك فقال ما صح عن اصحابنا فذلك علم

کتابین تمہاری رای مین محمود ہین پس ابو نصر نے جواب دیا جو ہمارے اساتذہ سے ثابت ہو چکا ہی سو وہ ہی علم

محبوب مرغوب فيه مرضي به واما الفتيا فاني لا ارى

محبوب اور مرغوب اور پسندیدہ ہے اور رہا فتوی دینا سو مین کسیکے حق مین جائز

لاحد ان يفتي بشيء لا يفهمه ولا يحتمل اثقال الناس فان

نہین دیکھتا کہ ایسی بات کا فتوے دیوے جسکو نہین سمجھتا اور لوگون کا بوجھ اوٹھاوے پس اگر

كانت مسائل قد اشتهرت وظهرت وانجلت عن اصحابنا

وہ ایسے مسایل ہون ہمارے اساتذہ سے مشہور اور ظاہر اور واضح ہین تو

رجوت ان يسع لي الاعتماد عليها في النوازل مسئلة اعلم

امید ہے کہ حوادث مین اونپر اعتماد کی گنجایش ہو مسئلہ معلوم رہے

ان المسئلة اذا كانت ذات اختلاف بين ابي حنيفة وصاحبيه

کہ مسئلہ اگر ایسا ہو امام ابو حنیفہ رح اور صاحبین کے مختلف فیہ ہو

فحكمها ان المجتهد في المذهب يختار من اقوالهما ما هو اقوى

تو اوسکا یہہ حکم ہے کہ مجتہد فی المذہب ان کے اقوال مین سے وہ اختیار کرے جسکی دلیل

دليلا واقيس تعليلا وارفق بالناس ولذلك افتى جماعات

قوی ہے اور علت قیاس کے موافق اور لوگون کے حق مین سہل ہو اور اسے لیے حنفیہ علما

من علماء الحنفية على قول محمد في طهارة الماء المستعمل

کی جماعات نے مستعمل پانی کے طہارت مین امام محمد کے قول پر فتوے

على قولهما في اول وقت العصر والعشاء وفي جواز المزارعة

دیا ہے اور عصر اور عشا کے اول وقت مین اور مزارعت کے جواز مین

وكتبهم مشحونة بذلك لا يحتاج إلى إيراد النقول وكذلك

اور ان کی کتابیں ایسی ہی باتوں سے بھری ہیں نقل بیان کرنے کی حاجت نہیں اور یہی

الحال في مذهب الشافعي في المنهاج وغيره في الفرائض أن

حال امام شافعی کے مذہب میں ہے منہاج وغیرہ میں فرائض کے باب میں ہے کہ

أصل المذهب عدم توريث ذوي الأرحام وقد أفتى المتأخرون

اصل مذہب تو ذوی الارحام کے عدم توریث کا ہی اور بیشک متاخرین نے

عند عدم انتظام بيت المال بتوريثهم وقد نقل فقيه اليمن

بروقت غیر منتظم ہونے بیت المال کے انکی وراثت کا فتوی دیا ہی اور فقیہ یمن ابن زیاد

ابن زياد في فتاواه مسائل أفتى المتأخرون فيها بخلاف المذهب

نے اپنی فتاوی میں ایسی بہت مسئلے ذکر کیے ہیں کہ متاخرین نے ان مسائل میں بخلاف مذہب

منها إخراج الفلوس من الزكوة المفروضة من النقدين وعروض

فتوی دیا ہی ایک یہ کہ سونے چاندی اور اسباب تجارت کی زکوۃ مفروضہ میں سے فلوس کا ادا کرنا بلقینی نے

التجارة أفتى البلقيني بجوازه وقال أعتقد جوازه ولكنه

اوسکے جواز کا فتوے دیا ہی اور کہا ہی کہ میں اسکو جائز جانتا ہوں پر یہ

مخالف لمذهب الشافعي وتبع البلقيني في ذلك البخاري

شافعی مذہب کے خلاف ہے اور بلقینی اس مسئلہ میں بخاری کا تابع ہوا ہے

ومنها دفع الزكوة إلى الأشراف العلويين أفتى الإمام فخر

اور انہیں سے یہ ہے کہ اشراف علویین کو زکوۃ کا دینا امام فخر الدین الرازی نے فی

الدين الرازي بجوازه في هذه الأزمنة حين منعوا سهمهم

اسکے جواز کا اس زمانہ میں فتوے دیا ہے جب ان کا حصہ

من بيت المال وضرهم الفقر ومنها بيع النحل في الكوارات مع

بیت المال سے بند ہو گیا اور انکو محتاجی نے تکلیف دی اور ایک یہ ہی شہد کی مکھیوں کا بیچنا محال میں موم وغیرہ

مافيها من شمع وغيره اجاب البلقيني بالجواز ونقل ابن زياد

جوا وسمیں ہونا ہی بیجتا بلقینی نے اسکی جواز کا جواب با ہی ابن زیاد نے

عن الامام ابن عجيل انه قال ثلث مسائل في الزكوة يفتى

امام بن عجیل سے نقل کیا ہی کہ وہ کہتا ہی زکوۃ کے تین مسئلے ہیں کہ اونمیں بخلاف

فيها بخلاف المذهب نقل الزكوة ودفع الزكوة الى واحد و

مذہب فتوے ہوا ہے زکوۃ کا نقل کرنا اور زکوۃ ایک کو دیدینا اور

دفعها الى احد الاصناف قول وعندي في ذلك راي وهو

سات قسم میں سے ایک قسم کو دینا میں کہتا ہوں میری عندیہ میں اسمیں یہ رائی ہے کہ

ان المفتي في المذهب الشافعي رح سواء كان مجتهدا في المذهب

شافعی مذہب کا مفتی برابر ہے کہ مجتہد فی المذاہب ہو

او متبحرا فيه اذا احتاج في مسئلة الى غير مذهبه فعليه

یا متبحر فی المذہب اگر کسی مسئلہ میں اپنی خلاف مذہب کا حاجتمند ہو جاوے تو

بمذهب احمد رح فانه اجل اصحاب الشافعي رح علما وديانة

اوسکو امام احمد رح کا مذہب لازم ہے کیونکہ وہ باعتبار علم اور دیانت اصحاب شافعی میں بہت جلیل القدر

ومذهبه عند التحقيق فرع لمذهب الشافعي رح ووجه

ہے اور اوسکا مذہب حقیقت میں شافعی مذہب کے فرع ہے اور اوسکے

من وجوهه والله اعلم فصل في المتبحر في المذهب وهو

اقسام میں سے ایک قسم ہی واللہ اعلم فصل متبحر فی المذہب کے حال میں اور وہ

الحافظ لكتب مذهبه وفيه مسائل مسئلة من شرطه

اپنے مذہب کے کتابوں کا حافظ ہونا ہے اور اسمیں کئی مسئلہ ہیں مسئلہ اسکے شرط

ان يكون صحيح الفهم عارفا بالعربية واساليب الكلام و

یہ ہی کہ صحیح الفہم عربیت دان اور کلام کے اسلوب

مَرَاتِبَ التَّرْجِيْحِ مُتَفَطِّنًا لِمَعَانِیْ كَلَامِهِمْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ غَالِبًا

اور ترجیح کے مراتب سی آگاہ ہو اوسکے کلام کی معانی کا خود فہم غالبا اوسپر

تَقْيِيْدُ مَا يَكُوْنُ مُطْلَقًا فِی الظَّاهِرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُقَيَّدُ وَاِطْلَاقُ

ظاہر میں مطلق کے قید لگانا اور اوس سے مقید مراد لینا پوشیدہ نرہے اور

مَا يَكُوْنُ مُقَيَّدًا فِی الظَّاهِرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُطْلَقُ نَبَّهَ عَلٰى

مقید کا ظاہر مین مطلق ہونا اور اس سی مراد مطلق لینا اسپر پوشیدہ نرہی اسپر

ذٰلِكَ ابْنُ نُجَيْمٍ فِی الْبَحْرِ الرَّائِقِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يُفْتِیَ اِلَّا

ابن نجیم نے بحر الرائق مین تنبیہ کے ہی اور اوسپر واجب ہی دو میں سے

بِاَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَهٗ طَرِيْقٌ صَحِيْحٌ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ

بدون ایک وجہ کا فتوی ندیوے یا تو اوسکے عندیہ میں امام تک طریق صحیح معتمد علیہ قایم

اِلٰى اِمَامِهٖ اَوْ يَكُوْنَ الْمَسْئَلَةُ فِیْ كِتَابٍ مَّشْهُوْرٍ تَدَاوَلَتْهُ

ہو یا وہ مسئلہ ایسی مشہور کتاب میں ہو جو دست بدست

الْاَيْدِیْ فِی النَّهْرِ الْفَائِقِ فِیْ كِتَابِ الْقَضَاءِ طَرِيْقُ نَقْلِ

چلی آئی ہے نہر الفائق کے کتاب القضا میں ہے مفتی مقلد کے

الْمُفْتِی الْمُقَلِّدِ عَنِ الْمُجْتَهِدِ اَحَدُ اَمْرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ سَنَدٌ

نقل کا طریقہ مجتہد سے دو مین سی ایک امر ہے یا اوسکے پاس مجتہد تک

اِلَيْهِ اَوْ اَخَذَهٗ مِنْ كِتَابٍ مَّعْرُوْفٍ تَدَاوَلَتْهُ الْاَيْدِیْ

سند ہو یا اوس مسئلہ کو ایسی مشہور کتاب میں سی لی جو دست بدست چلی آئی ہے

نَحْوَ كُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَنَحْوِهَا مِنَ التَّصَانِيْفِ الْمَشْهُوْرَةِ

جیسے محمد بن الحسن کے کتابین اور اوسکے مثل اور مجتہدوں کے مشہور

لِلْمُجْتَهِدِيْنَ لِاَنَّهٗ بِمَنْزِلَةِ الْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ اَوِ الْمَشْهُوْرِ وَهٰكَذَا

تصانیف کیونکہ وہ کتابین بمنزلہ متواتر یا مشہور خبر کے ہیں اور ایسا ہی

ذكر الرازي فعلى هذا لو وجد بعض النسخ النوادر في زماننا

رازی نے ذکر کی ہی اس تقدیر پر اگر او سکے نوادر کا کوئی نسخہ ہمارے زمانہ میں پایا

لا يحل عزو ما فيها الى محمد ولا الى ابي يوسف رح لانها لم يشتهر

نوادر کے مسائل کو امام محمد کیطرف منسوب کرنا حلال نہیں ہی ورنہ ابی یوسف کیطرف کیونکہ وہ نسخہ

في عصرنا في ديارنا ولم تتداول نعم اذا وجد النقل عن النوادر

ہمارے زمانہ میں ہمارے دیار میں مشہور نہیں ہی اور نہ دست بدست آیا ہی ہاں اگر نوادر سے نقل مثلا

مثلا في كتاب مشهور معروف كالهداية والمبسوط

کسی کتاب مشہور میں ملی جیسے ہدایہ اور مبسوط

كان ذلك تعويلا على ذلك الكتاب انتهى وفي فتاوى

اب یہہ بھروسہ اوس کتاب پر ہوگا انتہی اور فتاوے

القنية في باب ما يتعلق بالمفتي ان ما يوجد من كلام رجل

قنیہ کی باب ما یتعلق بالمفتی میں یہہ ہے کہ وہ جو کلام شخص کا

ومذهبه في كتاب معروف وقد تداولته النسخ فانه

اور اوسکا مذہب ایسی کتاب مشہور میں ملے کہ سب نسخوں میں موجود ہے تو اب

جاز لمن نظر فيه ان يقول قال فلان او فلان كذا وان

اوس کتاب کے ناظر کو یہہ کہنا جائز ہے فلانی نے یا فلانے ایسا کہا ہی اگرچہ

لم يسمعه من احد نحو كتب محمد بن الحسن رح وموطأ مالك رح

کسی سے بھی نہ سنا ہو جیسے محمد بن الحسن کے کتب ہیں اور امام مالک کے موطا

ونحوهما من كتب المصنفة في اصناف العلوم لان

اور ایسے ہی اور کتب ہیں جو علوم کے اقسام میں تصنیف ہوے ہیں اسلیے کہ

وجود ذلك على هذا الوصف بمنزلة الخبر المتواتر

اوس کلام کا اوس حال پر ہونا بجائے متواتر خبر

الاستفاضة لا يحتاج مثله الى اسناد مسئلة اذا وجد
اور استفاضہ کے ہی ایسی کلام بین سند کی حاجت نہین سنئے مسئلہ اگر

المتبحر فی المذهب حديثا صحيحا يخالف مذهبه فهل له
متبحر فے المذہب کو صحیح حدیث اوسکی مذہب کی مخالف ملجاوی تو ایا اوسکو جائز

ان يأخذ بالحديث ويترك مذهبه فی تلك المسئلة
ہی کہ اوس حدیث کو اختیار کرے اور اوس مسئلہ مین اپنا مذہب ترک کرے

فی هذه المسئلة بحث طويل واطال فيها صاحب خزانة
اس مسئلہ مین بڑے بحث ہے اور اہین خزانۃ الروایات کی مولف نے

الروايات نقلا عن دستور المساكين فلنورد كلامه من
دستور المساکین سے نقل کر کر طوالت دے ہے ہم اوسکا کلام اوس نقل

ذلك بعينه فان قيل لو كان المقلد غير المجتهد عالما
مین سی بعینہ لاتی ہین اگر کوئے کہی کہ اگر مقلد غیر مجتہد عالم

مستدلا لا يعرف قواعد الاصول ومعانی النصوص و
استدلال کرنیوالا اصول کے قواعد اور نصوص اور اخبار کے معانی سی آگاہ ہو

الاخبار هل يجوز ان يعمل عليها وكيف يجوز وقد قيل
تو ایا اوسکو جائز ہے کہ اوسپر عمل کرے اور کسطرح جائز ہی اور حال یہہ ہے

لا يجوز لغير المجتهد ان يعمل الا على روايات مذهبه و
کہ کہتی ہین کہ غیر مجتہد کو جائز نہین ہی کہ سواء روایات اپنی مذہب کے اور

فتاوى امامه ولا يشتغل بمعانی النصوص والاخبار و
فتوون اپنی امام کے عمل کری اور نصوص اور اخبار کے معانی مین اور اوسپر

العمل عليها كالعامی قيل هذا فی العامی الصرف
عمل کرنیمین عامی کیطرح مشغول ہو جاوے کوئی جواب دیتا ہے کہ یہہ اسی عامی سے

الجاهل الذي لا يعرف معاني النصوص والاحاديث فا
خالص عامی جاہل کے حق میں ہی کہ نصوص اور احادیث کے معانی نہ سمجھے اور
تاويلاتها اما العالم الذي يعرف النصوص والاخبار وهو
اونکے تاویلات نہیں جانتا یا وہ عالم جو نصوص اور اخبار کو سمجھتا ہے اور وہ
من اهل الدراية وثبت عنده صحتها من المحدثين او من
صاحب دانش سے ہے اور اوسکے عندیہ میں اونکی صحت محدثین سے یا اونکے
كتبهم الموثوقة المشهورة المتداولة فيجوز له ان يعمل عليها
معتبر مشہور مروج کتابوں سے ثابت ہے تو اوسکو اوسپر عمل کرنا جائز ہے
وان كان مخالفا لمذهبه يؤيده قول ابي حنيفة ومحمد
اگرچہ وہ اوسکے مذہب سے مخالف ہو امام ابو حنیفہ اور امام
والشافعي واصحابه وقول صاحب الهداية في روضة العلماء
محمد اور امام شافعی اور اونکے اصحابکا قول اور صاحب ہدایہ کا قول جو روضۃ العلماء
الزند ويسيبة في فضل الصحابة رض سئل عن ابي حنيفة رح
الزند ویسیبہ فی فضل الصحابہ میں ہی اسکا موید ہی امام ابو حنیفہ سے کسی نے پوچھا
اذا قلت قولا وكتاب الله يخالفه قال اتركوا قولي بكتاب
اگر آپ نے کچھ کہا اور کتاب اللہ اوسکی مخالف ہو جواب دیا میرا قول کتاب اللہ کے مقابلہ
الله فقيل اذا كان خبر الرسول صلى الله عليه وآله و
میں ترک کرو اوسنے پھر پوچھا اگر رسول اللہ صلعم کے خبر اوسکے
سلم يخالفه قال اتركوا قولي بخبر رسول الله صلى
مخالف ہو جواب دیا میرا قول رسول اللہ صلعم کے مقابلہ میں
الله عليه وآله وسلم فقيل اذا كان قول الصحابة يخالفه
ترک کرو اوسنے پھر پوچھا اگر صحابہ کا قول اوسکی مخالف ہو

قَالَ اُتْرُکُوا قَوْلِی بِقَوْلِ الصَّحَابَۃِ وَفِی الْاِمْتَاعِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ
جواب دیا میرا قول صحابہ کی قول کی مقابلہ میں ترک کرو اور امتاع میں بہی بیہقی سنن

فِی السُّنَنِ عِنْدَ الْکَلَامِ عَلَی الْقِرَأۃِ بِسَنَدِہٖ قَالَ قَالَ الشَّافِعِیُّ رح
میں جہاں قرات اسنادی پر کلام کیا ہی روایت کرتا ہے کہتا ہی امام شافعی کہتے ہیں

اِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ
جب میں کوئی مسئلہ کہوں اور ... صلے اللہ علیہ و سلم ... نے میری قول

خِلَافَ قَوْلِی فَمَا یَصِحُّ مِنْ حَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
کی خلاف فرمایا ہو تو جو مسئلہ ... صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سی ثابت

وَسَلَّمَ اَوْلٰی فَلَا تُقَلِّدُوْنِی وَنَقَلَ اِمَامُ الْحَرَمَیْنِ فِی نِہَایَۃِ
ہوتا ہی وہی اولی ہی پس میری تقلید مت کرو اور امام الحرمین نے نہایہ میں

عَنِ الشَّافِعِیِّ رح اَنَّہٗ قَالَ اِذَا بَلَغَکُمْ خَبَرٌ صَحِیْحٌ یُخَالِفُ مَذْہَبِی
شافعی رح سی نقل کیا ہی کہ وہ کہتی ہیں اگر تمکو صحیح خبر میری مذہب کی مخالف ملجاوے

فَاتَّبِعُوْہُ وَاعْلَمُوْا اَنَّہٗ مَذْہَبِی وَقَدْ صَحَّ مَنْصُوْصًا اَنَّہٗ قَالَ اِذَا
تو اوسکی تابعداری کرو اور سمجھ لو کہ میرا مذہب بہی وہی ہی اور صاف ثابت ہوچکا ہی کہ امام

بَلَغَکُمْ عَنِّیْ مَذْہَبٌ وَصَحَّ عِنْدَکُمْ خَبَرٌ عَلٰی مُخَالَفَتِہٖ فَاعْلَمُوْا
شافعی رح نے کہا اگر تمکو میری مذہب کا مسئلہ پہنچی اور تمہاری عندیہ میں کوئی خبر اوسکی مقابل ثابت ہوجاوے تو

اَنَّ مَذْہَبِی مُوْجَبُ الْخَبَرِ وَرَوَی الْخَطِیْبُ بِاِسْنَادِہٖ اَنَّ
سمجھ لو کہ میرا مذہب خبر کا ہی مضمون ہے اور خطیب نے اپنی اسناد کی روایت کیا ہے کہ

الدَّارَکِیَّ مِنَ الشَّافِعِیَّۃِ کَانَ یُسْتَفْتٰی وَرُبَّمَا یُفْتِیْ بِغَیْرِ
دارکی جو شافعیہ علما میں سی ہی فتوی پوچھا جایا کرتا ... اور بعضی دفعہ بخلاف

مَذَاہِبِ الشَّافِعِیِّ وَاَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح فَیُقَالُ لَہٗ ہٰذَا یُخَالِفُ
مذہب شافعی ... اور ابو حنیفہ کی فتوی دیدیتا ہی ... سے کبہی کہیہ تو اون لو

قولهما فيقول ويلكم حدّث فلانٌ عن فلانٍ عن النبيّ

کے قول کی خلاف ہی وہ کہتا ہمارا برا ہو فلانا فلانے سے سنی وہ

صلّى الله عليه وآله وسلّم هكذا والاخذ بالحديث اولى

نے صلعم سی ایسا ہی بیان کرتا ہے اور حدیث کو اختیار کرنا

من الاخذ بقولهما اذا خالفاه وكذا يؤيّده ما ذكر في

بر نسبت اختیار کرلی اونکی قول کی جب وہ حدیث کی خلاف ہون اولی ہی اور ایسی سے ہدایہ مین

الهداية في مسئلة صوم المحتجم لو احتجم وظنّ انّ ذلك

جو محتجم کی صوم کی بابت مذکور ہی اوسکی تائید کرتا ہے اگر کسی نے پچھنے لگوائے اور گمان

يفطره ثمّ اكل متعمّداً عليه القضاء والكفّارة لانّ

کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا پہر قصداً کھالیا تو اوسپر قضا اور کفارہ دونون ہین کیونکہ

الظنّ ما استند الى دليل شرعيّ الّا اذا افتاه فقيه بالفساد

ظن وہی ٹھیک ہوتا ہی جسکی سند دلیل شرعی ہو مگر اسصورت مین کہ کوئی فقیہ اوسی کہدی کہ

لانّ الفتوى دليل شرعيّ في حقّه ولو بلغه الحديث و

روزہ ٹوٹ گیا ایسی کہ اوسکی حق مین فتوی دلیل شرعی ہی اور اگر اوسکو حدیث ملے اور اوسپر

اعتمده فكذلك عن محمّد لانّ قول الرسول صلّى الله عليه

اعتماد کیا تو بھی ایسا ہی ہی امام محمد سی اسواسطے کہ رسول صلعم کا

وآله وسلّم لا ينزل عن قول المفتي في الكافي والحميدي

فرمودہ مفتی کی قول سی تنزیل نہین ہوتا کافی اور حمیدی مین ہے

اي لا يكون ادنى درجة من قول المفتي وقول المفتي يصلح

مفتی کے قول سی کم درجہ کا نہین ہوتا مفتی کا قول تو

دليلاً شرعيّاً فقول الرسول صلّى الله عليه وآله وسلّم

شرعی دلیل ہوتا ہی تو رسول صلعم کا فرمودہ

أَوْلَى وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ رح خِلَافُ ذٰلِكَ لِأَنَّ عَلَى الْعَامِّيِّ الْاِقْتِدَاءُ
اولے ہے اور ابو یوسف رح سے اسکا خلاف مروی ہے اسواسطیکہ عامی پر فقہا ہے کا اقتدا

بِالْفُقَهَاءِ لِعَدَمِ الْاِهْتِدَاءِ فِي حَقِّهِ إِلَى مَعْرِفَةِ الْأَحَادِيثِ وَ
لازم ہے کیونکہ اوسکے حق میں حدیث کے معرفت کی راہ پانے نہیں ہے اور

إِنْ عَرَفَ تَأْوِيلَهُ تَجِبُ الْكَفَّارَةُ وَفِي الْمُنَاوِي بِالْاِتِّفَاقِ وَ
اگر اوسکے معنے سمجھتا ہی تو اوسپر کفارہ واجب ہی اور مناوی میں ہے کہ یہہ بالاتفاق ہی اور

أَمَّا الْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ رح أَنَّ لِلْعَامِّيِّ الْاِقْتِدَاءَ بِالْفُقَهَاءِ
رہا امام ابو یوسف کے قول کا جواب کہ عامے کو فقہا کے پیروے ہے

فَمَحْمُولٌ عَلَى الْعَامِّيِّ الصِّرْفِ الْجَاهِلِ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى
سو یہہ اوس عامی پر محمول ہے جو نرا ایسا جاہل ہو کہ حدیث کے معنے

الْأَحَادِيثِ وَتَأْوِيلَاتِهَا لِأَنَّهُ أَشَارَ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ لِعَدَمِ الْاِهْتِدَاءِ
اور اون کے تاویلات نہیں جانتا اسواسطے کہ یہہ اشارہ کر دیا کہ اوسکے حق میں

أَيْ فِي حَقِّهِ إِلَى مَعْرِفَةِ الْأَحَادِيثِ وَكَذَا قَوْلُهُ وَإِنْ عَرَفَ
معرفت احادیث کے راہ پانے نہیں ہے اور ایسا ہی ابو یوسف کا قول اور اگر عامے

الْعَامِّيُّ تَأْوِيلَهُ تَجِبُ الْكَفَّارَةُ يُشِيرُ إِلَى أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْعَامِّيِّ
حدیث کے معنی جانتا ہے تو اوسپر کفارہ ہے اس قول کا یہہ ہے اشارہ ہے کہ عامی سی مراد

غَيْرُ الْعَالِمِ وَفِي الْحُمَيْدِيِّ الْعَامِّيُّ مَنْسُوبٌ إِلَى الْعَامَّةِ وَهُمْ
جاہل ہے اور حمیدی میں ہے کہ عامی عوام کیطرف منسوب ہوتا ہے اور وہ

الْجُهَّالُ فَعُلِمَ مِنْ هٰذِهِ الْإِشَارَاتِ أَنَّ مُرَادَ أَبِي يُوسُفَ أَيْضًا
جہال ہوتے ہیں پس ان اشارات سے معلوم ہوا کہ ابو یوسف کے مراد بھی

مِنَ الْعَامِّيِّ الْجَاهِلُ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى النَّصِّ وَتَأْوِيلَهُ
عامے سے وہ جاہل ہے جو نص کے معنی اور تاویل نہیں جانتا پس

ما ذكر من قول ابي حنيفة والشافعي ومحمد رح يندفع قول
ابو حنيفه اور شافعى اور محمد كا قول جو مذكور هوا اوس سے اوس قائل كا قول

القائل يجب العمل بالرواية بخلاف النص انتهى ما نقلناه
كہ نص كے خلاف روايت پر عمل واجب ہے دفع ہوا خزانة الروايات

من خزانة الروايات وفي المسئلة قول آخر وهو انه اذا
مين سے جو ہمنے نقل كيا تمام ہوا اور مسئلہ مين ايك اور قول ہے اور وہ يہہ ہے كہ بصورت

لم يجمع آلات الاجتهاد لا يجوز له العمل على الحديث بخلاف
نہ جمع ہونے آلات اجتہاد كے تو اوسكو حديث پر اپنے مذہب كے خلاف عمل جائز نہين

مذهبه لانه لا يدري انه منسوخ او مأول او محكم
ہے كيونكہ اوسكو كيا معلوم كہ وہ حديث منسوخ يا مأول يا محكم

محمول على ظاهره ومال الى هذا القول ابن الحاجب في
اپنے ظاہر پر محمول ہے اور اسے قول كيطرف ابن الحاجب اپنے

مختصره وما بعده ورد بانه ان اراد عدم التيقن بنفي هذه
مختصر مين اور اوسكے شاگرد مائل ہوئے ہين اور يہہ قول اسطور رد كيا ہے كہ اگر ان احتمالات كى نفى كا

الاحتمالات فالمجتهد ايضا لا يحصل له اليقين بذلك
عدم يقين مراد ہے تو وہ يقين تو مجتہد كو بهى حاصل نہين ہوتا

وانما يبني الامر على غالب الظن وان اراد انه لا
اپنے امر كى بناء غالب ظن پر سبنے كيا كرتا ہے اور اگر يہہ مراد ہے كہ وہ شخص

يدري ذلك بغالب الرأي منعناه في صورة النزاع لان
اسكو بغالب رائے نہين جانتا تو اوسكو نزاع كى صورت مين نہين مانتے كيونكہ

المتبحر في المذهب المتتبع لكتب القوم الحافظ من الحديث
متبحر فى المذہب كو كہ قوم كے كتب كو ديكہتا بہالتا رہے حديث اور

وَالْفِقْهِ بِجُمْلَةٍ صَالِحَةٍ كَثِيْرًا مَّا يَحْصُلُ لَهُ غَالِبُ الظَّنِّ بِأَنَّ

فقہ مین سے مقدار شایستہ کا حافظ ہو اکثر اوقات بعد بحث [illegible]

الْحَدِيْثَ غَيْرُ مَنْسُوْخٍ وَّلَا مُأَوَّلٌ بِتَأْوِيْلٍ [illegible] فِيْهِ وَ

حدیث منسوخ نہین ہے اور نہ ہے ماول جسکے تاویل کا قائل [illegible]

إِنَّمَا الْبَحْثُ فِيْمَا حَصَلَ لَهُ ذٰلِكَ وَالْمُخْتَارُ هٰهُنَا هُوَ قَوْلٌ ثَالِثٌ

بحث تو اس صورت مین ہے [illegible] یہ ملکہ حاصل ہووے اور یہان پسندیدہ [illegible] قول ہے

وَّهُوَ مَا اخْتَارَهُ ابْنُ الصَّلَاحِ وَتَبِعَهُ النَّوَوِيُّ وَصَحَّحَهُ

وہ جو ابن الصلاح نے اختیار کیا ہے اور نووی نے اوسکا تابع ہوا [illegible] قرار دیا ہے

قَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ مَنْ وَّجَدَ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ حَدِيْثًا يُّخَالِفُ

ابن الصلاح کہتا ہے شافعیوں مین سے جسکو حدیث [illegible] ملے [illegible]

مَذْهَبَهُ نَظَرَ إِنْ كَمُلَتْ لَهُ آلَةُ الْاِجْتِهَادِ مُطْلَقًا أَوْ فِيْ

برخلاف مذہب کے تو یہہ دیکھے اگر اوسکو اجتہاد کا مطلق [illegible] کامل ہو گیا ہے یا

ذٰلِكَ الْبَابِ وَالْمَسْئَلَةِ كَانَ لَهُ الْاِسْتِقْلَالُ بِالْعَمَلِ وَإِنْ

اوسی خاص باب اور مسئلہ مین تو اوسکو عمل بالاستقلال [illegible] اور اگر

لَمْ يَكْمُلْ وَشَقَّ مُخَالَفَةُ الْحَدِيْثِ بَعْدَ أَنْ يَّبْحَثَ فَلَمْ يَجِدْ

[illegible] کامل نہین ہوا اور حدیث کے مخالفت دشوار گزرتے ہو [illegible] بحث کے بعد جبہے اوسکے

لِمُخَالَفَتِهِ جَوَابًا شَافِيًا عَنْهُ فَلَهُ الْعَمَلُ بِهِ إِنْ كَانَ عَمِلَ بِهِ

مخالفت کا جواب شافی نہین ملتا تو اوسکو عمل اوسپر [illegible] بشرطیکہ [illegible]

إِمَامٌ مُّسْتَقِلٌّ غَيْرُ الشَّافِعِيِّ وَيَكُوْنُ هٰذَا عُذْرًا فِيْ تَرْكِ

شافعی کے کسی مستقل امام نے اوسپر عمل کیا ہو اور اوسکے واسطے اپنے امام کا

مَذْهَبِ إِمَامِهِ هٰهُنَا وَحَسَّنَهُ النَّوَوِيُّ وَقَرَّرَهُ مَسْئَلَةً

مذہب ترک کرنے مین یہان یہہ عذر ہو جائیگا اور اوسکو نووی نے حسن کہا ہی اور قایم کیا ہی مسئلہ

إذا أراد هذا المتبحر في المذهب أن يعمل في مسئلة بخلاف

اگر ایسا متبحر فی المذہب یہہ ارادہ کرے کہ کسی مسئلہ مین اپنے امام کے

مذهب إمامه مقلداً فيها لإمام آخر هل يجوز له ذلك

مذہب کے خلاف کسے اور امام کا مقلد ہوکر عمل کرے ایا یہہ اوسکو جایز ہے اسمین

اختلفوا فيه فمنعه الغزالي وشرذمة وهو قول ضعيف

علما نے اختلاف کیا ہے سو امام غزالے اور ایک گروہ نے منع کیا ہے اور یہہ قول جمہور کے

عند الجمهور لأن مبناه على أن الإنسان يجب عليه

نزدیک ضعیف ہے کیونکہ اسکی اصل یہہ ہے کہ انسان پر واجب ہے

أن يأخذ بالدليل فإذا فات ذلك لجهله بالدلائل

کہ دلیل کے ذریعہ سے اختیار کرلے پہر جب وہ دلیل ہے دلائل کے جہالت کی سبب سی فوت ہو گئے

أقمنا اعتقاد أفضلية إمامه مقام الدليل فلا يجوز

تو ہمنے اوسکی امام کے افضلیت کا اعتقاد دلیل کے قایم مقام کردیا سو اوسکو

له أن يخرج من مذهبه كما لا يجوز له أن يخالف

اپنے امام کے مذہب سے نکلنا جایز نہین ہے جیساکہ اوسکو یہہ جایز نہین کہ شرعی

الدليل الشرعي ورد بأن اعتقاد أفضلية الإمام

دلیل کے مخالفت کرے اور یہہ قول اسطور رد کیا گیا ہی کہ امام کی مطلق افضلیت کا اعتقاد

على سائر الأئمة مطلقاً غير لازم في صحة التقليد

تمام ائمہ پر صحت تقلید کے باب مین بالاجماع لازم نہین

إجماعاً لأن الصحابة والتابعين كانوا يعتقدون أن

ہے اسواسطے کہ صحابہ اور تابعین یہہ اعتقاد رکھتے تہے کہ

خير هذه الأمة أبو بكر ثم عمر رض وكانوا يقلدون في كثير

اس امت مین افضل اول ابوبکر رضہ پہر عمر رضہ اور اونکا یہہ حال تہا کہ بہت

مِنَ الْمَسَائِلِ غَيْرِهِمَا بِخِلَافِ قَوْلِهِمَا وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَى ذَلِكَ أَحَدٌ

مسائل مین اونکے قول کے برخلاف اور اونکی تقلید کرتے تھی اور اوسپر کسی نے اعتراض نہین کیا

فَكَانَ إِجْمَاعًا عَلَى مَا قُلْنَاهُ وَأَمَّا أَفْضَلِيَّةُ قَوْلِهِ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ

سو ہمارے قول پر اجماع ہو گیا اور رہے افضلیت اوسکے امام کی قول کی اس مسئلہ مین

فَلَا سَبِيلَ إِلَى مَعْرِفَتِهَا لِلْمُقَلِّدِ الصِّرْفِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ

سو اسکے پہچان کے راہ مقلد صرف کو کوئے نہین ہے پس تقلید کے ہے

شَرْطًا لِلتَّقْلِيدِ إِذْ يَلْزَمُ أَنْ لَا يَصِحَّ تَقْلِيدُ جُمْهُورِ الْمُقَلِّدِينَ

شرط ٹھیرا اسلئے جایز نہین ہی اسواسطے کہ لازم آتا ہے کہ جمہور مقلدین کی تقلید جایز نہو دے

وَلَوْ سُلِّمَ فَفِي مَسْئَلَتِنَا هَذِهِ هَذَا عَلَيْكُمْ لَا لَكُمْ لِأَنَّ كَثِيرًا

اور اگر تسلیم کیا جاوے تو ہمارے اس مسئلہ مین یہ تمکو مضر ہے مفید نہین ہی اسلیے کہ اکثر

مَا يَطَّلِعُ عَلَى حَدِيثٍ يُخَالِفُ مَذْهَبَ إِمَامِهِ أَوْ يَجِدُ قِيَاسًا

اوقات ایسی حدیث معلوم ہو جاتی ہے کہ اوسکی امام کے مذہب کی مخالف ہوتی ہے یا قیاس قوی

قَوِيًّا يُخَالِفُ مَذْهَبَهُ فَيَعْتَقِدُ الْأَفْضَلِيَّةَ فِي تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ

ملجاوے کہ اوسکے مذہب کی خلاف ہوتا ہے پھر وہ اوس مسئلہ مین اوروں کے افضلیت کا معتقد ہو جاتا

لِغَيْرِهِ وَذَهَبَ الْأَكْثَرُونَ إِلَى جَوَازِهِ مِنْهُمُ الْآمِدِيُّ وَابْنُ

ہے اور اکثر علما اسکو جایز کہتے ہین اون مین سے آمدی ہے اور ابن

الْحَاجِبِ وَابْنُ الْهُمَامِ وَالنَّوَوِيُّ وَأَتْبَاعُهُ كَابْنِ حَجَرٍ وَالرَّمْلِيِّ

الحاجب اور ابن الہمام اور نووی ہے اور اوسکی اتباع جیسی ابن حجر اور رملی

وَجَمَاعَاتٌ مِنَ الْحَنَابِلَةِ وَالْمَالِكِيَّةِ مِمَّنْ يُفْضِي ذِكْرُ أَسْمَائِهِمْ

اور حنبلیون مین سے اور مالکیون مین کا ایک گروہ ہے کہ اونکے نامون کی ذکر سے

إِلَى التَّطْوِيلِ وَهُوَ الَّذِي انْعَقَدَ عَلَيْهِ الِاتِّفَاقُ مِنْ مُفْتِي

تطویل ہوئے جاتی اور یہ وہ مسئلہ ہی جسپر چارون مذاہب کے متاخر مفتیون کا

المذاهب الاربعة من المتاخرين واستخرجوه من كلام اوائلهم

اتفاق منعقد ہو چکا ہے اور اسکو اوائل کے کلام میں سے استخراج کیا ہے

ولهم رسائل مستقلة فى هذه المسئلة الا انهم اختلفوا

اور اس مسئلہ میں اونکے مستقل رسائل ہیں اتنا ہے جواز کے

فى شرط جوازه فمنهم من قال لا يرجع فيما قلد اتفاقا فسره ابن

شرطوں میں اختلاف کیا ہے سو اونمین سے بعضی یہہ کہتے ہیں کہ بالاجماع اپنے تقلید سے رجوع نکرے اسکو

الهمام فقال اى عمل به واختلف الشراح فى معنى هذه

ابن ہمام نے تفسیر کیا ہے یعنی کہا ہی یعنی اسپر عمل کرا اور شارحون نے عمل بہ کے معنون میں اختلاف

الكلمة فقيل فيما عمل به بخصوصه بان يقضى تلك الصلوة

کیا ہے سو کوئی کہتا ہے بالخصوص اوسی مسئلہ میں عمل کرے اسطور کہ اوس نماز

الواقعة على المذهب الاول مثلا وهو الصحيح الذى لا يتجه

معین کو مثلا پہلے ہی مذہب پر قضا کرے اور یہہ سب امر ایسا صحیح ہے کہ تحقیق کے

غيره عند التحقيق وقيل بجنسه ورد بانه ليس اتفاقيا

وقت بجہہ اور ظاہر نہیں ہوتا اور کوئی کہتا ہی اوس قسم کی مسائل میں عمل کرے اور یہہ رد کیا گیا ہی کہ یہہ اجماعی امر نہیں ہے

بل اكثر ما روى عن السلف هو العمل بخلاف المذهب فيما

بلکہ سلف سے اکثر روایات یہہ ہیں کہ وہ مذہب کے خلاف ہی پر عمل کرتا ہے جہان کہ

كانوا يعملون به ومنهم من قال لا يلتقط الرخص فقيل يعنى

عمل کرتے ہیں اور اونمیں سے بعضے کہتے ہیں رخصتون کو نہ چن لیوے کوئی کہتا ہی رخصت کی

ما سهل عليه ورد بان النبى صلى الله عليه واله وسلم

معنے یہہ ہیں جو اوسپر آسان ہو اور یہہ اسطور رد کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

كان اذا خير اختار اهون الامرين ما لم يكن اثما وقيل

جب اختیار ملتا تہا تو دو نو شق میں سے آسان کو اختیار کر لیتے تہے جبکہ وہ آسان گناہ ہو اور کوئی یہہ کہتا ہی

مَا لَا يُقَوِّيهِ الدَّلِيلُ بَلِ الدَّلِيلُ الصَّحِيحُ الصَّرِيحُ قَامَ بِخِلَافِهِ مِثْلُ

کہ دلیل اوسکے تقویت نکرتی ہو بلکہ صحیح صریح دلیل اوسکے اخلاف پر قایم ہو جیسے

الْمُتْعَةِ وَالصَّرْفِ وَهٰذَا وَجْهٌ وَجِيهٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ التَّلْخِيصِ فِي

متعۃ النساء اور بیع صرف اور یہہ قوی سے وجہہ ہے میں نے کتاب التلخیص میں کہ کتاب النکاح

تَخْرِيجِ اَحَادِيثِ الرَّافِعِيِّ لِلْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ فِي كِتَابِ

میں پایا ہے جہاں رافعی نے حافظ ابن حجر عسقلانی کی احادیث کی تخریج کی ہے

النِّكَاحِ مِنْهُ نَقْلًا عَنِ الْحَاكِمِ فِي كِتَابِ عُلُومِ الْحَدِيثِ بِاِسْنَادِهِ

حاکم سے کتاب علوم الحدیث میں نقل کرکر کہ اوسنے اسناد

اِلَى الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ يُجْتَنَبُ وَيُتْرَكُ مِنْ قَوْلِ اَهْلِ الْحِجَازِ

اوزاعی کے طرف یوں کہا ہے اہل حجاز کے پانچ قول سے اجتناب کیا جاوی یا ترک کئے

خَمْسٌ وَمِنْ قَوْلِ اَهْلِ الْعِرَاقِ خَمْسٌ مِنْ اَقْوَالِ اَهْلِ الْحِجَازِ اِسْتِمَاعُ

جاوین اور اہل عراق کے پانچ قول اہل حجاز کے سے قول میں باجے

الْمَلَاهِي وَالْمُتْعَةُ وَاِتْيَانُ النِّسَاءِ فِي اَدْبَارِهِنَّ وَالصَّرْفُ

کا سننا اور متعہ اور عورتوں کی پس پشت جماع کرنا اور بیع صرف

وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغَيْرِ عُذْرٍ وَمِنْ قَوْلِ اَهْلِ الْعِرَاقِ شُرْبُ

اور بلاعذر دو نمازوں کو جمع کردینا اور اہل عراق کے یہہ قول ہین نبیذ

النَّبِيذِ وَتَاْخِيرُ الْعَصْرِ حَتّٰى يَكُونَ ظِلُّ الشَّيْءِ اَرْبَعَةَ اَمْثَالِهِ

کا پینا اور عصر کے اتنے تاخیر کرنے کا سایہ چوگنا ہوجاوے

وَلَا جُمُعَةَ اِلَّا فِي سَبْعَةِ اَمْصَارٍ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْاَكْلُ بَعْدَ

اور سواے سات شہروں کے جمعہ نہیں ہے اور لڑائی میں سے بہاگ جانا اور رمضان میں

الْفَجْرِ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

فجر کے بعد کہانا پہر ابن حجر کہتا ہے اور عبد الرزاق معمر سے

معمر لو ان رجلا اخذ بقول اهل المدينة في استماع الغناء
روایت کرتا ہے اگر کوئی شخص غناء کے سننے میں اور عورتوں کے ادبار میں

واتيان النساء في ادبارهن وبقول اهل مكة في المتعة و
جماع کرنے میں اہل مدینہ کا قول اور متعہ میں اور بیع صرف میں

الصرف وبقول اهل الكوفة في المسكر كان شر عباد الله ومنهم
اہل مکہ کا قول اور نشہ میں اہل کوفہ کا قول اختیار کرے تو وہ اللہ کے بندوں میں برا بندہ ہی اور وہ کہتے ہیں بعضے

من قال لا يلفق بحيث يتركب حقيقة ممتنعة عند الامامين
رخصت کے یعنی کہتے ہیں کہ تلفیق نہ کرے اس طور کہ دونوں اماموں کے نزدیک محال حقیقت مرکب بن جاوے

قيل الممنوع ان يتركب حقيقة ممتنعة في مسئلة واحدة
کوئی کہتا ہی ممنوع یہ ہے کہ ایک مسئلہ میں حقیقت محال مرکب ہو جاوے

مثل الوضوء بلا ترتيب ثم خرج منه الدم السائل لا في
جیسے بلا ترتیب وضو کیا پھر اس میں خون جاری نکل آیا نہ دو

مسئلتين كما اذا طهر الثوب بمذهب الشافعي وصلى
مسئلوں میں نہیں جیسے امام شافعی کے مذہب کے موافق کپڑا پاک ہو اور امام

بمذهب ابي حنيفة وينبغي ان يقال فيه بحث لانه ان كان
ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق نماز پڑھے اور یہ بات رہے کہ اس میں بحث ہے اسلئے کہ اگر

المقصود من هذا القيد ان لا يخرج مجموع ما انعقد عليه من
اس قید سے مقصود یہ ہے کہ وہ مجموعہ جو اس کا ہے متفق علیہ میں سے نہ

الاتفاق فهو حاصل في مسئلتين ايضا وان كان المقصود
نکل جاوے تو یہ بات دو مسئلوں میں بھی موجود ہے اور اگر یہ مقصود ہے کہ

ان لا يخرج هذه المسئلة وحدها من الاجماع فيكفي عنه
یہ اکیلا مسئلہ اجماع میں سے نہ نکل جاوے تو اس میں بھی ہے شرط

اشتراط كونه مذهبًا للاجتهاد فيه مساغ كما يأتي ومنهم من

یہہ ہے شرط کہ وہ مذہب ایسا ہو کہ اوسمین اجتہاد جاری ہو کفایت کرتی ہی چنانچہ آتی ہی اور وہ لوگ بعض حضرات کے نینے

قال لا يكون المذهب الذي يذهب اليه مما ينقض فيه قضاء القاضي

یہہ کہتی ہین وہ مذہب جسکی طرف رجوع کرتا ہے ایسا نہو کہ اوسمین قضاء قاضی کا نقض آتا ہو

وهذا وجيه والاحتراز منه يحصل اذا قلد مذهبًا من

اور یہہ بہت قوی ہی اور اوس سے احتراز حاصل ہوتا ہے کہ ان چارون مذاہب

المذاهب الاربعة المقبولة المشهورة ومنهم من قال يشترط انشراح

مقبولہ مشہورہ مین سے کسی مذہب کے تقلید کری اور انمین سی بعضی کہتی ہین کہ اوسکا دل اوس مسئلہ مین

صدره في تلك المسئلة بما قلد فيه غير امامه ولا يتصور

اپنے امام سے [illegible] کی تقلید [illegible] خوش ہو جاوی اور یہہ حال

الا في المتبحر وقيل اذا تبع الاكثر والقول المشهور فخروجه من

متبحر ہی مین ہو سکتا ہے اور کوئی کہتا ہی [illegible] اکثر اور قول مشہور کا اتباع کرتا ہے تو اسکا خروج

مذهب امامه حسن واذا كان بالعكس فقبيح هذا خلاصة

اپنے امام کے مذہب سے [illegible] اور اگر عکس ہو تو قبیح ہے اور [illegible] رسائل کا خلاصہ

ما في رسائلهم مع تنقيح وتحرير وانا اختار في الجواز شرط ان

تنقیح اور تحریر کے ساتھ ہے اور مین جواز مین یہہ شرط اختیار کرتا ہون

لا ينقض قضاء قاضي به سواء كان النقض لاجتماع معنيين

کہ قضاء قاضی کا نقض نہو جاوے برابر ہے کہ نقض ایسے دو معنون کے اجتماع سے ہووی

كل واحد منهما صحيح كالنكاح بغير شهود مجتمعين ولا

کہ وہ دونو صحیح ہون جیسے نکاح بدون اجتماع گواہون کے اور بدون

اعلان او بغيره وفي الاختيار شرط انشراح الصدر لمعنى في

اعلان کے یا اور وجہ سے اور اختیار مین شرط خوشی خاطر کے بسبب اون معنون کے ہی جو

الدليل وكثرة من عمل به في السلف وكونه احوط او كونه

دلیل مین ہی یا سلف مین اسکی عاملون کی کثرت ہے یا اوسمین زیادہ احتیاط ہو یا اوسمین کسی ایسی دشواری سے مخلص ہو

تفصيا من مضيق لا يمكن له الطاعة معه لقوله صلى الله

کہ اوس دشواری کے ساتھہ اوسکی اطاعت ممکن نہو اس لیے کہ حضرت صلعم کا

عليه وآله وسلم اذا امرتكم بامر فأتوا منه ما استطعتم ونحو

فرمودہ ہے جب مین تمکو کچہہ امر کرون سو اوسمین سے جتنا ہو سکے سو کرو اور

ذلك من المعاني المعتبرة في الشرع لا لمجرد الهوى وطلب الدنيا

ایسے ہی اور شرع کے معتبر معانی وہ خوشی خاطر صرف ہوا وہوس اور دنیا کے طلب کی نہو

وفي الوجوب شرطان يتعلق به حق لغيره فيقضي القاضي بخلاف

اور وجوب کیواسطے یہہ شرط ہے کہ اوس سے غیر کا حق متعلق ہو پس قاضی اپنے مذہب کے خلاف

مذهبه في خزانة الروايات في كشف القناع واذا قلد فقيها

فیصلہ کردے خزانۃ الروایات مین کشف القناع مین لکھا ہے اور اگر کسی مسئلہ مین کسی فقیہ کی تقلید کے

في شيء هل يجوز له ان يرجع عنه الى فقيه آخر المسئلة على

تو آیا اوسکو جائز ہے کہ اوس سے اور فقیہ کیطرف رجوع کرے یہہ مسئلہ

وجهين احدهما ان لا يكون التزم مذهبا معينا كمذهب

دو طرح پر ہے ایک تو یہہ کہ ایسا نہو کہ اوسنے ایک معین مذہب لازم کرلیا ہو جیسے

ابي حنيفة والشافعي وغيرهما والثاني التزم فقال اني

ابوحنیفہ اور شافعی وغیرہ کا مذہب اور دوسرا یہہ کہ لازم کرلیا ہو اور کہتا ہو کہ مین

ملتزم متبع ففي الوجه الاول قال ابن الحاجب لا يرجع بعد

لازم کرنیوالا متبع ہون پس پہلی صورت مین ابن حاجب کہتا ہے کہ تقلید کے بعد

تقليده فيما قلد اتفاقا وفي حكم آخر المختار الجواز لقوله تعالى

جس مسئلہ مین اوسنے تقلید کرلی ہے بالاتفاق رجوع نکرے اور دوسرے مسئلہ مین جواز مختار ہے بدلیل اس آیت کے

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون فالقول بوجوب

پوچھو لو یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے پس رجوع کی وجوب کا قائل ہونا

الرجوع الى من قلد اولا فى مسئلة تكون تقييد النص وهو

اوس فقیہ کیطرف جسکا پہلے ایک مسئلہ میں مقلد ہوچکا ہے نص کا مقید کردینا ہو جائیگا اور نص کیسہ کرنا یہہ

يجرى مجرى النسخ على ما تقرر فى الاصول وبقوله صلى الله

امر تو بمنزلہ نسخ کے ہے جیسا کہ اصول میں ٹہر چکا ہے اور بدلیل

عليه وآله وسلم اصحابى كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم

اس حدیث کے میری اصحاب ستاروں کی مانند ہیں جسکا اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے

وان العوام فى السلف كانوا يستفتون الفقهاء من غير

اور سلف کے زمانہ میں عوام لوگ فقہاء سے بدون رجوع کے

رجوع الى معين من غير انكار فحل محل الاجماع على الجواز

کسے معین کیطرف فتوی لیتی ہی بیچہہ اعتراض نہیں تہا پس اجماع کا محل جواز پر ہو گیا

كذا فى شرح ابن الحاجب واما الجواب فى الوجه الثانى وهو

یہہ ابن حاجب کے شرح میں ہے اور رہا جواب دوسری وجہ میں کہ وہ

ما اذا التزم مذهبا معينا كابى حنيفة والشافعى فقد اشار

یہہ ہے کہ کسے مذہب معین کو جیسے حنفے اور شافعے لازم کرلے سو

ابن الحاجب الى الاختلاف فى ذلك من اختلاف مذهبه

ابن حاجب نے اس وجہ میں اختلاف کیطرف بمحل اختلاف اپنے مذہب کے

اشار الى انه اختلف العلماء فى ذلك على ثلاثة اقاويل

اشارہ کیا ہے اور یہہ اشارہ کہ علماء کے اس باب میں مختلف تین قول ہیں

فقيل لا يجوز مطلقا وقيل يجوز مطلقا والقول الثالث

پس کوئی کہتا ہے مطلقا جائز نہیں ہے اور کوئی کہتا ہے مطلقا جائز ہے اور تیسرا قول یہہ ہے کہ

أن الحكم في هذا الوجه والوجه الأول سواء فلا يجوز أن يرجع

کہ اس وجہ کا حکم اور پہلی وجہ کا یکسان ہے سو اوس مذہب سے رجوع کرنا

عنه بعد تقليده فيما قلده أي عمل به ويجوز في غيره وفي عمدة

تقلید کے بعد جس مسئلہ مین تقلید کرچکا یعنی اوسپر عمل کرلیا ہے جائز نہین ہے اور اور مسئلہ مین جائز ہے اور

الأحكام من الفتاوى الصوفية سئل عن يوم عيد الفطر أنا نرى

فتاوی صوفیہ مین سے عمدۃ الاحکام مین ہے روز عید الفطر کے حال سے پوچھا گیا کہ ہم بعضے

بعض الناس يتطوعون في الجامع عند الزوال فنمنعهم عن

آدمیونکو دیکھتے ہین کہ وہ جامع مسجد مین زوال کے وقت نفلین پڑھتے ہین سو ہم

ذلك ونخبرهم عن ورود النهي عن الصلوة في الأوقات الثلاثة

اونکو اس سے منع کرتے ہین اور اونکو سنا دیتے ہین کہ تین وقت مین نماز کی ممانعت آئی ہے

قال أما المنع فلا لكيلا يدخل تحت قوله تعالى أرأيت الذي

جواب دیا ممانعت تو نہین چاہیے تاکہ اس آیت [illegible] تو نے دیکھا وہ جو

ينهى عبدا إذا صلى ولا ينفي وقت الزوال لعسى أن

منع کرتا ہے ایک بندہ کو [illegible] زوال [illegible] وقت ہے شاید کہ

يكون قبله أو بعده [illegible] كان وقته فقد روي عن أبي يوسف رح

کہ پہلے ہو یا پیچھے ہو اور اگر بالفرض زوال [illegible] وقت ہو تو ابو یوسف رح سے روایت ہے

لا يكره ذلك التطوع عند الزوال يوم الجمعة والشافعي رح

کہ یہہ نفلین زوال کیوقت جمعہ کے دن مکروہ نہین ہین اور امام شافعی

لا يكره ذلك في جميع الأيام فلئن اعترضت على هذا المصلى

تو کسے دن بہی مکروہ نہین کہتے پس اگر تو اس مصلے پر اعتراض کریگا

فعسى أن يجيبك أنه تقلد في هذه المسئلة من يرى جواز

تو شاید کہ تجہکو یہہ جواب دیدے کہ مین اس مسئلہ مین ایسے کا مقلد ہون جو اسکو جائز جانتا ہے

ذلك ويحتج عليك بما احتج به من اختار ذلك فليس لك

یا تجہیر وہ ہی استدلال کرکے جو اس قول کے پسند کرنیوالی نے کیا ہے سو تجھکو نہیں چاہیے

ان تنكر على من قلد مجتهدا او احتج دليلا وفيها ايضا من

کہ ایسی پر جو کسی مجتہد کی تقلید یا کسی دلیل سے حجت کرے اعتراض کیا کرے اور یہہ بھی اوسی مین

التجنيس والمزيد وربما قلد هذا المصلي فلا ينكر على من فعل فعلا

تجنیس و مزید سے ہے اور کبھی یہہ مصلی اوسکی تقلید کرلیے سو اوسپر کیا اعتراض جو فعل اجتہادی

مجتهدا او تقلد مجتهد وفي الظهيرية ومن فعل فعلا مجتهدا

عمل مین لاوے یا کسی مجتہد کی تقلید کرے اور ظہیریہ مین ہے اور جو شخص عمل مجتہد فیہ پر عمل کرے

فيه او قلد مجتهدا في فعل مجتهد فيه فلا عار ولا شناعة

یا فعل مجتہد فیہ مین مجتہد کی تقلید کرے تو اوسپر نہ تو کچھہ رشک ہے اور نہ زشتی

ولا انكار عليه وفي المنهاج للبيضاوي لو راى الزوج

اور نہ کوئی اعتراض اور بیضاوی کے منہاج مین ہے اگر زوج نے

لفظا كناية وراته المراة صريحا فله الطلب ولها الامتناع

ایک لفظ کو کنایہ سمجھا اور عورت نے اوسکو صریح سمجھا تو زوج کو حق طلب حاصل ہے اور عورت کو حق امتناع

فيرجعان الى غيرهما فائدة استشكل رجل شافعي

پہر وہ دونو اور کے سامنے پیش کرین فائدہ ایک شخص شافعی مذہب نے

الاختلاف بين عبارتي الانوار فاجبته بما يحل الاختلاف

انوار کے دو مختلف عبارتون پر اعتراض کیا سو مینے اوسکو ایسا جواب دیا جس سے وہ اختلاف رفع ہو جاتا ہے

في كتب القضاء من كتاب الانوار ما حاصله اذا دونت هذه

انوار مین کتاب القضا مین تو ایسی عبارت ہے جسکا حاصل یہہ ہوتا ہے جب یہہ

المذاهب جاز للمقلد ان ينتقل من مذهب [illegible]ـد الى مذهب

مذاہب کتابون مین مندرج ہوگئے تو مقلد کو جائز ہے کہ ایک مجتہد کی مذہب سے منتقل ہوکر دوسرے مجتہد کی مذہب مین چلا جاوے

آخر وكذا لو قلد مجتهدا في بعض المسائل وآخر في البعض

اور ایسے ہی اگر بعض مسائل مین ایک مجتہد کے تقلید کری اور بعض اور مسائل مین دوسرے مجتہد کی

الآخر حتى لو اختار من كل مذهب الأهون كالحنفي إذا افتصد

یہانتک کہ اگر ہر ایک مذہب مین سے سہل سہل اختیار کرے جیسے حنفی جب فصد کھلوای

وأراد أن يأخذ بالشافعي لئلا يتوضأ أو الشافعي مس فرجه

اور یہہ چاہے کہ شافعی مذہب لیلے تاکہ وضو نکرنا پڑے یا شافعی اپنی شرمگاہ کو

أو امرأة وأراد أن يأخذ بالحنفي لئلا يتوضأ وغير ذلك من

یا عورت کو چھوئی اور یہہ چاہے کہ حنفی مذہب لیلوان تاکہ وضو نکرنا پڑے

المسائل جاز هذا حاصل كلام صاحب الأنوار في كتاب القضاء

اور اور مسائل تو جائز ہے یہہ تو خلاصہ انوار کے مصنف کے کلام کا کتاب القضا مین ہے

وقال في باب الاحتساب لو رأى الشافعي شافعيا يشرب

اور باب الاحتساب مین کہتا ہے اگر کوئی شافعی کسی شافعی کو دیکھے کہ نبیذ پیتا ہے

النبيذ أو ينكح بلا ولي ويطأها فله أن ينكر لأن على كل

یا بغیر ولی کے نکاح کرکے وطی کرتا ہے تو اوسکو چاہیے کہ اعتراض کرے کیونکہ ہر

مقلد اتباع مقلده ويعصي بالمخالفة ولو رأى الشافعي الحنفي

مقلد پر اپنے متبوع کا اتباع لازم ہے اور مخالفت سے گنہگار ہوتا ہے اور اگر شافعی نے حنفی کو دیکھا

يأكل الضب أو متروك التسمية عمدا فله أن يقول إما

کہ سوسمار کو یا قصدا متروک التسمیہ کو کہاتا ہے تو اوسکو لازم ہے کہ کہدیوی یا تو

أن تعتقد أن الشافعي أولى بالاتباع وإما أن تترك هذا

تو یہہ اعتقاد کر کہ شافعی کی متابعت اولی ہے یا یہہ کہانا چھوڑدی

كلامه في الاحتساب وبين القولين اختلاف أقول وحل

مصنف کا یہہ کلام احتساب مین ہے اور ان دونو قول مین اختلاف ہے مین کہتا ہون اور میرے

لا اختلاف عندي والله اعلم ان معنى قوله يعصي بالمخالفة

عندی ایس اختلاف کا نہیں اور اللہ خوب جانتا ہے لیکن ہے کہ اس قول یعصی بالمخالفہ کے یہ معنی ہیں

انه يعصي بالمخالفة اذا عزم على تقليده في جميع المسائل

کہ وہ مخالفت سے جب گنہگار ہوتا ہے کہ ارادے تقلید کا عزم مسائل میں کرے

او في هذه المسئلة ثم اقدم على المخالفة فهذه معصية

یا اس خاص مسئلہ میں عزم کرے پھر مخالفت کرنے لگے تو یہ تو بلا شک معصیت ہے

بلا شك واما اذا قلد في هذه المسئلة غيره فذلك الغير

اور رہے وہ صورت کہ اس مسئلہ میں اور کا تقلید ہو سو وہ اور

هو مقلده ولم يخالفه ونقول المسئلة الثانية مبنية

وہی اوسکا متبوع ہے اور اوسکی مخالفت نہیں کی یا یہ کہنا موزوں کہ دوسرا مسئلہ یعنی

على قول الغزالي وشرذمة والاول على قول الجمهور فافهم

امام غزالی اور گروہ کے قول پر مبنی ہے اور پہلا مسئلہ جمہور کے قول پر پس سمجھ لے

فان حل هذا الاختلاف قد صعب على بعض المصنفين

کیونکہ اس اختلاف کا حل بعض مصنفین پر بیشک دشوار ہوا ہے

مسئلة اعلم ان تقليد المجتهد على وجهين واجب و

مسئلہ سمجھ لے کہ مجتہد کے تقلید دو قسم کی ہے واجب اور

حرام فاحدهما ان يكون من اتباع الرواية دلالة تفصيله

حرام پس ایک تو یہ ہے کہ باعتبار دلالت کے روایت کا اتباع ہو اسکی تفصیل یہ ہے

ان الجاهل بالكتاب والسنة لا يستطيع بنفسه التتبع و

کہ جو شخص کتاب اور سنت کو نہیں جانتا تو وہ بذات خود تتبع اور

لا الاستنباط فكان وظيفته ان يسأل فقيها ما حكم رسول

استنباط کی استطاعت نہیں رکھتا پس اوسکا یہ ہے وظیفہ ہے کہ فقیہ سے پوچھ لے کہ رسول اللہ

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي مَسْئَلَةٍ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانی فلانی مسئلہ مین کیا حکم فرمایا ہے جب فقیہ

اَخْبَرَ يَتْبَعُهُ سَوَاءٌ كَانَ مَاخُوذًا مِنْ صَرِيحِ نَصٍّ اَوْ مُسْتَنْبَطًا مِنْهُ
بتا دی تو اوسکا اتباع کریں برابر ہے کہ صریح نص سے لیا ہو یا اوسی استنباط کیا ہو

اَوْ مَقِيسًا عَلَى الْمَنْصُوصِ فَكُلُّ ذٰلِكَ رَاجِعٌ اِلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ
یا منصوص پر قیاس کیا ہو یہہ سب صورتین حضرت صلعم کے روایت کیطرف

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَوْ دَلَالَةً وَهٰذَا قَدِ اتَّفَقَتِ
رجوع کرتے ہین اگرچہ دلالۃً ہو اسکے صحت پر تو تمام

الْاُمَّةُ عَلٰى صِحَّتِهٖ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ بَلِ الْاُمَمُ كُلُّهَا اتَّفَقَتْ عَلٰى
امت کا ہر ہر طبقہ مین اتفاق ہے بلکہ اور تمام امتین اپنے اپنے شرایع مین

مِثْلِهٖ فِي شَرَائِعِهِمْ وَاَمَارَةُ هٰذَا التَّقْلِيدِ اَنْ يَّكُونَ عَمَلُهٗ
ایسی صورت پر متفق ہین اور اس تقلید کا نشان یہہ ہے کہ اوسکا عمل

بِقَوْلِ الْمُجْتَهِدِ كَالْمَشْرُوطِ بِكَوْنِهٖ مُوَافِقًا لِلسُّنَّةِ فَلَا يَزَالُ
مجتہد کے قول پر مثال مشروط کی ہے کہ سنت کے موافق ہو سو ہمیشہ جہان تک ہو سکے

مُتَفَحِّصًا عَنِ السُّنَّةِ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ فَمَتٰى ظَهَرَ حَدِيثٌ يُخَالِفُ
سنت کی تلاش مین رہے پھر جب ایسی حدیث ملجاوی کہ اس قول کے مخالف ہو

قَوْلَهٗ هٰذَا اَخَذَ بِالْحَدِيثِ وَاِلَيْهِ اَشَارَ الْاَئِمَّةُ قَالَ الشَّافِعِيُّ
تو حدیث پر عمل کریں اور ائمہ نے یہہ ہی اشارہ کیا ہے امام شافعی کہتے ہین

اِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي وَاِذَا رَاَيْتُمْ كَلَامِي يُخَالِفُ
جب حدیث صحیح ہو جاوی تو میرا مذہب وہ ہی ہے اور جب تم میری کلام کو دیکھو

الْحَدِيثَ فَاعْمَلُوا بِالْحَدِيثِ وَاضْرِبُوا بِكَلَامِي الْحَائِطَ وَقَالَ مَالِكٌ
کہ حدیث کے خلاف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دیوار پر پٹک دو اور امام مالک کا قول ہے

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَمَاخُوذٌ مِّنْ کَلَامِهٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ اِلَّا رَسُوْلَ

سوا اپنے کلام سے ماخوذ ہوگا اور اوسپر اوسکا کلام رد کیا جاویگا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَح لَا يَنْبَغِيْ

سوائے رسول اللہ صلعم کے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ جو شخص

لِمَنْ لَمْ يَعْرِفْ دَلِيْلِيْ اَنْ يُّفْتِيَ بِكَلَامِيْ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا تُقَلِّدْنِيْ

میری دلیل سے واقف ہو تو اوسکو سزاوار نہین کہ میری کلام کا فتوی دیوی اور امام احمد کہتے ہین کہ میری تقلید کرنا

وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَّلَا غَيْرَهٗ وَخُذِ الْاَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا

اور نہ مالک کے تقلید کرنا اور نہ اوسکی اور احکام وہان ہی سے لے جہان سے اونہون نے لیا ہے

مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اَلْوَجْهُ الثَّانِيْ اَنْ يَّظُنَّ بِفَقِيْهٍ اَنَّهٗ بَلَغَ

کتاب اور سنت سے اور دوسری قسم یہہ ہے کہ کسیے فقیہ کے حق مین یہہ گمان کرلے کہ یہہ

الْغَايَةَ الْقُصْوٰى فَلَا يُمْكِنُ اَنْ يُّخْطِئَ فَمَهْمَا بَلَغَهٗ حَدِيْثٌ

غایت درجہ کو پہنچ گیا ہے سو ممکن نہین کہ یہہ خطا کرے پہر جب اوس مقلد کو

صَحِيْحٌ صَرِيْحٌ يُّخَالِفُ مَقَالَتَهٗ لَمْ يَتْرُكْهُ اَوْ ظَنَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَلَّدَهٗ

صحیح صریح ایسی حدیث پہنچے کہ فقیہ کے قول کے خلاف ہو تو قول کو نچہوڑے یا یہہ خیال کرے جب مین اوسکا مقلد ہو گیا

كَلَّفَهُ اللّٰهُ بِمَقَالَتِهٖ وَّكَانَ كَالسَّفِيْهِ الْمَحْجُوْرِ عَلَيْهِ فَاِنْ بَلَغَهٗ

تو میری حق مین اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور یہہ مقلد ایسا ہے جیسے بیوقوف ممنوع التصرف پہر اگر اوسکو

حَدِيْثٌ وَّاسْتَيْقَنَ بِصِحَّتِهٖ لَمْ يَقْبَلْهُ لِكَوْنِ ذِمَّتِهٖ مَشْغُوْلَةً

حدیث ملجاوی اور صحت کا یقین بہی کرے تو بہی نمانے کیونکہ اوسکا ذمہ

بِالتَّقْلِيْدِ فَهٰذَا اِعْتِقَادٌ فَاسِدٌ وَّقَوْلٌ كَاسِدٌ لَيْسَ لَهٗ شَاهِدٌ

تقلید مین لگا ہوا ہے پس یہہ اعتقاد فاسد ہے اور ہولی بات اوسکا کوئی شاہد نہین ہے

مِّنَ النَّقْلِ وَالْعَقْلِ وَمَا كَانَ اَحَدٌ مِّنَ الْقُرُوْنِ السَّابِقَةِ

نہ نقل اور نہ عقل اور طبقات سابقہ مین سے کوئے نہتا

يفعل ذلك وقد كذب في ظنه من لبس بغير معصوم من
کہ ایسا کرتا ہو اور اپنے گمان کاذب مین خطا سے غیر معصوم کو

الخطاء معصوما حقيقة او معصوما في حق العمل بقوله وفي
حقیقی معصوم یا اوسکے قول پر عمل کرنے مین معصوم ٹھہرا لیا ہے اور اوسکے

ظنه ان الله تعالى كلفه بقوله وان ذمته مشغولة بتقليده
گمان مین یہہ ہے کہ اللہ کا حکم اوسی کا قول ہے اور اسکا ذمہ اسی تقلید مین لگا ہوا ہے

وفي مثله نزل قوله تعالى وانا على آثارهم مقتدون وهل كان
ایسے ہی کے حق مین یہہ آیت اتری ہے اور ہم تو اونکے نشان کے پیرو مین اور کیا ملل سابقہ کی

تحريفات الملل السابقة الا من هذا الوجه مسئلة اختلفوا
تحریفات اسی وجہ کے تہین تہین مسئلہ روایات

في الفتوى بالروايات لشاذة في خزانة الروايات في السراجية
شاذہ مشہورہ پر فتوی دینے مین اختلاف کیا ہے خزانۃ الروایات مین سراجیہ مین سے ہے

ثم الفتوى على الاطلاق على قول ابي حنيفة ثم بقول ابي
پہر علی الاطلاق فتوے امام ابو حنیفہ کے قول پر ہے پہر امام

يوسف ثم بقول محمد بن الحسن الشيباني رح ثم بقول زفر بن
ابو یوسف کے قول پر پہر محمد بن الحسن شیبانی رح کے قول پر پہر امام زفر بن

هذيل والحسن بن زياد رح وقيل اذا كان ابو حنيفة رح في
ہذیل اور حسن بن زیاد کے قول پر اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ

جانب وصاحباه في جانب فالمفتي بالخيار والاول اصح اذا
ایک طرف ہون اور دونو شاگرد ایکطرف تو مفتی کو اختیار ہے اور اول بات اصح ہے اگر

لم يكن المفتي مجتهدا لانه كان اعلم زمانه حتى قال
مفتی مجتہد نہو کیونکہ ابو حنیفہ اپنے زمانہ کے اعلم تھے یہانتک کہ

الشَّافِعِيُّ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ فِي الْمُضْمَرَاتِ

کہ امام شافعی رح کہتے ہیں تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے عیال ہیں مضمرات میں ہے

وَقِيْلَ اِذَا كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح فِيْ جَانِبٍ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدٌ رح فِيْ جَانِبٍ

اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ ایکطرف ہوں اور امام ابو یوسف اور امام محمد ایکطرف

فَالْمُفْتِيْ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ بِقَوْلِهٖ وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ بِقَوْلِهِمَا

تو مفتی کو اختیار ہے چاہے ابو حنیفہ کا قول اختیار کرے اور اگر چاہے اون دونو کا قول

وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا مَعَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ يَاْخُذُ بِقَوْلِهِمَا الْبَتَّةَ اِلَّا اِذَا

اور اگر اون دونوں میں سے کوئی سا ابو حنیفہ کے ساتھہ ہو تو قطعا اون دونو کا قول اختیار کرے ہاں اگر

اصْطَلَحَ الْمَشَائِخُ الْاَخْذَ بِقَوْلِ ذٰلِكَ الْوَاحِدِ فَيُتَّبَعُ اِصْطِلَاحُهُمْ

اگر مشایخ نے اوس ایک کے قول میں مصلحت ٹہرا رکہی ہو تو اونکی مصلحت کا تابع ہو جاوے

كَمَا اخْتَارَ الْفَقِيْهُ اَبُو اللَّيْثِ قَوْلَ زُفَرَ فِيْ قُعُوْدِ الْمَرِيْضِ لِلصَّلٰوةِ

جیسا فقیہ ابو اللیث نے امام زفر کے قول کو مریض کی نماز کیواسطے بیٹہانے میں اختیار کر رکہا ہے

اِنَّهٗ يَقْعُدُ كَمَا يَقْعُدُ الْمُصَلِّيْ فِي التَّشَهُّدِ لِاَنَّهٗ اَيْسَرُ عَلَى الْمَرِيْضِ

کہ مریض اسطرح بیٹہے جیسے مصلی تشہد میں بیٹہتا ہے اس لیے کہ مریض پر آسان ہے

وَاِنْ كَانَ قَوْلُ اَصْحَابِنَا اَنْ يَقْعُدَ الْمَرِيْضُ فِيْ حَالِ الْقِيَامِ مُتَرَبِّعًا

اگرچہ ہماری صحاب کا یہہ قول ہے کہ مریض قیام کے حالت میں متربعا

اَوْ مُحْتَبِيًا لِيَكُوْنَ فَرْقًا بَيْنَ الْقَعْدَةِ وَالْقُعُوْدِ الَّذِيْ هُوَ فِيْ حُكْمِ

یا گوٹ مار کر بیٹہے تا کہ قعدہ اور قعود میں جو کہ قیام کے حکم میں ہے

الْقِيَامِ وَلٰكِنْ هٰذَا يَشُقُّ عَلَى الْمَرِيْضِ لِاَنَّهٗ لَمْ يَتَعَوَّدْ هٰذَا الْقُعُوْدَ

فرق رہی لکن یہہ طرز مریض پر دشوار ہوتی ہے کیونکہ اس طرز کے بیٹہنے کی عادت نہیں ہے

وَكَذٰلِكَ اخْتَارُوا التَّضْمِيْنَ السَّاعِيْ اِذَا سَعٰى اِلَى السُّلْطَانِ بِغَيْرِ

اور ایسی ہی مشایخ نے چغل خور پر ضمان ڈالنا اختیار کر رکہا ہے جب کہ بلا اجازت سلطان کے چغل خوری کرے

إِذْنٍ وَهٰذَا قَوْلُ زُفَرَ رح سَدًّا لِبَابِ السِّعَايَةِ وَإِنْ كَانَ قَوْلُ

اور یہہ امام زفر کا قول ہے تاکہ چغل خوری کا باب بند ہوجاوے اگرچہ ہماری اصحاب کا یہہ قول ہے

أَصْحَابِنَا لَا يَجِبُ الضَّمَانُ لِأَنَّهُ لَمْ يُتْلِفْ عَلَيْهِ مَالًا وَيَجُوزُ لِلْمَشَائِخِ

کہ ساعی پر ضمان نہیں آتا کیونکہ اسنی کچھہ مال تلف نہیں کردیا اور مشایخ کو جائز ہے

أَنْ يَأْخُذُوا بِقَوْلِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَمَلًا لِلْمَصْلَحَةِ الزَّمَانِ

کہ ہماری اصحاب مین سی کسی ایک کا قول زمانہ کی مصلحت پر عمل کرکے انکو اختیار کرلین قنیہ کے

فِي الْقُنْيَةِ فِي بَابِ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمُفْتِي مِنَ النَّوَادِرِ قَالَ رح وَالْفَتْوَى

باب ما یتعلق بالمفتی مین نوادر سی ہے کہتاہے اور فتوی ان مسائل مین

فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ عَلَى قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ لِزِيَادَةِ تَجْرِبَتِهِ وَفِي

جو قضا سے متعلق ہین ابو یوسف کے قول پر ہے کیونکہ انکا تجربہ زیادہ تہا اور

الْمُضْمَرَاتِ وَلَا يَجُوزُ لِلْمُفْتِي أَنْ يُفْتِيَ بِبَعْضِ الْأَقَاوِيلِ الْمَهْجُورَةِ

مضمرات مین ہے اور مفتی کو یہہ جائز نہین کہ بعضے اقاویل متروکہ پر منفعت کے واسطے

لِجَرِّ مَنْفَعَةٍ لِأَنَّ ضَرَرَ ذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَتَمُّ وَأَعَمُّ

فتوی دیوی کیونکہ اسکا ضرر دنیا اور آخرت مین کامل اور شامل ہے

بَلْ يَخْتَارُ أَقَاوِيلَ الْمَشَائِخِ وَاخْتِيَارَهُمْ وَيَقْتَدِي بِسِيَرِ السَّلَفِ

بلکہ مشایخ کے اقاویل اور انکی مختارات کو اختیار کری اور سلف کے حالات کی پیروی کری

وَيَكْتَفِي بِإِحْرَازِ الْفَضِيلَةِ وَالشَّرَفِ فِي الْقُنْيَةِ فِي كِتَابِ أَدَبِ

اور فضیلت اور شرف حاصل کرنے پر اکتفا کری قنیہ کے کتاب ادب

الْقَاضِي فِي بَابِ مَسَائِلَ مُتَفَرِّقَةٍ مَسْئَلَةُ الْمَسَائِلُ الَّتِي

القاضی کے باب مسائل متفرقہ مین ہے مسئلہ جو مسائل کہ

يَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ وَالْفَتْوَى فِيهَا عَلَى قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ لِأَنَّهُ

کہ قضا سے متعلق ہین ان مین فتوی ابو یوسف کے قول پر ہے کیونکہ ابو یوسف کو

حصل له زيادة علم بالتجربة وفي عمدة الاحكام من كشف

تجربہ کا علم بہت زیادہ حاصل تہا کشف البزدوی مین سی عمدة الاحکام مین ہے

البزدوي يستحب للمفتي الاخذ بالرخص تيسيرا على

مفتی کو مستحب ہے کہ رخصتون کو اختیار کری تا کہ عوام پر آسانی ہو

العوام مثل التوضي بماء الحمام والصلوة في الاماكن

جیسے عوام کے پانی سی وضو کرنا اور پاک مکانون مین بدون

الطاهرة بدون المصلى وعدم الاحتراز عن طين الشوارع

جا نماز کے نماز ادا کرنے اور سڑکون کی کیچڑ سے جس جگہہ مین

في موضع حكمو ابطهارته فيها ولا يليق ذلك باهل العزلة

طہارت کا یقین ہو احتراز نکرنا اور یہہ آسانی اہل عزلت کو لایق نہین ہے

بل الاخذ بالاحتياط والعمل بالعزيمة اولى بهم وفي القنية

بلکہ اونکو احتیاط اختیار کرنا اور عزیمت پر عمل کرنا اولے ہے اور قنیہ مین ہے

ثم ينبغي للمفتي ان يفتي الناس بما هو اسهل عليهم

پہر مفتی کو چاہیے کہ لوگون کو وہی فتوی دیوی جو اون پر آسان ہو

كذا ذكره البزدوي في شرح الجامع الصغير ينبغي للمفتي ان

ایسا ہی بزدوی نی جامع صغیر کے شرح مین ذکر کیا ہے کہ مفتی کو چاہیے کہ

ياخذ بالايسر في حق غيره خصوصا في حق الضعفاء لقوله

غیر کے حق مین آسان کو اختیار کری علی الخصوص ناتوان کے حق مین کیونکہ

عليه الصلوة والسلام لابي موسى الاشعري ومعاذ

رسول صلعم نے ابو موسی اشعری اور معاذ کو

حين بعثهما الى اليمن يسرا ولا تعسرا وفي عمدة الاحكام

یمن کیطرف بہیجتی ہوئی فرمایا تہا آسانی کرنا تنگ مت کرنا اور عمدة الاحکام کے

فی کتاب الکراهیۃ سؤر الکلب والخنزیر نجس خلافاً

کتاب الکراہیۃ میں ہے کہ کتے اور سور کا جھوٹا نجس ہے بخلاف

لمالک وغیرہ ولو افتی بقول مالک جاز وفی القنیۃ فقیہ

مالک وغیرہ کے اور اگر مالک کی قول پر فتوی دیدی تو جائز ہے قنیہ میں ہے ایک فقیہ ہے

یفتی بمذہب سعید بن المسیب ویزوج للزوج الاول

کہ سعید بن المسیب کے مذہب پر فتوی دیتا ہے اور مطلقہ ثلاثہ کا نکاح زوج اول سے کردیتا ہے

بقیت مطلقۃ بثلاث تطلیقات کما کان ویعزر الفقیہ

تو وہ مطلقہ ثلاثہ ویسی کی ویسی مطلقہ رہیگی اور فقیہ کو تعزیر دیجاویگی

وفقیہ یحتال فی الطلقات الثلاث ویاخذ الرشوۃ بذلک

اور ایک فقیہ ہے کہ تین طلاقوں میں حیلہ کرتا ہے اسمیں اور رشوت لیتا ہے

ویزوجہا للاول بدون دخول الثانی ہل یصح النکاح وما

اور اوس عورت کا نکاح بدون دخول زوج ثانی کے زوج اول سے کردیتا ہے آیا یہہ نکاح صحیح ہوجاتا ہے اور ایسا

جزاء من یفعل ذلک قالوا یسود ویبعد فی الفتاوی الاعتمادیۃ

کرنیوالی کی کیا سزا ہے سب نے جواب دیا منہ کالا کرکے نکالدیا جاوے فتاوی اعتمادیہ میں

من الفتاوی السمرقندی ان سعید بن المسیب رجع عن

فتاوی سمرقندی کی منقول ہے کہ سعید بن المسیب نے اپنے اس قول سے

قولہ ان دخول المحلل لیس بشرط فی التحلیل فلو قضی بہ قاض

کہ عورت کے حلال ہونیمیں محلل کا دخول شرط نہیں ہے رجوع کیا پس اگر قاضی یہہ ہی حکم دیوے

لاینفذ قضاؤہ ولو حکم بہ فقیہ لایصح ویعزر الفقیہ

تو اوسکا حکم جاری نہیں ہوگا اور اگر کوئی فقیہ حکم دیوے تو صحیح نہیں ہوگا اور فقیہ کو تعزیر دیجاویگی

وفی التحفۃ شرح المنہاج نقل الغزالی الاجماع علی التخییر

اور تحفہ منہاج کی شرح میں ہے کہ غزالی نے اجماع نقل کیا ہے

الْمُقَلِّدِ بَيْنَ قَوْلَيْ إِمَامِهِ أَيْ عَلَى جِهَةِ الْبَدَلِ لَا الْجَمْعِ إِذَا

کہ مقلد کو اپنی امام کے دو قول مین اختیار ہے یعنے بطور بدل کے اختیار ہے بطور جمع کے نہین جسوقت مین

لَمْ يَظْهَرْ تَرْجِيحُ أَحَدِهِمَا وَكَأَنَّهُ أَرَادَ إِجْمَاعَ أَئِمَّةِ مَذْهَبِهِ

کہ کسی ایک قول کی ترجیح نہ ظاہر ہو اور شاید کہ اوس مذہب کے ائمہ کا اجماع مراد ہے

كَيْفَ وَمُقْتَضَى مَذْهَبِنَا كَمَا قَالَهُ السُّبْكِيُّ مَنْعُ ذَلِكَ فِي الْقَضَاءِ

کیونکہ یہہ مراد نہو حالانکہ ہماری مذہب کا مقتضا چنانچہ سبکی کہتا ہے قضاء

وَالْإِفْتَاءِ دُونَ الْعَمَلِ لِنَفْسِهِ وَبِهِ يُجْمَعُ بَيْنَ قَوْلِ الْمَاوَرْدِيِّ

اور افتا مین ہے منع کرتا ہے اپنی حق مین عمل کرنا ممنوع نہین ہے اور اسی سی ماوردی کے قول مین موافقت ہو جاتی ہے

يَجُوزُ عِنْدَنَا وَانْتَصَرَهُ الْغَزَالِيُّ كَمَا يَجُوزُ لِمَنْ أَدَّاهُ اجْتِهَادُهُ

کہ ہماری نزدیک جائز ہے اور غزالی نے اسکی مدد کی ہے جیسے اوس شخص کو کہ اوسکا اجتہاد قبلہ کی جہت مین

إِلَى تَسَاوِي جِهَتَيْنِ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى أَيِّهِمَا شَاءَ إِجْمَاعًا وَقَوْلِ

دو طرف مساوات پیدا کری اختیار ہے کہ بالاجماع دو نو طرف مین سے جدہر چاہے نماز پڑہے اور

الْإِمَامِ يَمْتَنِعُ إِنْ كَانَا فِي حُكْمَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ كَإِيجَابٍ وَ

اور امام کا قول یہہ ہے کہ اختیار نہین ہے جس صورت مین کہ وہ دو قول دو حکم متضاد یعنے مخالف مین ہون

تَحْرِيمٍ بِخِلَافِ نَحْوِ خِصَالِ الْكَفَّارَةِ وَأَجْرَى السُّبْكِيُّ ذَلِكَ

جیسے وجوب اور حرمت بخلاف مثل اقسام کفارہ کے اور سبکی نے یہہ بہی جاری کر دیا ہے

وَتَبِعُوهُ فِي الْعَمَلِ بِخِلَافِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ أَيْ مِمَّا عُلِمَتْ

اور لوگ برخلاف مذاہب اربعہ سے عمل کرتے ہین اوسکے تابع ہو گئے ہین اوس مسئلہ مین

نِسْبَتُهُ لِمَنْ يَجُوزُ تَقْلِيدُهُ وَجَمِيعُ شُرُوطِهِ عِنْدَهُ وَحَمْلُ عَلَى

کہ اوسکی نسبت ایسی مجتہد کیطرف جسکی تقلید جائز ہووی اور اوسکی شرطین اوسکی پاس جمع ہون عمل مین اسی ہو اور

ذَلِكَ قَوْلُ ابْنِ الصَّلَاحِ لَا يَجُوزُ تَقْلِيدُ غَيْرِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ

ابن الصلاح کے یہہ قول کہ بجز چارون امام کے کسیکی تقلید جائز نہین ہے

اَیْ فِی قَضَاءٍ وَّاِفْتَاءٍ وَّمَحَلُّ ذٰلِکَ وَغَیْرِہٖ مِنْ صُوَرِ التَّقْلِیْدِ

یعنے قضا اور افتا مین اسہی پر محمول ہواہی اور اسکا اور اسکے غیرکا محل تقلید کے صور تو نمین جبتک ہے

مَالَمْ یَتَتَبَّعِ الرُّخَصَ بِحَیْثُ تَنْحَلُّ رِبْقَۃُ التَّقْلِیْدِ عَنْ عُنُقِہٖ

کہ رخصتونکا متلاشی نہو یہانتک کہ تقلید کے رسی اوسکی گردن سی کہل جاوی

وَاِلَّا اَثِمَ بِہٖ بَلْ قِیْلَ فَسَقَ وَھُوَ وَجِیْہٌ قِیْلَ وَمَحَلُّ ضُعْفِہٖ اَنْ

اورنہین تو اس سے گنہگار ہوویگا بلکہ کوئی کہتاہی فاسق ہوویگا اوریہہ ہی قوی ہی اورکوئی کہتاہی ضعف کا محل یہہ ہے

یَتَتَبَّعَھَا مِنَ الْمَذَاھِبِ الْمُدَوَّنَۃِ وَاِلَّا فَسَقَ قَطْعًا اِنْتَھٰی

کہ مذہب مدونہ مین سی رخصتونکا متلاشی ہو اور نہین تو یقیناً فاسق ہوگا تحفہ کا قول تمام ہوا

فَصْلٌ فِی الْعَامِیِّ اِعْلَمْ اَنَّ الْعَامِیَّ الصِّرْفَ لَیْسَ لَہٗ مَذْھَبٌ

فصل عامی کے حال مین سمجہہ لے کہ نری عامی کا کوئی مذہب نہین ہے

وَاِنَّمَا مَذْھَبُہٗ فَتْوَی الْمُفْتِیْ فِی الْبَحْرِ الرَّائِقِ لَوِ احْتَجَمَ اَوِ اغْتَابَ

اوسکا مذہب تویہہ ہے مفتی کا فتوی ہے بحرالرائق مین ہے اگر پچہنے لگائی یا غیبت کی

فَظَنَّ اَنَّہٗ یُفْطِرُہٗ ثُمَّ اَکَلَ اِنْ لَّمْ یَسْتَفْتِ فَقِیْہًا وَّلَا بَلَغَہُ

اور گمان کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا پہر کہالیا تو اگر اوسنے کسی فقیہ سے نہین پوچہا اور نہ اوسکو

الْخَبَرُ فَعَلَیْہِ الْکَفَّارَۃُ لِاَنَّہٗ مُجَرَّدُ جَہْلٍ وَّاَنَّہٗ لَیْسَ بِعُذْرٍ فِیْ

حدیث پہنچی تو اوسپر کفارہ ہے اسواسطی کہ یہہ جہالت ہے جہالت ہے اور دارالاسلام مین جہالت

دَارِ الْاِسْلَامِ وَاِنِ اسْتَفْتٰی فَقِیْہًا فَاَفْتَاہُ لَا کَفَّارَۃَ عَلَیْہِ لِاَنَّ

عذر نہین ہے اور اگر کسے فقیہ سی پوچہہ لیا اور اوسنے فتوی دیدیا تو اوسپر کفارہ نہین ہے کیونکہ

الْعَامِیَّ یَجِبُ عَلَیْہِ تَقْلِیْدُ الْعَالِمِ اِذَا کَانَ یَعْتَمِدُ عَلٰی فَتْوَاہُ

عامی پر عالم ہی کی تقلید واجب ہوتی ہے جس صورت مین کہ وہ عامی اوس عالم کے فتوی پر اعتماد کرتا ہو

فَکَانَ مَعْذُوْرًا فِیْمَا صَنَعَ وَاِنْ کَانَ الْمُفْتِیْ مُخْطِیًا فِیْمَا اَفْتٰی وَاِنْ

تو یہہ عامی اپنی کار مین معذور رہوا اگرچہ مفتی فتوی دینی مین خطا وار ہو اور اگر

لم يستفت ولكنه بلغه الخبر وقوله صلى الله عليه وآله
اور اس عامی نے پوچھا تو نہین پر اوسکو یہہ حدیث حضرت صلعم کے ملنے
وسلم افطر الحاجم والمحجوم وقوله عليه الصلوة والسلام
کہ حاجم اور محجوم کا روزہ جاتا رہتا ہے اور حضرت صلعم کے یہہ حدیث
الغيبة تفطر الصائم ولم يعرف النسخ ولا تأويله لا كفارة
کہ غیبت روزہ دار کا روزہ توڑ دیتی ہی اور وہ نسخ کو جانتا نہین اور نہ اوسکے تاویل جانتاہی طرفین کے نزدیک
عليه عندهما لان ظاهر الحديث واجب العمل به خلافا
اوسپر کفارہ نہین ہے کیونکہ ظاہر حدیث واجب العمل ہے
لابي يوسف لانه ليس للعامي العمل بالحديث لعدم علمه
ابو یوسف کے خلاف ہے اسلیے کہ عامی کو حدیث پر عمل کرنا نہین چاہیے کیونکہ عامی
بالناسخ والمنسوخ ولو لمس امرأة او قبلها بشهوة او اكتحل
ناسخ او منسوخ کو نہین جانتا اور اگر عورت کو چھوا یا شہوت سی اوسکا بوسہ لیا یا سرمہ ڈالا
فظن ان ذلك تفطر ثم افطر عليه الكفارة الا اذا استفتى
اور گمان کیا کہ اس سی روزہ جاتا رہا پہر افطار کردیا تو اوسپر کفارہ ہے ہان اگر
فقيها فافتاه بالفطر او بلغه خبر فيه ولو نوى الصوم
کسی فقیہ سی پوچھہ لی اور وہ افطار کا فتوی دیدے یا اوسکو اس باب مین خبر پہنچ جاوے اور اگر زوال سے
قبل الزوال ثم افطر لم يلزمه الكفارة عند ابي حنيفة
پہلے روزہ کی نیت کی پہر توڑ دیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اوسپر کفارہ لازم نہین ہے
خلافا لهما كذا في المحيط وقد علم من هذا ان مذهب
صاحبین کے برخلاف یہہ محیط مین ہے اور اس سی خوب معلوم ہوگیا کہ عامی کا مذہب
العامي فتوى مفتيه وفيه ايضا في باب قضاء الفوائت
مفتی کا فتوی ہے اور اوسی مین باب قضاء الفوائت مین

عِندَ قَولِهِ وَيَسقُطُ لِضِيقِ الوَقتِ وَالنِّسيَانِ اِن كَانَ عَامِيًّا

اس قول کے پاس وروقت کی تنگی سے اور بھول جانے سے ساقط ہوجاتی ہے یہہ ہے اگر عامی ہے

لَيسَ لَهُ مَذهَبٌ مُعَيَّنٌ فَمَذهَبُهُ فَتوَى مُفتِيهِ كَمَا صَرَّحُوا

تو اوسکا کوئی مذہب معین نہین ہے پس اوسکا مذہب مفتی کا فتوی ہے چنانچہ اسکی سب نے تصریح کردی ہے

بِهِ فَاِن اَفتَى حَنَفِيٌّ اَعَادَ العَصرَ وَالمَغرِبَ وَاِن اَفتَاهُ شَافِعِيٌّ

پس اگر حنفی نے فتوی دیا تو عصر اور مغرب دونو کو دوہراوے اور اگر شافعی نے فتوی دیا

فَلَا يُعِيدُهُمَا وَلَا عِبرَةَ بِرَأيِهِ وَاِن لَم يَستَفتِ اَحَدًا وَصَادَفَ

تو دونو کو نہ دوہراوے اور اوسکی رای کا کچھہ اعتبار نہین ہے اور اگر کسی سے بھی نہ پوچھا

الصِّحَّةَ عَلَى مَذهَبِ مُجتَهِدٍ اَجزَاهُ وَلَا اِعَادَةَ عَلَيهِ اِنتَهَى

اور کسی مجتہد کی مذہب کے موافق صحیح ہوا تو اوسکو کافی ہے اور اوسپر اعادہ نہین ہے تمام ہوا

وَفِي شَرحِ مِنهَاجِ البَيضَاوِيِّ لِابنِ اِمَامِ الكَامِلِيَّةِ فَاِذَا

اور بیضاوی کی منہاج کی شرح امام کاملیہ کی تصنیف مین یہہ ہے اگر

وَقَعَت لِعَامِيٍّ حَادِثَةٌ فَاستَفتَى فِيهَا مُجتَهِدًا وَعَمِلَ فِيهِ

کسے عامی کو کوئی حادثہ پیش آوے اور اوسنے اوس حادثہ مین کسی مجتہد سے فتوی پوچھا اور اوسی مجتہد کے

بِفَتوَى ذَلِكَ المُجتَهِدِ فَلَيسَ لَهُ الرُّجُوعُ عَنهُ اِلَى فَتوَى غَيرِهِ

فتوی پر عمل کرلیا تو اوسکو اس فتوی سے اور کے فتوی کیطرف

فِي تِلكَ الحَادِثَةِ بِعَينِهَا بِالاِجمَاعِ كَمَا نَقَلَهُ ابنُ الحَاجِبِ وَ

اسی حادثہ معین مین رجوع کرنا بالاجماع جائز نہین ہے چنانچہ اسکو ابن الحاجب وغیرہ نے

غَيرُهُ وَفِي جَمعِ الجَوَامِعِ الخِلَافُ فِيهِ وَاِن كَانَ قَبلَ العَمَلِ فَقَالَ

نقل کیا ہے اور جمع الجوامع مین ہے اسمین خلاف ہے اور اگر پیش از عمل رجوع ہو

النَّوَوِيُّ المُختَارُ مَا نَقَلَهُ الخَطِيبُ غَيرُهُ اَن لَم يَكُن

نووی کہتا ہے کہ مختار وہی ہے جو خطیب وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ اگر وہان دوسرا

هناك مفتٍ آخر لزمه بمجرد فتواه وان لم تسكن نفسه

مفتی نہو تو اوسپر فتوی دیتی ہی عمل لازم ہوجائیگا اگرچہ اوسکی خاطر جمع نہو

وان كان هناك آخر لم يلزمه بمجرد افتائه اذ له ان يسال

اور اگر وہان اور بہی مفتی ہو تو اوسپر فتوی دیتی ہی عمل لازم نہین آتا اسلیے کہ اوسکو اختیار ہے کہ اور سی پوچہی

غيره وحينئذ فقد يخالفه فيجيء فيه الخلاف في اختلاف

اور اب شاید کہ یہہ اوسکی مخالف ہووی پہر اسمین خلاف ہوویگا اختلاف

المفتين اما اذا وقعت له حادثة غير ذلك فالاصح انه

المفتیین مین ہے کہ اگر اوسکو اور حادثہ پیش آوی تو اصح یہہ ہے کہ اوسکو

يجوز له ان يستفتي فيها غير من استفتاه في الحادثة

جائز ہے کہ اس حادثہ ثانی مین اور مفتی سی اوسکے سوا جس سے پہلے حادثہ مین پوچہا تہا

السابقة وقطع الكيا الهراسي بانه يجب على العامي ان يلتزم

پوچہہ لی اور کیا الہراسی نی قطعی کہاہے کہ عامی پر یہہ واجب ہے کہ کوئی

ن
الكيا الهراسی

مذهبا معينا واختار في جمع الجوامع انه يجب ذلك ولا

ایک معین مذہب لازم کرلے اور جمع الجوامع مین یہہ اختیار کیا ہے کہ یہہ واجب تو ہی اور اوسکو

يفعله بمجرد التشهي بل يختار مذهبا يقلده في كل شيء

صرف خواہش کے موافق دیکہہ کر نہ اختیار کرلے بلکہ ایسا مذہب اختیار کری کہ اوسکی تقلید ہر باب مین

يعتقده ارجح او مساويا لغيره لا مرجوحا وقال النووي

ارجح یا دوسری کے مساوی اعتقاد کری مرجوح نہ سمجہے اور نووی کہتاہے

الذي يقتضيه الدليل انه لا يلزمه التمذهب بمذهب

کہ دلیل کا مقتضا تو یہہ ہے کہ اوسکو کسی مذہب کا مقید ہونا لازم نہین ہے

بل يستفتي من شاء لكن من غير تلقط للرخص ولعل من منعه

بلکہ جس سے چاہے فتوی پوچہہ لے پر آسانیون کو نہ تلاش کری اور شاید جس نے اوسکو منع کیاہے

لَمْ يَثِقْ بِعَدَمِ تَلَقُّطِهٖ وَاِذَا الْتَزَمَ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا فَيَجُوْزُ لَهُ الْخُرُوْجُ

اوسنی اسکی آسانیان تلاش نکرنی پر اعتماد نہین کیا اور جب وہ کوئی سا مذہب معین لازم کری تو اوسکو اوس مذہب سے نکلجانا

عَنْهُ عَلَى الْاَصَحِّ وَفِيْ كِتَابِ زُبَدِ لِابْنِ رَسْلَانَ وَالشَّافِعِيُّ وَ

اصح قول پر جائز ہے اور ابن رسلان کی کتاب زبد مین ہی اور شافعی اور

مَالِكٌ وَّالنُّعْمَانُ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّسُفْيَانُ وَغَيْرُهُمْ مِّنْ سَائِرِ

مالک اور نعمان اور احمد بن حنبل اور سفیان وغیرہ تمام ائمہ

الْاَئِمَّةِ عَلٰى هُدًى وَّالْاِخْتِلَافُ رَحْمَةٌ وَّفِيْ شَرْحِ غَايَةِ

ہدایت پر ہین اور اختلاف خدا کی رحمت ہے اور غایت البیان

الْبَيَانِ لَوِاخْتَلَفَ جَوَابُ مُجْتَهِدَيْنِ مُتَسَاوِيَيْنِ فَالْاَصَحُّ

اوسکے شرح مین ہے اگر دو مجتہد مساوی مختلف جواب دیوین تو اصح قول یہہ ہے

اَنَّ لِلْمُقَلِّدِ اَنْ يَّتَخَيَّرَ بِقَوْلِ مَنْ شَاءَ مِنْهُمَا وَقَدْ مَرَّ مَا فِي

کہ مقلد کو جائز ہے کہ جسکے قول کو چاہے اختیار کری اور اس مسئلہ مین

التُّحْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ بَابٌ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنْ

جو تحفہ مین ہے سو گذر چکا ہے **باب** اور یہہ جو ہمنے ذکر کیا ہے ایک امر

الْاَمْرَيْنِ الْاَمْرَيْنِ هُوَ الَّذِيْ مَشٰى عَلَيْهِ جَمَاهِيْرُ الْعُلَمَاءِ

دو امرون مین سی یہہ ایسا ہے کہ جسپر جمہور علما

مِنَ الْاٰخِذِيْنَ بِالْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَوَصّٰى بِهٖ اَئِمَّةُ الْمَذَاهِبِ

مذاہب اربعہ کے پیرو گئے ہین اور مذہب کے اماموں نے اپنے شاگردون کو اسکے

اَصْحَابَهُمْ قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْرَانِيُّ فِي الْيَوَاقِيْتِ

وصیت کی ہے شیخ عبد الوہاب شعرانی یواقیت

وَالْجَوَاهِرِ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَنْبَغِيْ

والجواہر مین کہتے ہین امام ابو حنیفہ سی روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے اوسکو

لمن لم يعرف دليلي ان يفتي بكلامي وكان اذا افتى

جو میری دلیل نہ جانتا ہو سزاوار نہین ہے کہ میری قول پر فتوی دلوی اور فتوی دیتی ہوئی

يقول هذا رأي النعمان بن ثابت يعني نفسه وهو احسن

کہا کرتی یہہ تو نعمان بن ثابت کی رائی ہی اپنی اپنی آپ کو مراد لیتے تہے اور جو سب سے اچھی ہوسکا

ما قدرنا عليه فمن جاء باحسن منه فهو اولى بالصواب

اسمین بہتر ہے پہر جو شخص اسکی بہتر لاوی پس وہ صواب تر ہے

وكان الامام مالك يقول ما من احد الا وماخوذ من

اور امام مالک کا یہہ حال تہا کہ کہا کرتی تہی جو ہی سوا اپنی کلام مین ماخوذ ہی

كلامه ومردود عليه الا رسول الله صلى الله عليه

اور اوسکا کلام قابل رد کی ہے بجز رسول اللہ صلعم کے

وآله وسلم وروى الحاكم والبيهقي عن الشافعي انه

اور حاکم اور بیہقی شافعی سے روایت کرتی ہین کہ وہ

كان يقول اذا صح الحديث فهو مذهبي وفي رواية اذا

کہا کرتی ہی اگر حدیث صحیح پیدا ہو جاوی تو میرا مذہب وہی ہی اور ایک روایت مین ہی جب

رأيتم كلامي يخالف الحديث فاعملوا بالحديث واضربوا

میری کلام کو دیکہو کہ حدیث سی مخالف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو

بكلامي الحائط وقال يوما للمزني يا ابراهيم لا تقلدني

دیوار پر پہینک دو اور ایکدن مزنی سی کہا ای ابراہیم ہر ایک بات مین

في كل ما اقول وانظر في ذلك لنفسك فانه دين وكان

میری تقلید نکرنا اور اسمین اپنی جان پر رحم کرنا کیونکہ یہہ دین ہے اور شافعی

رحمة الله عليه يقول لا حجة في قول احد دون رسول الله

رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتی تہی کسیکے قول مین حجت نہین ہے سوای رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم وإن كثروا ولا في قياس ولا في
صلعم کے اگرچہ کہنے والے کثرت سے ہون اور نہ کسی قیاس مین اور نہ

شيء وما ثم إلا طاعة الله ورسوله بالتسليم وكان الإمام
کسی شی مین اور یہان بجز طاعۃ اللہ اور اوسکے رسول کے تسلیم کرنی اور کچھ نہین ہے اور امام

أحمد يقول ليس لأحد مع الله ورسوله كلام وقال أيضا
احمد کہا کرتی تھی کہ کسیکو اللہ اور رسول کے ساتھ کلام کی گنجائش نہین ہے اور ایک شخص سے یہہ بھی کہا

لرجل لا تقلدني ولا تقلدن مالكا ولا الأوزاعي ولا
کہ میری تقلید نکرنا اور نہ مالک کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ

النخعي ولا غيرهم وخذ الأحكام من حيث أخذوا من
نخعی کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہان سی لی جہان سی اونہون نی لیے ہین

الكتاب والسنة انتهى ثم نقل عن جماعة عظيمة من علماء
کتاب اور سنت سی تمام ہوا پھر اوسنی علما مذاہب مین سی ایک بڑی گروہ کا یہہ حال

المذاهب أنهم كانوا يعملون ويفتون بالمذاهب من
گروہ لوگ مذاہب کے مطابق عمل کرتی اور فتوی دیتے کسی مذہب معین کا

غير التزام مذهب معين من زمن أصحاب المذاهب إلى
التزام نہین تھا ارباب مذاہب سی لیکر اور اوسکے زمانہ تک کا

زمانه على وجه يقتضي كلامه أن ذلك أمر لم يزل
ایسے طور پر نقل کیا کہ اوسکی کلام سی لازم آتاہے کہ علماء متقدمین

العلماء عليه قديما وحديثا حتى صار بمنزلة المتفق
اور متاخرین ہمیشہ اسی حال پر رہی ہین یہان تک کہ یہہ حال متفق علیہ ہوگیا

عليه فصار سبيل المسلمين الذي لا يصح خلافه ولا
اور مسلمانونکا ایسا راستہ پڑگیا کہ اسکا خلاف صحیح نہین ہے اور ہمکو

حاجة بنا بعد ما ذكرناه وبسطه إلى النقل الأقاويل ولكن

کیا ضرورت ہے کہ اوسکے ذکر اور تفصیل کے بعد اقاویل نقل کریں اور لیکن

لا بأس أن نذكر بعض ما نحفظه في هذه الساعة

کچہہ ڈر نہیں ہے کہ جو کچھہ ہمکو اسوقت یاد ہے بیان کردین

قال البغوي في مفتتح شرح السنة وإني في أكثر ما أوردته

بغوی شرح السنۃ کی ابتدا میں کہا ہے اور میں نے جو اکثر بیان کیا ہے

بل في عامة متبع إلا القليل الذي لا بد لي بنوع من

بلکہ سب کا سب متبعیت سے بیان کیا ہے مگر کچھہ تھوڑا سا بہر جہکو

الدليل في تأويل كلام محتمل أو إيضاح مشكل أو

کلام محتمل کی تاویل میں یا مشکل کے واضح کرنے میں یا

ترجيح قول على آخر وقال في باب الذي يستفتح به الصلوة

ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دینی میں کہ دلیل سے نظر ہوا اور اوس نے اوسکے باب میں جسمی نماز شروع کرتی ہین

بعد ما ذكر التوجيه وسبحانك اللهم وقد روي غير

توجیہ اور سبحانک اللہم کے ذکر کے بعد یہہ کہا ہے اور نماز

هذا من الذكر في افتتاح الصلوة فهو من الاختلاف المباح

شروع کرتے مین اور دعائین بہی مروی ہین سو یہہ اختلاف مباح ہے

فبأيها استفتح جاز وقال في باب المرأة لا تخرج إلا مع

پہر جس دعا سے نماز شروع کرے جائز ہی اور باب مین کہا ہے عورت بدون محرم کے سفر کو نجاوے

محرم وهذا الحديث يدل على أن المرأة لا يلزمها الحج إذا

اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ عورت پر حج فرض نہیں ہے جسصورت مین

لم تجد رجلا ذا محرم يخرج معها وهو قول النخعي والحسن

کہ کوئی ایسا محرم مرد نہ ملی کہ اوس عورت کی ساتھہ جاوے اور یہہ نخعی اور حسن بصری کا قول ہے

الْبَصْرِيُّ وَبِهِ قَالَ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ

بصری کا قول ہے اور یہی ہے ثوری اور احمد اور اسحق اور اصحاب الرای کہتے ہین

وَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ يَلْزَمُهَا الْخُرُوجُ مَعَ جَمَاعَةِ النِّسَاءِ وَهُوَ

اور ایک قوم سطرف گئی ہے کہ اوس عورت کو ساتھ عورتوں کے ساتھ جانا لازم ہے یہہ

قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالْأَوَّلُ أَوْلَى بِظَاهِرِ الْحَدِيثِ قَالَ

امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے اور ظاہر حدیث سے قول اول اولی ہے

الْبَغَوِيُّ فِي حَدِيثِ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ

بغوی بروع دختر واشق کے حدیث مین کہتے ہین کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین

عَلَيْهِ فَإِنْ كَانَ يَثْبُتُ حَدِيثُ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ فَلَا حُجَّةَ

اگر بروع دختر واشق کی حدیث ثابت ہے تو

فِي قَوْلِ أَحَدٍ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بجز سوا نبی صلعم کے کسی کے قول مین کچھہ حجت نہین ہے

فَقَالَ مَرَّةً عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَمَرَّةً عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ وَمَرَّةً عَنْ بَعْضِ أَشْجَعَ

کیونکہ کبھی کہتا ہے معقل بن یسار سے اور کبھی معقل بن سنان سے اور کبھی کسی اشجع سے

وَإِنْ لَمْ يَثْبُتْ فَلَا مَهْرَ لَهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ انْتَهَى قَوْلُ

اور اگر وہ حدیث ثابت نہین ہے تو اوسکے لیے مہر نہین ہے اور اوسکے واسطے میراث ہے

الْبَغَوِيِّ وَقَالَ الْحَاكِمُ بَعْدَ حِكَايَةِ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ إِنْ صَحَّ

بغوی کا قول تمام ہوا اور حاکم بعد حکایت قول شافعی کے کہ اگر

حَدِيثُ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ قُلْتُ بِهِ إِنَّ بَعْضَ مَشَائِخِهِ

حدیث بروع دختر واشق کی صحیح ہوتی تو مین اسکا قایل ہوتا کہتا ہے

قَالَ لَوْ حَضَرْتُ الشَّافِعِيَّ لَقُمْتُ عَلَى رُؤُوسِ أَصْحَابِهِ وَقُلْتُ

کہ میرا ایک استاد کہتا تہا کہ اگر مین شافعی کے عہد مین ہوتا تو اوسکے شاگردون کی مجمع مین جاکر کہتا

فَقَدْ صَحَّ الْحَدِيثُ فَقُلْ بِهِ انْتَهٰى قَوْلُ الْحَاكِمِ وَهٰكَذَا تَوَقَّفَ

کہ حدیث تو صحیح ہے لیوں مطابق کل ہوجہ حاکم کا قول تمام ہوا اور ایسے ہی

الشَّافِعِيُّ فِي حَدِيثِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ فِي اَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ

امام شافعی نے بریدۃ الاسلمی کی حدیث میں جو نماز کے اوقات میں ہے توقف کیا ہے

وَصَحَّ الْحَدِيثُ عِنْدَ مُسْلِمٍ فَرَجَعَ جَمَاعَاتٌ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَ

اور یہہ حدیث مسلم کے نزدیک صحیح ہے سو محدثین میں سے کئی جماعت نے رجوع کیا

هٰكَذَا فِي الْمُعْتَصَرِ اِسْتَدْرَكَ الْبَيْهَقِيُّ عَلَى الشَّافِعِيِّ بِحَدِيثِ

ایسی ہی معتصر کے رسالہ مین بیہقی نے شافعی پر

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاسْتَدْرَكَ الْغَزَالِيُّ عَلَى الشَّافِعِيِّ فِي مَسْئَلَةِ

عبد اللہ بن عمر کی حدیث سی خوردہ پکڑا ہے اور غزالی نے شافعی کے پانی کی نجاست کے

نَجَاسَةِ الْمَاءِ اِذَا كَانَ دُونَ الْقُلَّتَيْنِ فِي كَلَامٍ كَثِيرٍ مَذْكُورٍ

مسئلہ مین جب وہ قلتین سے کمتر ہو کلام طویل مین جو احیاء العلوم مین مذکور ہے

فِي الْاِحْيَاءِ وَلِلنَّوَوِيِّ وَجْهٌ اَنَّ بَيْعَ الْمُعَاطَاةِ جَائِزٌ عَلٰى

خوردہ پکڑا ہے اور نووی کی ایک وجہ ہے کہ بیع معاطاۃ کے

خِلَافِ نَصِّ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَدْرَكَ الزَّمَخْشَرِيُّ عَلٰى

برخلاف نص شافعی کے جائز ہے اور بعض مسائل مین زمخشری نے

اَبِي حَنِيفَةَ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا مَا قَالَ فِي اٰيَةِ التَّيَمُّمِ

امام ابو حنیفہ پر خوردہ پکڑا ہے ایک یہہ کہ جو خوردہ مین سے تیمم کے

مِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ قَالَ الزَّجَّاجُ الصَّعِيدُ وَجْهُ الْاَرْضِ تُرَابًا

آیت مین کہا ہے زجاج کہتا ہے صعید زمین کا سطح ہے مٹی ہو

كَانَ اَوْ غَيْرَهُ وَاِنْ كَانَ صَخْرًا لَا تُرَابَ عَلَيْهِ فَلَوْ ضَرَبَ

یا کچھہ اور ہو اگرچہ صاف پتھر ہو کہ اوپر غبار نہو پھر اگر متیمم نے اوپر

الْمُتَيَمِّمُ يَدَهُ عَلَيْهِ وَمَسَحَ لَكَانَ ذٰلِكَ طَهُورَهُ وَهُوَ مَذْهَبُ

اپنا ہاتھ مارا اور مسح کرلیا تو بیشک یہہ ہی اوسکا پاک کرنیوالا ہے اور یہہ ہے

أَبِي حَنِيفَةَ فَإِنْ قُلْتَ فَمَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ

ابو حنیفہ کا مذہب ہے اگر تو یہہ اعتراض کرے پہر کیا کہوگے سورہ مائدہ کی اس آیت مین

فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ أَيْ بَعْضِهِ وَهٰذَا لَا يَتَأَتَّى

پس مسح کرو اپنے موہون پر اور ہاتون پر اوسمین سے یعنے کچہہ اوسمین سے اور اوس پتہر مین

فِي الصَّخْرِ الَّذِي لَا تُرَابَ عَلَيْهِ قُلْتُ قَالُوا إِنَّ مِنْ لِابْتِدَاءِ

کیونکہ صاف ہوتا ہے جسپر مٹی نہین ہوتی یہہ امر نہین ہو سکتا مین جواب دونگا کہ فقہار کہتی ہین کہ منہ مین من ابتدار

الْغَايَةِ فَإِنْ قُلْتَ قَوْلُهُمْ إِنَّهَا لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ قَوْلٌ مُتَعَسِّفٌ وَلَا

غایت کا ہی پہر اگر تو کہی کہ فقہا کا یہہ قول کہ من ابتدار غایت کا ہی زبردستی کا قول ہے اور

يَفْهَمُ مِنْ قَوْلِ الْعَرَبِ مَسَحْتُ بِرَأْسِهِ مِنَ الدُّهْنِ وَمِنَ

اور عرب کے اس محاورہ سی مسحت برأسہ من الدہن یعنی مین نے اوسکی سرکو تیل لگا دیا اور

التُّرَابِ وَمِنَ الْمَاءِ إِلَّا مَعْنَى التَّبْعِيضِ قُلْتُ هُوَ كَمَا تَقُولُ

مٹی لگا دی اور پانی لگا دیا تبعیض ہی کی معنی سمجہہ مین آتی مین مین کہتا ہون تو سچ کہتا ہے

وَالْإِذْعَانُ لِلْحَقِّ أَحَقُّ مِنَ الْمِرَاءِ انْتَهَى كَلَامُ الزَّمَخْشَرِيِّ

اور حق کا یقین کرنا آدمی کو سزاوار ہے زمخشری کا قول تمام ہوا

وَهٰذَا الْجِنْسُ مِنْ مُؤَاخَذَاتِ الْعُلَمَاءِ عَلَى أَئِمَّتِهِمْ لَا سِيَّمَا

اور علمار کے ایسی ایسی اعتراض اپنے اماموں پر علے الخصوص

مُؤَاخَذَاتُ الْمُحَدِّثِينَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصَى وَقَدْ حَكَى لِي شَيْخِي

محدثین کے مواخذے گنتی سی زیادہ ہین اور بیشک میری استاد شیخ

الشَّيْخُ أَبُو طَاهِرٍ الشَّافِعِيُّ عَنْ شَيْخِهِ الشَّيْخِ حَسَنِ الْعُجَيْمِيِّ

شیخ ابو طاہر شافعی نے اپنے استاد شیخ حسن عجیمی حنفی سی نقل مجہسے بیان کی

الحنفي انه كان يأمرنا ان لا نشدد على نساءنا في النجاسة

کہ ہمکو فرمایا کرتی تھی کہ ہم اپنی عورتون پر قلیل نجاست کی باب مین

القليلة لمكان الحرج الشديد ويأمرنا ان نأخذ في ذلك

سخت گیری نکیا کرین کیونکہ بڑا سخت حرج ہے اور ہمکو فرماتے کہ اسمین

بمذهب ابي حنيفة في العفو عما دون الدرهم وكان شيخنا

ابو حنیفہ کی مذہب پر درہم سی کمتر مین عفو پر عمل کیا کرین اور ہماری استاد شیخ

ابوطاهر يرتضي هذا القول ويقول به في الانوار وانما

ابوطاہر اس قول کو پسند کرتی تھی اور اسی کے قائل تھی انوار مین ہے اور

يحصل اهلية الاجتهاد بان يعلم امورا الاول كتاب

اجتہاد کا استحقاق بدون علم کئے امور کی نہین ہوتا اول قرآن مجید

الله تعالى ولا يشترط العلم بجميعه بل بما يتعلق بالاحكام

اور یہہ شرط نہین ہے کہ ساری قرآن کا علم ہو بلکہ جسقدر احکام سی علاقہ رکھتا ہے

ولا يشترط حفظه بظهر القلب الثاني سنة رسول الله

اور نہ دلمین یاد کر لینا شرط ہے دوسری رسول اللہ

صلى الله عليه واله وسلم ما يتعلق بالاحكام لا جميعا

صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث جسقدر احکام سی متعلق ہین سب نہین

ويشترط ان يعرف منهما الخاص والعام والمطلق و

اور یہہ شرط ہے کہ قرآن اور حدیث دونونمین سی خاص و عام اور مطلق اور

المقيد والمجمل والمبين والناسخ والمنسوخ ومن السنة

مقید اور مجمل اور مبین اور ناسخ اور منسوخ کو پہچانتا ہو اور صرف حدیث مین سی

المتواتر والاحاد والمرسل والمسند والمتصل والمنقطع

متواتر اور احاد اور مرسل اور مسند اور متصل اور منقطع کو

وَحَالِ الرُّوَاةِ جَرْحًا وَّتَعْدِيلًا اَلثَّالِثُ اَقَاوِيلُ عُلَمَاءِ الصَّحَابَةِ

اور باعتبار جرح اور تعدیل کے راویوں کا حال جانتا ہو تیسرے علماء صحابہ کے

فَمَنْ بَعْدَهُمْ اِجْمَاعًا وَّاخْتِلَافًا اَلرَّابِعُ الْقِيَاسُ جَلِيُّهُ وَخَفِيُّهُ

اور ان کے بعد کے علماء کی گفتگو بحیثیت اجماع اور اختلاف چوتھے قیاس جلی کو اور قیاس خفی کو

وَتَمْيِيزُ الصَّحِيحِ مِنَ الْفَاسِدِ اَلْخَامِسُ لِسَانُ الْعَرَبِ لُغَةً وَّاِعْرَابًا

اور قیاس صحیح اور فاسد کی تمیز ہو پانچویں عربی زبان باعتبار لغت اور اعراب کے

وَلَا يُشْتَرَطُ التَّبَحُّرُ فِي هٰذِهِ الْعُلُومِ بَلْ يَكْفِي مَعْرِفَةُ جُمَلٍ مِّنْهَا

اور ان علوم میں تبحر شرط نہیں ہے بلکہ انمیں سے مجمل معرفت کافی ہے

وَلَا حَاجَةَ اَنْ يَّتَتَبَّعَ الْاَحَادِيثَ عَلٰى تَفَرُّقِهَا بَلْ يَكْفِي اَنْ

اور یہہ حاجت نہیں کہ متفرق احادیث کو تلاش کرتا پھرے بلکہ اتنا کافی ہے کہ

يَكُونَ لَهٗ اَصْلٌ مُّصَحَّحٌ يَجْمَعُ اَحَادِيثَ الْاَحْكَامِ كَسُنَنِ التِّرْمِذِيِّ

اسکے پاس کوئی اصل الاجماع احکامی احادیث کی اصحت کی موجود ہو جیسے سنن ترمذی

وَالنَّسَائِيِّ وَغَيْرِهِمَا كَاَبِي دَاؤُدَ وَلَا يُشْتَرَطُ ضَبْطُ جَمِيعِ

اور سنن نسائی اور ان کے سوا جیسے سنن ابی داود اور نہ یہہ شرط ہے کہ اجماع

مَوَاضِعِ الْاِجْمَاعِ وَالْاِخْتِلَافِ بَلْ يَكْفِي اَنْ يَّعْرِفَ فِي

اور اختلاف کے تمام مواضع ضبط کرے بلکہ اتنا کافی ہے کہ جس

الْمَسْئَلَةِ الَّتِي يَقْضِي فِيهَا اَنَّ قَوْلَهٗ لَا يُخَالِفُ الْاِجْمَاعَ

مسئلہ میں حکم دیتا ہے یہہ سمجھے کہ میرا قول اجماع کے مخالف نہیں ہے

بِاَنْ يَّعْلَمَ اَنَّهٗ وَافَقَ بَعْضَ الْمُتَقَدِّمِينَ اَوْ يَغْلِبَ عَلٰى

اسطرح کہ یقینی جان لیوے کہ میرا قول بعض متقدمین کے موافق ہے یا بظن غالب

ظَنِّهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَتَكَلَّمِ الْاَوَّلُونَ فِيهَا بَلْ تَوَلَّدَتْ فِي عَصْرِهٖ

یہہ معلوم ہو کہ متقدمین نے اسمیں گفتگو نہیں کی بلکہ اسی زمانہ میں حادث ہوا ہے

وَكَذَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَكُلُّ حَدِيثٍ أَجْمَعَ السَّلَفُ

اور ایسی ہی ناسخ اور منسوخ کی آگاہی اگر جس حدیث کو سلف نی بالاجماع مان لیا ہو

عَلَى قَبُولِهِ أَوْ تَوَاتَرَتْ أَهْلِيَّةُ رُوَاتِهِ فَلَا حَاجَةَ إِلَى الْبَحْثِ

یا اوسکے راویون کی اہلیت متواتر ہو ہی ہو تو اوسکے راویون کی

عَنْ عَدَالَةِ رُوَاتِهِ وَمَا عَدَا ذٰلِكَ يُبْحَثُ عَنْ عَدَالَةِ رُوَاتِهِ

عدالت مین بحث کرنیکی کچھہ حاجت نہین ہے اور اسکی علاوہ حدیث کی راویان کی عدالت مین بحث کیجاوی

وَاجْتِمَاعُ هٰذِهِ الْعُلُومِ إِنَّمَا اشْتُرِطَ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الَّذِي

اور ان علوم کا جمع ہونا جو شرط ٹھہرا ہے تو اوس مجتہد مطلق مین ہے کہ

يُفْتِي فِي جَمِيعِ أَبْوَابِ الشَّرْعِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَهِدًا فِي

تمام شرعی ابواب مین فتوی دیو سے اور جائز ہے کہ کسی باب مین

بَابٍ دُونَ بَابٍ وَمِنْ شَرْطِ الْاِجْتِهَادِ مَعْرِفَةُ أُصُولِ الْاِعْتِقَادِ

مجتہد ہو کسی مین نہو اور اعتقاد کی اصول کے آگاہی اجتہاد کے شرط ہے

قَالَ الْغَزَالِيُّ وَلَا يُشْتَرَطُ مَعْرِفَتُهُ عَلَى طُرُقِ الْمُتَكَلِّمِينَ

غزالی کہتا ہی متکلمین کی طرف کی معرفت دلائل کے ساتھہ شرط نہین ہے

بِأَدِلَّتِهَا الَّتِي يُحَرِّرُونَهَا وَمَنْ لَا يُقْبَلُ شَهَادَتُهُ مِنَ الْمُبْتَدِعَةِ

جو دلائل کہ وہ تحریر کرتے ہین اور بدعتیون مین سی جسکی شہادت مقبول نہین ہوتی

لَا يَصِحُّ تَقْلِيدُهُ الْقَضَاءَ وَكَذَا تَقْلِيدُ مَنْ لَا يَقُولُ بِالْاِجْمَاعِ

اوسکو قاضی کرنا صحیح نہین ہی اور ایسا ہی ایسی کا قاضی کرنا جو اجماع کا قائل نہو

كَالْخَوَارِجِ أَوْ بِأَخْبَارِ الْآحَادِ كَالْقَدَرِيَّةِ أَوْ بِالْقِيَاسِ

جیسے خارجی لوگ یا اخبار احاد کا قائل نہو جیسے قدریہ یا قیاس کا قائل نہو

كَالشِّيعَةِ وَفِي الْأَنْوَارِ أَيْضًا وَلَا يُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ لِلْمُجْتَهِدِ

جیسے شیعے اور یہہ ہی انوار مین ہے اور یہہ شرط نہین ہے کہ مجتہد کا

مذهب مدون واذا دونت المذاهب جاز للمقلد

مذہب مدون ہی ہوا کرے اور جب مذاہب مدون ہوجاویں تو مقلد کو جائز ہے

ان ينتقل من مذهب الى مذهب وعند الاصوليين ان عمل به في

کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب مین چلا جاوے اور اصولیین کی نزدیک اگر اوسپر کسی حادثہ مین

حادثة فلا يجوز فيها و : في غيرها وان لم يعمل جاز

عمل کر چکا ہی تو اوس حادثہ مین انتقال جائز نہین اور حادثہ مین جائز ہے اور اگر ابہی عمل نہین کیا

جاز

فيها وفي غيرها ولو قلد مجتهدا في مسائل وآخر في مسائل

تو اوسمین اور دوسرے مین جائز ہے اور اگر بعض مسائل مین ایک مجتہد کی تقلید کی اور دوسرے مجتہد کے اور مسائل مین تقلید تو جائز ہی

وعند الاصوليين لا يجوز ولو اختار من كل مذهب الاهون

اور اصول والوں کی نزدیک جائز نہین ہے اور اگر ہر مذہب مین سی سہل سہل چھانٹ لیا

قال ابو اسحاق يفسق وقال ابن ابي هريرة لا ورجحه

تو ابو اسحاق کہتا ہے وہ فاسق ہی اور ابن ابی ہریرہ کہتا ہے فاسق نہین ہوتا اور

في بعض الشروح وفي الانوار ايضا المنتسبون الى مذهب

بعض شرحوں مین اسکو ترجیح دی ہی اور یہہ بہی انوار مین ہی منتسب طرف مذہب

الشافعي وابي حنيفة ومالك واحمد اصناف احدها

شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے کئی قسم کے ہین

العوام وتقليدهم للشافعي متفرع على تقليد الميت

ایک تو عوام اور انکی تقلید شافعی کے واسطے میت کی تقلید پر متفرع ہے

الثاني البالغون الى رتبة الاجتهاد والمجتهد لا يقلد

دوسرے وہ جو اجتہاد کی رتبہ کو جا پہنچے ہین اور مجتہد ہو کر مجتہد کی تقلید نہین کیا کرتا

مجتهدا وانما ينتسبون اليه لجريهم على طريقته في

اور منتسب اسواسطے کہلاتے ہین کہ اجتہاد مین

الاجتهاد واستعمال الادلة وترتيب بعضها على البعض

اور دلائل کی استعمال مین اور بعض کو بعض پر ترتیب دینی مین او سکے طریقہ پر چلتے ہین

الثالث المتوسطون وهم الذين لم يبلغوا رتبة الاجتهاد

تیسری قسم درمیانی لوگ یہہ وہ ہوتی ہین کہ اجتہاد کا رتبہ تو نہین پاتے

لكنهم وقفوا على اصول الامام وتمكنوا من قياس ما لم

پر وہ امام کے اصول سی واقف ہو جاتی ہین اور یہہ قدرت ہو جاتی ہے

يجدوه منصوصا على ما نص عليه وهؤلاء مقلدون

کہ جو مسئلہ منصوص نہین پاتی اوسکو منصوص پر قیاس کر لیتے ہین اور یہہ ہی گروہ اوسکی مقلد ہوتی ہین

له وكذا من ياخذ بقولهم من العوام والمشهور انهم

اور ایسی ہی عوام مین سی جو لوگ ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہین اور مشہور یہہ ہے کہ ایسی شخص

لا يقلدون في انفسهم لانهم مقلدون وقال ابو

خود مقلد نہین ہوتے ہین کیونکہ وہ آپ مقلد ہوتی ہین اور

الفتح الهروي وهو من تلامذة الامام مذهب عامة

ابو الفتح ہروی امام کے شاگردون مین کا کہتا ہے عام فقہاء کا مذہب

الاصحاب في الاصول ان العامي لا مذهب له فان وجد

اصول مین یہہ ہے کہ عامی کا کوئی مذہب نہین ہے اگر اوسنی کوئی مجتہد پایا تو اوسکی

مجتهدا قلده وان لم يجده ووجد متبحرا في مذهب

تقلید کرلے اور اگر مجتہد نہ پایا اور متبحر فی المذہب پایا تو اوسکا

قلده فانه يفتيه على مذهب نفسه وهذا تصريح بانه

مقلد ہوگیا وہ متبحر ہے اوسکو اپنے مذہب کا فتوی دیویگا اور یہہ اسبات کی تصریح ہے

يقلد المتبحر في نفسه والمرجح عند الفقهاء ان العامي

کہ متبحر فی نفسہ مقلد ہوتا ہے اور قول مرجح فقہاء کے نزدیک یہہ ہے کہ عامی

المنتسب الى مذهب له مذهبه ولا يجوز له مخالفته

جو کسی مذہب کیطرف منتسب ہوے اوسکا بہی مذہب ہوتا ہے اور اوسکو اوس مذہب کی مخالفت جائز نہین ہوتی

ولو لم يكن منتسبا الى مذهب فهل يجوز ان يتخير

اور اگر وہ کسی مذہب کیطرف منتسب نہو تو آیا اوسکو جائز ہے کہ پسند کرے

ويتقلد اى مذهب شاء فيه خلاف مبنى على انه

جس مذہب کا چاہے مقلد ہو جاوے اسمین خلاف اس بات پر مبنی ہے

يلزمه التقليد بمذهب معين ام لا فيه وجهان قال

کہ عامی کو کسی مذہب معین کی تقلید لازم ہے یا نہین اسمین دو وجہ ہین

النووى والذى يقتضيه الدليل انه لا يلزمه بل

نووی کہتا ہی دلیل کا تقاضہ تو یہہ ہے کہ تعیین لازم نہین ہے بلکہ

يستفتى من شاء ومن اتفق لكن من غير تلقط الرخص

جس سی چاہی اور جس سے اتفاق پڑی فتوی پوچھلے پر سہل سہل نہ ڈہونڈا کرے

فى كتاب ادب القاضى من فتح القدير واعلم ان ما ذكر

فتح القدیر کے کتاب اداب القاضی مین ہے اور سمجھ لے کہ مصنف نے

المصنف فى القاضى ذكر فى المفتى فلا يفتى الا المجتهد

جو جو قاضی کی حق مین ذکر کیا ہے وہی مفتی کی حق مین ذکر کیا ہے سو مجتہد و اسکے سوا اور لوگ فتوی نہ دیا کرین

وقد استقر رأى الاصوليين على ان المفتى هو المجتهد

اور بیشک اصولیونکی رائی اس بات پر ٹہر گئی ہے کہ مفتی مجتہد ہی ہوتا ہے

فاما غير المجتهد ممن يحفظ اقوال المجتهد فليس بمفتى

اور غیر مجتہد کہ مجتہد کے مسایل یاد رکہتا ہو سو مفتی نہین ہوتا

والواجب عليه اذا سئل ان يذكر قول المجتهد على طريق

اور اوسپر یہہ ہی واجب ہے کہ جب وہ سے مسئلہ پوچھین تو مجتہد کا قول بطور

الحكاية كابي حنيفة على جهة الحكاية فعرف ان ما يكون في
حکایت کی بیان کردی جیسے ابو حنیفہ حکایۃ پس معلوم ہوا کہ جو ہماری

زماننا من فتوى الموجودين ليس بفتوى بل هو نقل كلام
زمانہ مین حال کے مفتیون کا فتوی ہوتا ہے وہ فتوی نہین ہے بلکہ مفتی کے کلام کا

المفتي ليأخذ به المستفتي وطريق نقله كذلك عن المجتهد
نقل کرنا ہے تاکہ پوچھنے والا اوسپر عمل کری اور مجتہد سے بطور حکایت نقل کرنیکا طریقہ

احد امرين اما ان يكون له سند فيه اليه او يأخذ من
دو مین سی ایک امر ہے یا تو اوسکے پاس اوس مجتہد کیطرف کی اوس مسئلہ مین سند ہو یا

كتاب معروف تداولته الايدي نحو كتب محمد بن الحسن
کتاب مشہور و معروف سے لیوی جو دست بدست چلے آتی ہے جیسے محمد بن حسن کی کتابین

ونحوها من التصانيف المشهورة للمجتهدين لانه بمنزلة
اور اونکی مانند اور مجتہدون کی مشہور تصنیفات کیونکہ یہہ کتب بمنزلہ اونکے

الخبر المتواتر عنهم او المشهور هكذا ذكر الرازي فعلى هذا
خبر متواتر کے یا خبر مشہور کے ہین ایسا ہی رازی نے ذکر کیا ہے اس بیان کے موافق

لو وجد بعض نسخ النوادر في زماننا لا يحل رفع ما فيها
اگر بعضے نئی کتابین اس زمانہ مین ملین نوادر کی مسائل کو امام محمد کیطرف منسوب کرنا

الى محمد ولا الى ابي يوسف لانها لم تشتهر في عصرنا في
حلال نہین ہے اور نہ ابو یوسف کیطرف کیونکہ یہہ نئی کتابین ہماری زمانہ مین ہماری ملک مین

ديارنا ولم تتداول نعم اذا وجد النقل عن النوادر مثلا
مشہور نہین ہوئین اور نہ ہم مین رواج پکڑا ہان اگر کوئی ان نئی کتابونکا مسئلہ

في كتاب مشهور معروف كالهداية والمبسوط كان ذلك
مشہور و معروف کتاب مین ملجاوی مثلا جیسے ہدایہ اور مبسوط تو اب

تَعَوَّلَ عَلَی ذٰلِكَ الْكِتَابِ فَاِنْ كَانَ حَافِظًا لِّلْاَقَاوِيْلِ الْمُخْتَلِفَةِ

اوس کتاب پر اعتماد ہوویگا پس اگر وہ مفتے مجتہدین کے مختلف اقوال کا

لِلْمُجْتَهِدِيْنَ وَلَا يَعْرِفُ الْحُجَّةَ وَلَا قُدْرَةَ لَهٗ عَلَى الْاِجْتِهَادِ

حافظ ہووی اور حجت کو نجانتا ہو اور نہ اوسکے اتنی قدرت ہے کہ اجتہاد کرکے

لِلتَّرْجِيْحِ لَا يَقْطَعُ بِقَوْلٍ مِّنْهَا وَلَا يُفْتِيْ بِهٖ بَلْ يَحْكِيْهَا لِلْمُسْتَفْتِيْ فَيَخْتَارُ الْمُسْتَفْتِ

ترجیح پیدا کری تو اون اقوال مین سی کسی قول کو قطعے نہ ٹہراوی ورنہ اوسکو فتوی یووی بلکہ سایل کے سامنی سب بیان کردی

مَا يَقَعُ فِيْ قَلْبِهٖ اَنَّهُ الْاَصْوَبُ ذَكَرَهٗ فِيْ بَعْضِ الْجَوَامِعِ وَعِنْدِ

پھر سایل جو اوسکی دلکو اصوب معلوم ہوتا ہو اختیار کرلے یہہ تقریر بعض جوامع مین مذکور ہے اور میرے رای مین یہہ ہے

اَنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حِكَايَةُ كُلِّهَا بَلْ يَكْفِيْهِ اَنْ يَّحْكِيَ - اِلَّا

کہ اوسپر تمام اقوال کا بیان کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اوسکو اتنا ہی کافی ہے کہ اونمین سی کوئی ایک قول بیان کردی

مِّنْهَا فَاِنَّ الْمُقَلِّدَ لَهٗ اَنْ يُّقَلِّدَ اَيَّ مُجْتَهِدٍ شَاءَ فَاِذَا ذَكَرَ اَحَدَهَا

کیونکہ مقلد کو تو اختیار ہے جس مجتہد کی چاہی تقلید کری پس جب اوسنی ایک قول

فَقَلَّدَهٗ حَصَلَ الْمَقْصُوْدُ نَعَمْ لَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جَوَابُ

بیان کردیا اور اوسنی تقلید کرلے تو مطلب حاصل ہوگیا ہان اوسپر قطع نکردی کہ یو کہی تیری مسئلہ کا

مَسْئَلَتِكَ كَذَا بَلْ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ حُكْمُ هٰذَا كَذَا نَعَمْ

جواب یہہ ہی ہی بلکہ اسطورسے کہے کہ امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اسکا حکم یہہ ہے ہان اگر اوسنے

لَوْ حَكَى الْكُلَّ فَالْاَخْذُ بِمَا يَقَعُ فِيْ قَلْبِهٖ اَنَّهٗ اَصْوَبُ وَاَوْلٰى وَ

سب اقوال بیان کیئے پھر جو اوسکی دلمین اصوب اور اولی معلوم ہوتا ہو وہ ہی اختیار کرنا چاہیے اور

الْعَامِّيُّ لَا عِبْرَةَ بِمَا يَقَعُ فِيْ قَلْبِهٖ مِنْ صَوَابِ الْحُكْمِ وَخَطَائِهٖ

عامی کی دلی خطرہ کا کچھہ اعتبار نہین کہ اوسکے دلمین حکم کا صواب ہونا یا خطا ہونا واقع ہو

وَعَلٰى هٰذَا اِذَا اسْتَفْتٰى فَقِيْهَيْنِ اَعْنِيْ مُجْتَهِدَيْنِ فَاخْتَلَفَا

اس تقریر کے موافق اگر اوسنی دو فقیہوں یعنی دو مجتہدوں سے پوچھا پھر اونہوں نے مختلف بیان کیا

عَلَيْهِ الْأَوْلَى اَنْ يَّاخُذَ بِمَا يَمِيْلُ اِلَيْهِ قَلْبُهُ مِنْهُمَا وَعِنْدِيْ

تو اولی یہہ ہے کہ اون مین سی جسکی طرف اوسکے دلکا میلان ہو اختیار کرلے اور میری نزدیک یہہ ہے

اَنَّهُ لَوْ اَخَذَ بِـ ... لِ الَّذِيْ لَا يَمِيْلُ اِلَيْهِ جَازَ لِاَنَّ مَيْلَهُ وَعَدَمَهُ

کہ اگر اوسکا قول ہی اختیار کرلے جدہر میلان نہین ہی تو جائز ہی کیونکہ اوسکا میل اور عدم میل

سَوَآءٌ وَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ تَقْلِيْدُ مُجْتَهِدٍ وَقَدْ فَعَلَ اَصَابَ ذٰلِكَ

یکسان ہی اور اوسپر کسے ایک مجتہد کی تقلید وجب ہے سو وہ کرچکا وہ

الْمُجْتَهِدُ اَوْ اَخْطَاءَ وَقَالُوْا الْمُنْتَقِلُ مِنْ مَّذْهَبٍ اِلٰى مَذْهَبٍ

مجتہد مصیب ہو یا مخطی ہو اور ... ار کہتے ہین کہ ایک مذہب سی دوسری مذہب کیطرف

بِاجْتِهَادٍ وَّبُرْهَانٍ اٰثِمٌ يَسْتَوْجِبُ التَّعْزِيْرَ فَبِلَا اجْتِهَادٍ وَّ

بدون لیل اجتہاد اور برہانکے منتقل ہونیوالا گنہگار ہوتا ہے سزاوار تعزیر کا ہے سو بلا اجتہاد اور بلا

بُرْهَانٍ اَوْلٰى وَلَابُدَّ اَنْ يُّرَادَ بِهٰذَا الْاِجْتِهَادِ مَعْنَى التَّحَرِّيْ

برہان اولی تر سزاوار ہی اور ضرور ہے کہ اس اجتہاد سی تحری

وَتَحْكِيْمُ الْقَلْبِ لِاَنَّ الْعَامِّيَّ لَيْسَ لَهُ اجْتِهَادٌ ثُمَّ حَقِيْقَةُ

اور دل کا یقین مراد ہو اسلیے کہ عامی کیواسطے اجتہاد نہین ہوتا پہر انتقال کے

الْاِنْتِقَالِ اِنَّمَا تَحَقَّقَ فِيْ حُكْمِ مَسْئَلَةٍ خَاصَّةٍ قَلَّدَ فِيْهِ وَعَمِلَ

حقیقت تو صرف ایک خاص ایسی مسئلہ کی حکم مین جسمین تقلید کرکے عمل کرچکا ہو ثابت ہوتی ہے

بِهٖ وَاِلَّا فَقَوْلُهٗ قَلَّدْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ فِيْمَا اَفْتٰى بِهٖ مِنَ الْمَسَائِلِ

اور نہین تو اوسکا مثلا یہہ کہنا مین نے ابو حنیفہ کے مسائل مین جو جو وہ فتوی دیوین تقلید کی ہے

مَثَلًا وَالْتَزَمْتُ الْعَمَلَ بِهٖ عَلَى الْاِجْمَالِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ صُوَرَهَا

اور اوسی پر مجملاً عمل لازم کرلیا ہی حالانکہ وہ مسائل کی صورتین نہین جانتا

لَيْسَ حَقِيْقَةَ التَّقْلِيْدِ بَلْ هٰذَا حَقِيْقَةُ تَعْلِيْقِ التَّقْلِيْدِ

حقیقت مین تقلید نہین ہی بلکہ یہہ حقیقت مین تقلید یا عدم تقلید کا معلق کرنا ہے

أو وعد به كأنه التزم أن يعمل بقول أبي حنيفة فيما يقع له

گویا اوسنے ابو حنیفہ کے قول پر اون مسائل مین

من المسائل التي تتعين في الوقائع فإن أرادوا هذا الالتزام

جو حوادث مین متعین ہونگی عمل کرنیکا التزام کیا ہی پس اگر فقہا رکی مراد تقلید سی یہہ ہے التزام ہے

فلا دليل على وجوب اتباع المجتهد المعين بإلزامه نفسه

تو مجتہد معین کی اتباع واجب ہونی پر اپنی آپ اتباع لازم کر لینے سی زبانی یا نیت کرکر

ذلك قولاً أو نية شرعاً بل الدليل واقتضى العمل بقول

کوئی شرعی دلیل نہین ہی بلکہ دلیل اور مجتہد کے قول پر

المجتهد فيما احتاج إليه بقوله تعالى فاسئلوا أهل الذكر

عمل کا تقاضا جہان کہ اوسکی قول کیطرف حاجت پڑی یہہ آیت ہی پس پوچھہ لو یاد رکھنی والون سی

إن كنتم لا تعلمون والسؤال إنما يتحقق عند طلب حكم الحادثة

اگر تم نہین جانتی اور پوچھنا جبھی پیدا ہوتا ہے کہ حادثہ معینہ کی حکم کی تلاش پڑے

المعينة وحينئذ إذا ثبت عنده قول المجتهد وجب عمله به و

اور اب اگر مجتہد کا قول اوسکی پاس ثابت ہوجاویگا تو اوسپر عمل واجب ہوجاویگا اور

الغالب أن مثل هذه إلزامات منهم لكف الناس عن تتبع

غالب یہہ ہے کہ ایسی ایسی الزامات فقہا رکیطرف سی ہین تا کہ لوگ رخصتون کی تلاش سی

الرخص وإلا أخذ العامي في كل مسئلة بقول مجتهد أخف

باز رہین اور نہین تو عامی ہر مسئلہ مین مجتہد کا وہ ہی قول لیویگا جو اوسپر آسان ہو

عليه وأنا لا أدري ما يمنع هذا من النقل والعقل فكون

اور مین نہین جانتا کہ اسکو نقل اور عقل مین سی کون مانع ہے پس

الإنسان يتتبع ما هو أخف على نفسه من قول مجتهد يسوغ

انسان کا اپنی جان پر سہولت کا متلاشی رہنا ایسے مجتہد کے قول سی جسکو اجتہاد کرنا جائز ہووی

لہ ُ الاجتہاد ما علمت من الشرع ذمہ علیہ وکان صلی اللہ

مجھکو معلوم نہین کہ شرع نے اوسپر او سکی مذمت کے ہو اور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم یحب ما خفف عن امتہ واللہ سبحانہ اعلم بالصواب انتہی

علیہ وسلم اپنے امت پر سہولت کو محبوب رکھتے تھے اور اللہ سبحانہ صواب کو خوب جانتا ہے ہو چکے عبارت فتح القدیر کے

وھذا اخر ما اردنا ایرادہ فی ھذہ الرسالۃ والحمد للہ اولا واخرا

اور یہ اوسکا آخر ہے جو ہمنے اس رسالہ مین بیان کرنا چاہا تھا اور اول اور آخر اللہ کی ستایش ہے

صورۃ ما افادہ ونمقہ من ھو بالعلم والعمل جامع

ومن ھو للبدعات والمحدثات قامع الادیب الشہیر المولوی

محمد حسین المعروف تخلصا بالفقیر سلمہ اللہ القدیر

جواھر الخضوع ولآلی الخشوع التی تتضد بھا عقد الجید عرائس الکلام

منتشرۃ فی حضرۃ من ھو صدور البشر فی الارحام ویواقیت التصلیۃ والتسلیم

منبثۃ فی ساحۃ من ھو فی نوع الانسان کالدر الیتیم وفی زمرۃ الانبیاء کالطود

العظیم وعلی الہ واصحابہ الذین صانھم اللہ ان یدنسوا صفاء صدقھم

بدنس المخالفات وان یوثروا علی رضا اللہ ورسولہ شیئا من قواطع الشہوات

وان یتطلعوا الا الی امتثال الاوامر واجتناب النواھی فی سائر الحالات

ولعل فیقول الفقیر عفا اللہ عنہ العصیان والنسیان یوم یقال للعاصی

ھل جزاء العصیان الا الخزی والھوان وللمحسن ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

قد تم طبع ھذا الکتاب الفائق ذی المورد العذب والمنھل الرائق فی حسن کلامہ

کالدر رالۃ جید المسمی بعقد الجید للذی نری المجتھد بن الراسخین

الى النظر فيه بالاشواق والطالبين الصادقين قد امتد والبه الاعناق
هو عقد الجيد الذي يخافون الله الصمد وفي جيد الفاسقين المبتدعين حبل
من مسد ولعمري انه اسم وافق مسماه ولفظ طابق معناه لم ينسج ناسج على منواله
ولم يحك حائك على مثاله وهو مع انه قلت كلمة كثرت علومه وحكمه
اينعت افنان فنونه وازهرت عذبات غصونه وكيف لا وهو لمن نستنزل
به بركات السماء ونستسقى به في السنة الشهباء افضل علماء المتاخرين
سيد المفسرين سند المحدثين امام الموحدين كلمة الاتفاق في العلماء
الفحول على الاطلاق **شعر** علامة العلماء واللج الذي لا ينتهي ولكل بحر
ساحل فخر الاماثل والاشباه العالم الكامل **شاه ولي الله** رحمه الله
ورضي عنه وارضاه كيف لا وهو من الذين قد شردوا طيب المنام وهجروا لذيذ
الطعام وقاموا على هذه الخدمة اثر القيام مدى الليالي والايام ارتحلوا
عن اوطانهم وفارقوا اهليهم واخوانهم وكل ذلك طلبا لتحصيل المزيد
وحرصا على بقاء سلسلة الاسانيد فكان لهم بذلك اعظم اجر
لانهم ميزوا الحق من الباطل كطلوع الفجر وتخلى بهم جيد الدهر وماتت الملحدة
بغيظ وقهر فهذا ينبغي ان يكتب باقلام الذهب على صفائح الزبرجد
لا بل على الواح الزمرد لا بل على خدود الحور باقلام النور لكن لما كسدت
اسواق علوم اصول السنن والمذاهب والدراية وفتحت ابواب البدعة
واتباع الهوى والغواية وقل من بيده مثل هذا الكتاب ولم يسمع
منذ اكثر هذه الفصول والابواب لنسج على مثله عناكب النسيان
واختفت هذه السلماء بجلباب الكتمان فعند ذلك راى بطبعه

المجتبٰی فی اللہ ذی المجد والجاہ السید الاکرم محمد معظم لازال کاسمہ معظماً فی الدنیا والعقبیٰ فطبعہ فی مطبعۃ الفاروقی الدہلوی زاد اللہ نفعہ فی الدارین وامر بتقریظہ ذا الخاطر الکلیل من الاخلاق لدمن العلم والادب انما الجہل والبلادۃ ارتکب تلف العمر الفقیر الذلیل فی الباطل وصرف الاوقات بلا طائل سقط فی ابدیہ بما فعل فیا اسفی علی الذی لم یعمل فقرظہ ونمقہ امتثالاً لامرہ فیا ذوالالباب المتشنفون لعلکم بعلیا لم لاتجدون الاشعار

الا کل خیر فی اتباع الاوامر	وکل جمال فی صفاء السرائر
ومن وفق الرحمن للحق قلبہ	کساہ جلابیب الہدی والبصائر
المرتک ذا التالیف اکبر شاہد	علی انہ فی الہدی کنز الذخائر
فہو حبل لحبیل المطیعین للہدی	وعقد لجید المتقین الاکابر
ففی کل باب منہ للشرع منہج	وللحق نور واضح للنواظر
کتاب کبدر فیہ زہر مسائل	بہا یہتدی من یقتدی بالاکابر
وعم بہ نفع الانام واشرقت	شموس التقی فی باطن وظواہر
و قلت لعام التمام من راس حکمۃ	اتانا بلطف الطبع شکل الجواہر
	۱۲ ۹۰

تاریخ طبع زاد مہر سپہر توحید پسند کردہ یا شیدائے اتباع نبوی مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب دہلوی سلمہ اللہ

چھپ یہ چھپا نسخہ بصد آب و تاب	ایضاً	مینے یہ تاریخ لکھے لاجواب
دل نی کہا مبحث تقلید میں		جوہر تحقیق چھپی یہ کتاب ۹۰ ۱۲
چھپ چکے مطبع فاروقی میں جب عقد الجید		تو لکھا یوں ہی تاریخ بہت خوش ہوکر
سر الفت سی کہا ہاتف غیبی نی مجھی		قول فیصل ہے یہ تقلید میں گیا ہی کبر ۹۰ ۱۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۱	حکمہا	حکمہا
۴	۱۰	کیفیۃ	کیفیۃ
۵	۱	الیٰ	الیٰ
ایضاً	۲	ثما	ثما
۶	۲	طریقا	طریقا
ایضاً	۵	مجمل مفسر	مجمل مفسر
۷	۴	بحیث	بحیث
۸	۱۰	البغوی	البغوی
۱۰	۳	یشترط	یشترط
ایضاً	۷	×	فیہا تصما
ایضاً	۵	مقلد الامام	مقلد کالامام
۱۳	۵	مثلثہ	مثلہ
۱۵	۳	خلافہ	خلافہ
ایضاً	۹	بجہل	بجہل
۱۷	۱۱	النبی	النبی
۱۸	۱۱	وصدق	اوصداق
۲۴	۱۱	الضبط	الضبط
۲۹	۳	النبی	النبی
ایضاً	۵	×	یعنی اصبت
ایضاً	۷	جمیعا	جمیعا
۳۰	۱	مبتلی	مبتلی بہ
ایضاً	۷	یلزم	یلزم
۳۱	۱۰	ینقض	ینقض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۹	نائی	نأی
۳۴	۵	النصویب	بحث التصویب
ایضاً	۶	مجتہدین	مجتہدین
ایضاً	ایضاً	لعینہ	لعینہ
ایضاً	ایضاً	مصتب	مصیب
ایضاً	۱۰	مارون	ماموردون
۳۵	۵	وجوب	وجوب
۳۸	۱	نقیید مطلقا	بقیید مطلقہا
ایضاً	۸	الاعظم	الاعظم
ایضاً	۹	اتباعہا	کان اتباعہا
۴۳	۲	اونہی	ونہی
۴۴	۱	×	بحیث لا یجد نصہ
۴۵	۶	مکررہ	مکررۃ
ایضاً	۶	عن	عن تقلیدہ و
۴۶	۱۰	یجوز	یجوز
ایضاً	۱۱	یجوز	یجوز
۵۰	۱	حل	حل
۵۱	۵	ماستقرانا	سنقرأنا
۵۲	۲	الحدیث	الاحادیث
ایضاً	۳	یحبل	یجعل
ایضاً	۸	اقوالہم	اقوال
۵۳	۹	یسبق	یسبق
۵۵	۸	ان یفتی	ان یفتی

غلطنامہ متن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۹	یعلمُ	لیعلمَ
ایضاً	ایضاً	یعرفُ	یعرفَ
۵۶	۴	فیجیبُ	فیجیبَ
۵۷	۸	ذَکَرَا	ذُکِرَا
۵۸	۳	یقبلُوہ	یَقبَلُوہ
ایضاً	۷	یقبلُوہ	یَقبَلُوہ
۶۰	۱	ھُشّام	ھِشَامٍ
ایضاً	۵	اشْھَرت	اشتھرت
۶۱	۵	ابنِ	ابنُ
۶۳	۶	اونحلاہ	اویاخذہ
۶۵	۱۰	مغشوش	بمعانی
۶۶	۸	قلتُ	قلتَ
ایضاً	ایضاً	یخالف	یخالفه
۶۹	۴	الافتراءِ	الافتراءُ
ایضاً	۱۱	اوتاویله	وتاویله
۷۰	۱	فیمَا	فیمَا
۸۰	۱۰	لاکبرہ	لا یکرہ
۸۱	۷	وَرَایَةُ	وَرَایَته
۸۳	۹	دلالةٌ	دلالةً
۸۵	۸	بمقالةٍ وّ	بمقالته و
۸۷	۲	ابوسفَ	ابو یوسف
ایضاً	۹	محتبیاً	مجتنیاً
۸۸	۸	اقاویلُ	اقاویلَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۹	۱۱	الیمین	الیمَن
۹۱	۸	السَنکی	السُبکی
۹۷	۷	روایة	روایةٍ
۹۹	۹	جاز	جازَ
۱۰۰	۹	ان صح	ان صحّ
۱۰۲	۱۱	العجمی	العجیمی
۱۰۴	۵	تفرقها	تفرّقها
۱۱۲	۴	واقتضی العمل	واقتضاء العمل
ایضاً	۸	عن تتبع	عن تتبّعه
ایضاً	۱۰	وانا	وانّا

صفحہ ۹۶ غلط فوق صحیح فوق

غلطنامہ مترجم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	اسلام	سلام
۵	۱۰	عمل	علم
۸	۳	دنیکو	دینی کو
//	۲۱-۲۲	مکرر لکھے ہیں	نکالیے
۱۸	۱۰	سیر	سہیر
۱۹	۵	لمناجلنا	ملتا جلتا
۲۱	۱۱	بمعنی	یعنی
۲۲	۴	کی	کی حکم کی
//	۷	ہین	ہی
//	۹	اشیار	ہشیاری
//	۱۰	بیچارگیو	بیچارگیو ہیہ
۲۳	۱	اونکی	اونکی ایسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۵	کلام کے	کلام سے	۵۹	۷	ہی ہوتو اوسپر	ہوتو اوسپر
۲۵	۹	خلط کردنیا	اصرار کرنا	۶۰	۱۱	جواز مین	جواز مین شیخین کے قول پر فتوا دیا ہے
۲۶	۲	نہین کین	نہین کئے	۶۱	۱۱	پکڑلیا	پکڑلیا
〃	۶	نہین	نہین کی	۶۲	۱	جواوسمین ہوتا ہی بچنا بالقصد	سمیت اوسمین جو ہوتا ہی بچنا بالقصد
۲۷	۶	سپردگی	پیروی	〃	〃	ابن زیاد	اور ابن زیاد
ایضاً	۱۱	پڑتی ہے	پڑتی ہی کہ اونکی قایم کرنے سے حرج مین پڑتی ہین	〃	۷	دیانت	دیانت کی
				۶۳	۵	وجہ کا	وجہ کی
۲۹	۸	قرلطہ	قرلطیہ	۶۴	۴	ملبسوط	مبسوط
۳۰	۸	اجتہاد کی	اجتہاد کی اکثر	۶۶	۱۰	صلعم کے	صلعم کی خبر کے
۳۳	۴	اوسکا نقض اوسکی ہے واجب	اوسکا نقض تو اوسی کے واجب	۶۸	۱۰	مفتی کی قول	یعنی مفتی کی قول
۳۴	۵	ٹہرا چاہی	ٹہرایا ہی	〃	〃	ہوتا مفتی کا	ہوتا اور مفتی کا
〃	۱۱	خوستطاقت	خوب طاقت	۷۰	۱	اوس سی	اوس سے اوس
۳۵	۱	تو	تو اوسپر	〃	۱۱	دیکھتا بہالتا	دیکھتا بھالتا
〃	۳	پڑہنا کرین	پڑلیا کرین جدہر	۷۱	۶	اجتہاد کا	اجتہاد
۳۶	۲	حق بر مین	حق پیر مین	۷۲	۵	قوت	فوت
۳۷	۴	ہوی	لیوی	۷۷	۱	لیعنی	[illegible]
۳۹	۵	جنکو	جسکو	۸۳	۱	خوب اضرب	خوب
۴۰	۱۱	حادثہ	حادثہ کا	۸۵	۱	سوا اپنی	جوہی سوا اپنی
۴۱	۱۰	کرتا	کرتا جبتک کہ	۸۸	۷	ور آخرت	اور آخرت
۴۵	۵	طراتی مین خلاف	طراتی خلاف مین فکر	۹۱	۱۱	ابن الصلاح کی	ابن الصلاح کا
〃	۷	فتنز مزنی	مزنی	۹۴	۱۱	لودی	تو لودی
〃	۸	معنے مین سے	معنی مین سی مختصر کیا	۱۰۸	۱	اوسکا ہی	اوسکا ہی
۴۶	۷	عالم درویش	عالم اور درویش	۱۱۰	۳	لو اول	تو اول
۴۷	۸	مقید	مقلد	〃	〃	نہ اور - فتوی	نہ اوسپر فتوی
۵۴	۱۱	سے اوسی جو کہ	سے جو کہ	〃	۷	[illegible]	[illegible]
۵۹	۴	نقہ	تقہ				